دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

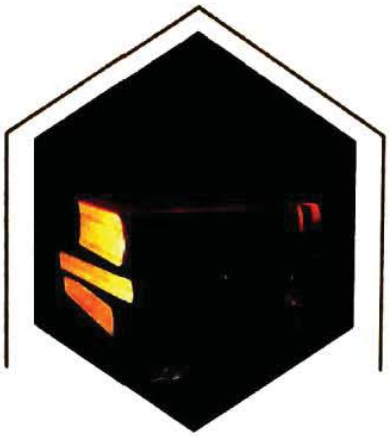

خطباتِ سبحانی

جلد اوّل

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعۃ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد 1

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹر کمپوزنگ و ڈیزائننگ محفوظ ہیں

نام کتاب

خطباتِ سبحانی

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی فائنینس اعضر فاؤنڈیشن کراچی

اشاعتِ اول ..... سنہ ۲۰۲۲ء

تعداد ۱۱۰۰

طابع ..... خالد سمیع پرنٹنگ پریس

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

maktabaumarfarooq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دارالعلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پورہ بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑا خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630594
- دار اخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

از مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

تقریر وتحریر انسان کا وہ وصف اور خاصہ ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے ممتاز رکھتا ہے منطق کی اصطلاح میں انسان کو حیوان ناطق کا لقب دیا گیا ''علمہ البیان'' سے بیان وتقریر اور ''نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ①'' سے تحریر وتصنیف کی طرف اشارہ ہے۔

ابتداء ہی سے بیان اور اندازِ بیان کا ذوق رہا۔ طبعی رجحان، قلبی میلان، اساتذہ کی سرپرستی، والدین کی دعائیں، محبین اور رفقاء کی حوصلہ افزائی نے اس شوق کو پروان چڑھایا اولاً میدانِ خطابت اور ثانیاً میڈیا کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کا عزم لے کر اتر پڑا، البتہ میڈیا کے نشیب وفراز اور دجالی حربوں سے بچاؤ کے لیے گاہے بگاہے اکابر کی صحبت اور مشوروں کو تریاق سمجھ کر حرزِ جان بنائے رکھا۔

فنِ خطابت کے اسرار و رموز پر کئی گراں قدر کُتب منصۂ شہود پر آئیں اور مقبولیت وشہرت پاکر لائبریریوں درسگاہوں اور کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں پر گزرتے وقت، حال اور مستقبل کے تغیر وتبدل اور زمانے کی نئی کروٹ سے ان کی افادیت ایک گونہ کم ہوچکی مزید برآں پر آشوب اور پُرفتن دور کے نت نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تخلیقی، تحریکی اور تدریسی طرز خطابت کی ضرورت زور پکڑتی گئی، اپنے علمی سرمایہ میں مطالعہ اور صالحین کی صحبت کا رنگ

بھر کر حالات حاضرہ پر منبر و محراب اور میڈیا فورم سے گفتگو کا آغاز کیا، جسے نہ صرف عوام الناس اور طلباء بلکہ میری تربیت کرنے والے اکابر اور اساتذہ نے بھی خوب سراہا اور یوں قیمتی دعائیں، نیک تمنائیں اس عاجز کے حصّہ میں آتی رہیں۔

''اب اس گفتگو کو تحریر کی شکل میں لانے کا اصرار بڑھتا رہا جو میرے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا ایسے میں **مولانا اشفاق احمد صاحب** جیسے تجربہ کار، مخلص اور متحرک ساتھی کا مل جانا کسی نعمت سے کم نہ تھا بس اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ''ہمت مرداں مدد خدا'' پر عمل پیرا ہوئے اور آج اس خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے پر دل سربسجود اور آنکھیں خوشی سے نم ہیں۔

رب کریم عاجز اور رفقائے کار کی اس ادنیٰ کاوش کو مقبولیت عامہ، قبولیت تامہ اور اُخروی نجات کا باعث بنائے آمین

مولانا فضل سبحان

امام وخطیب جامع مسجد یاسین بہار کالونی کراچی

ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن

مہتمم جامعہ تمیم داریؓ

استاذ الحدیث جامعہ محمودیہ مدنیہ

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ ربّ العالمین،

والصّلوٰۃ والسّلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

امابعد!

مولانا فضل سبحان صاحب ایک جیّد عالم دین اور جوشیلے خطیب ہیں، انہوں نے ''خطباتِ سبحانی'' کے نام سے اپنے بیانات کا مجموعہ مرتب کروایا ہے۔ مولانا فضل سبحان صاحب جامع مسجد یاسین، بہار کالونی کراچی میں خطیب ہیں اور جامعہ محمودیہ مدنیہ کے استاذ الحدیث ہیں، مولانا موصوف نے بہت اچھے انداز سے ان خطبات کو پیش کیا ہے، میں نے جگہ جگہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولانا موصوف کی معلومات ہمہ گیر ہیں اور ان کی تقریر دلپذیر ہے، میرے خیال میں یہ خطبات علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یکساں مفید رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان خطبات کو عوام وخواص کے لیے باعث خیر و برکت بنائے اور مولانا موصوف کے لیے اور مرتب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ حفاظت بنائے۔

آمین یاربّ العالمین

فضل محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی و استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمدللہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

اما بعد.

وعظ و تقریر اور خطبہ و بیان پر قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ اس کے سبب واعظ و مقرر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے بے شمار لوگ وعظ و تقریر کو سن کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر لگ جاتے ہیں اور بہت سارے خوش نصیب حضرات اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگتے ہیں اور یوں رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح شعر و شاعری کا ملکہ کسبی نہیں وہبی ہے اسی طرح تقریر کا فن کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اکثر اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرماتے ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت زیادہ۔

ہمارے دور کے فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل سبحان صاحب اطال اللہ عمرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ فی البدیع عطا فرمایا ہے اور دور حاضر کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے دلوں میں اپنی تقریر و بیان کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بہت خوش اسلوبی سے انڈیل دیتے ہیں اور اس وقت پاکستان کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے، دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ سوشل میڈیا پر اہل حق کی

نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوف کے یہ خطبات و بیانات انتہائی قیمتی اور فکر انگیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

ہمارے جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا اشفاق احمد سلمہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے امامت و خطابت اور اقرا روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان میں نظامت کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت نکال کر ان خطبات کو مرتب کیا۔

وہ اس سے پہلے داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات بنام خطبات شیخوپوری دس جلدوں میں اور آسان درس قرآن تفسیر عم پارہ و تفسیر سورۃ البقرہ مکمل اور درس قرآن کیوں اور کیسے؟ مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائیں اور مزید صحت و عافیت کے ساتھ ایسے علمی و دینی کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے موصوف و مرتب کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے آمین

محمد عبدالمنان

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمدلولیہ والصّلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المنادیین

امابعد!

ہمارے برخور دار جناب حضرت مولانا فضل سبحان صاحب درس نظامی کے بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت کے بھی ایک بہترین شہسوار ہیں موصوف انتہائی خوش الحانی، عام فہم اور سہل انداز میں سامعین کے دلوں میں وعظ و نصیحت جاگزیں کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، چونکہ اشاعت دین اور تبلیغ کے لیے جہاں بیش بہا ذرائع ہیں ان میں سے ایک مستقل ذریعہ فن خطابت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی قوت بیان کی اثر انگیزی کو جادوئی تاثیر سے تعبیر کیا، خطاب و بیاں نہ صرف علماء وطلباء کی ضرورت ہے بلکہ دیگر اسکالرز و لیکچرار حضرات کی احتیاجی بھی اسی فن کی طرف ہے، اسی لیے فن خطابت کو سیکھنے سکھانے اور اسے کتابی صورت میں ضبط کرنا وقت کی ضرورت بن چکا ہے، اسی کے پیش نظر "خطباتِ سبحانی" کے نام سے دور جدید کے مطابق پرانے فرسودہ حال خطبات سے ہٹ کر ایک نیا اسلوب اختیار کرکے بے شمار موضوعات پر مشتمل ایک حسین و بے مثال گلدستہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جو کہ تمام مستفیدین کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بد عا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب موصوف اور مرتب کی اس بہترین کاوش کو ان کے اور ان کے والدین کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت میں اجر وثواب کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

ڈاکٹر منظور احمد مینگل حفظہ اللہ

تذکرہ نعمت عظمیٰ

الحمد لله الذی شرفنی بجمع الخطبات السبحانیة وترتیبها من فضله العظیم والصّلوٰة والسلام علی رسوله الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین۔ امابعد!

ہر سانس اور ہر لحظہ، حمد وثنا، تعریف وتوصیف اس ذات مقدس کے لیے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ان گنت نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اور بے حد و بے شمار درود وسلام اس مبارک ہستی پر جس نے پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین ہونے کے باعث حق وہدایت کا علم بلند فرمایا۔

اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بھیجنے کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔ نبوت و رسالت کے اس سنہری سلسلہ کا آغاز مسجود ملائکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات گرامی سے ہوا اور اس ''مالا'' کا سب سے قیمتی اور آخری موتی آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

انبیاء اور رسول اللہ کے پسندیدہ اور پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالی ان کو مختلف خوبیوں اور کمالات سے نوازتے اور مالا مال کرتے ہیں مگر یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ جو خوبیاں اوصاف اور کمالات میرے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے وہ کمالات کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بہترین خطیب ہوتا ہے لیکن تدریس نہیں کرسکتا، کوئی تدریس کرسکتا ہے تو تقریر نہیں کرسکتا، ایک شخص بڑا ذاکر و شاغل اور صوفی ہوتا ہے لیکن تجارت کی ابجد بھی نہیں جانتا، دوسرا بڑا ماہر تاجر ہوتا ہے لیکن اسے ذکر و شغل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، ایک شخص بڑا تجربہ کار حکیم اور طبیب ہوتا ہے لیکن حربی معاملات میں بالکل کورا ہوتا ہے، دوسرا حربی امور کا ماہر ہوتا ہے لیکن طب کی دنیا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

لیکن میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بیک وقت اعلیٰ درجے کے مزکیٰ اور مربی بھی تھے، تجربہ کار تاجر بھی تھے، بے مثال حکیم اور طبیب بھی تھے، ایک عالی دماغ سپہ سالار بھی تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک بہترین خطیب بھی تھے خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانا خطیبھم یوم القیامۃ وبیدی لواء الحمد

یعنی قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے جس سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، اسی قوت گویائی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زور خطابت سے بھی نوازا ہے، جو مافی الضمیر کے اظہار اور مخاطب کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ وصف اور کمال آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا ہے، چنانچہ اس امت میں ایسے خطیب بھی گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے انس و جن انگشتِ بدندان ہو گئے پچھلے دور میں علماء دیو بند میں ایسے نامور خطیب پیدا ہوئے جن کے زورِ بیان کے معترف اپنے پرائے سب ہی رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور
مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو کون بھول سکتا ہے؟

یہ حضرات خطابت کے شہسوار تھے، جن پر قیامت تک امت فخر کرے گی۔ دور حاضر میں علماء دیوبند کے خوشہ چین، ان کے افکار ونظریات کے صحیح ترجمان، جرأت واستقامت کے پیکر، سچے مخلص اور قابل شاگرد جسے دنیا مولانا فضل سبحان کے نام سے جانتی ہے، جنھیں اللہ تعالی نے مختلف خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہترین ملکہ خطابت سے بھی نوازا ہے، جن کے بیانات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان من البیان لسحرا کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے بیانات سننے سے دل میں ایمانی حرارت بڑھتی ہے عمل کا جذبہ انگڑائی لیتا ہے، موصوف امت کی رشد و ہدایت اور فکر و اصلاح کے لیے دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا کے کونے کونے تک اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دور حاضر میں امت مسلمہ جن نت نئے فتنوں اور چیلنجز کا شکار ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالی نے اپنی رحمت واسعہ سے ان سوالات اور چیلنجز کا جواب دینے اور امت کو راہ حق سمجھانے کے لیے منتخب فرما کر ''بلغوا عنی ولو ایۃ'' کا مصداق بنایا ہے۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالی نے قرآن وحدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی نوازا ہے جس کی واضح جھلک آپ کے بیانات میں واضح نظر آتی ہے جو کہ دور حاضر اور معاشرہ کی ایک اہم ضرورت ہے یعنی عوام کی زبان

میں بات کرنا، جہاں اللہ تعالی نے آپ کو اردو، عربی، پشتو زبان کے ساتھ انگلش زبان پر بھی دسترس عطا فرمائی ہے۔

دور حاضر میں اپنی بات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ میڈیا ہے، آپ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا پر اہل حق کی نمائندگی کر کے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

بلکہ ''العصر فاؤنڈیشن'' کے پلیٹ فارم سے دورِ حاضر کے فتنوں کی سرکوبی، جدید چیلنجز کا مقابلہ، اہلِ حق کی طرف سے ان کو جواب دینے۔ عوام کی دینی دنیاوی رہنمائی کرنے، میڈیا پر اہلِ حق کی بھر پور نمائندگی کرنے اور ترجمانی کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں ورکشاپس اور کورسز کے ذریعہ علماء کی تربیت کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص اور باوفا دوست برادرِ مکرم اہل حق کے ترجمان، معیاری ویب سائٹ WWW.darsequran.com کے بانی جناب محمد شفیق اجمل صاحب حفظہ اللہ آپ کے بیانات کو نشر کرتے رہے، حوصلے بڑھاتے اور امت کے لیے نفع کا سامان مہیا کرتے رہے، آپ کے بیانات کا ایک بڑا ذخیرہ ترتیب کے ساتھ درس قرآن ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے جس سے بندہ نے بھی خوب استفادہ کیا اور موصوف کے ساتھ قلبی محبت کا سبب بھی یہی بیانات بنے اور اب موصوف کے بیانات اور درس قرآن ان کے اپنے (Face Book) فیس بک پیج (Molana Fazal Subhan) سے اور یوٹیوب (Youtube chanel) (Molana Fazal Subhan) سے نشر ہوتے ہیں، اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے ان بیانات کو سپرد قرطاس کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ اور امت کے لیے بلغوا عنی ولو آیۃ، الدین النصیحہ

کے مصداق پر عمل کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جہاں حضرت مولانا محمد اسلم شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن اور بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، وہی پر اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کے بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت بھی نصیب فرمائی چنانچہ اس علمی ذخیرہ کو تقریر سے تحریر کی شکل میں لانے کا کام حضرت مدظلہم کی خاص دعاؤں سے شروع کردیا اس کے لیے دس جلدوں پر مشتمل موضوعات کا خاکہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر موصوف نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

الحمد اللہ دس جلدوں پر کام جاری وساری ہے قارئین کی دعائیں شامل حال رہی تو پہلی پانچ جلدیں ''خطباتِ سبحانی'' منظر عام پر آنے کے بعد دوسری پانچ جلدیں بھی جلد ان شاء اللہ طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر لائبریریوں کی زینت بنیں گی۔

''خطباتِ سبحانی'' تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں قلم بند کر کے زیور طبع سے آراستہ کرنے میں میرے جن معاونین کا خلوص اور محنت میرے ساتھ رہی ان کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں جن میں برادر مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب زید مجدہم اور مولانا محمد سراج صاحب زید مجدہم اور عزیزم جناب مولانا محمد انس فاروقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب بھائی محمد جاوید اقبال صاحب حفظہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔

ناقدری ہوگی اگر میں برادرم جناب فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ Owner مکتبہ عمر فاروق (شاہ فیصل کالونی کراچی) کا شکریہ ادا نہ کروں، بھائی محمد فیاض صاحب علم اور علماء کے قدر دان ہیں جو میرے حوصلے ''آسان درس قرآن''

''درس قرآن کیوں اور کیسے'' ''خطباتِ سبحانی'' سے لے کر ''خطباتِ سبحانی'' تک مسلسل بڑھاتے رہے اور میرے اس کام پر بھرپور توجہ اور معاونت کرتے رہے، یقیناً ان خطبات کو منظر عام پر لانے کا پہلا سہرا بھی انہی کے سر ہے اللہ تعالی ان کی تمام مساعی جمیلہ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

اور میں بے حد ممنون ہوں اپنے شفیق و مہربان استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی (نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود نظر ثانی فرما کر بعض جگہ تصحیح فرمائی اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہم اور ان کے تمام رفقاء و معاونین حضرات اساتذہ کرام والدین اور میرے تمام معاونین، اساتذہ، والدین کے لیے ان خطبات کو صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تقبل اللہ منا و ممن سعی فیہ آمین

محتاج دعا

بندہ مولانا اشفاق احمد عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام وخطیب جامع مسجد بلال ناظم آباد 2 کراچی
0321-2343648
0348-2499575

اجمالی فہرست

برائے

خطباتِ سبحانی

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱۔	ایمان سب سے بڑی نعمت ہے	۳۷
۲۔	کامل ایمان کی پہچان	۵۷
۳۔	اسلام دین فطرت کیسے؟	۷۵
۴۔	اسلام کی تبلیغ میں نوجوانوں کا کردار	۹۵
۵۔	اسلام فوقیت والا مذہب ہے	۱۱۵
۶۔	تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ بل	۱۳۵
۷۔	ڈومیسٹک وائیلنس بل کیا ہے؟	۱۵۷
۸۔	اسلام مخالف پروپیگنڈا کیوں؟	۱۷۷
۹۔	کاش کہ مسلم خواب غفلت سے بیدار ہوجائے	۱۹۹
۱۰۔	دین محمدی بے مثال نعمت ہے	۲۲۱
۱۱۔	اللہ کا پسندیدہ دین	۲۴۱
۱۲۔	دین کی عظمت	۲۶۹
۱۳۔	اہل شام اور پتھر والے مسلمان	۲۹۵
۱۴۔	مغرب کی اسلام کے خلاف سازشیں	۳۱۹
۱۵۔	اصلی مسلمان اور رسمی مسلمان	۳۴۳

فہرست عنوانات

خطبات سبحانی جلد اول

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۳
تقریظ: حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم	۵
تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۶
تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم	۸
تذکرہ نعمت عظمیٰ	۹
ایمان سب سے بڑی نعمت ہے	۳۷
ایمان اور اسلام میں کیا فرق ہے؟	۴۱
آیت مبارکہ کا شانِ نزول	۴۲
مومن ہونے کی کسوٹی کیا ہے؟	۴۲
سب سے قیمتی چیز	۴۳
ایمان کے ڈاکو	۴۵
دیہاتی کا ایمان اور امام رازیa کا ایمان	۴۶
صفت ربوبیت کو ماننا مشکل ہے	۴۷
رب کس کو کہتے ہیں؟	۴۸
نسبت کی قیمت	۴۸

عنوان	صفحہ نمبر
خوش قسمت انسان	۴۹
نصیحت آموز واقعہ	۵۰
دنیا اور آخرت کی مثال	۵۱
ہماری نمازوں کا حال	۵۲
اپنی حیثیت پہچانیں	۵۴
سب سے بڑی گواہی	۵۵
کامل ایمان کی پہچان	۵۷
ایمان اور کامل ایمان میں فرق	۶۱
کامل ایمان کیسے ہوگا؟	۶۲
کامل ایمان کی دوسری علامت	۶۴
کامل ایمان کی تیسری علامت	۶۹
کامل ایمان کی چوتھی علامت	۷۱
اسلام دین فطرت کیسے؟	۷۵
دین فطرت	۷۹
اسلام اور مغربی نظام میں فرق	۷۹
دین فطرت کیا ہے؟	۸۰
عقل مند آدمی کون؟	۸۱
شریعت کے سرکل میں رہ کر نظام میں تبدیلی کرنی ہوگی	۸۱

عنوان	صفحہ نمبر
دو خیر کے طبقے	۸۲
انگریز کی سازش	۸۳
مسجد نبوی کے اعمال	۸۴
مولانا سیاست کی بات کرتے ہیں	۸۵
آئمہ کرام کو مسجدوں سے کیوں فارغ کیا گیا؟	۸۵
آدھا قرآن بتاؤں یا پورا قرآن	۸۶
مسلمان مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار نہیں	۸۸
نبی کی صورت اور سیرت	۸۸
علم کی دو قسمیں	۸۹
مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز	۹۰
قرآن کا سب سے پہلا حکم	۹۱
علم کس کو کہتے ہیں؟	۹۱
انسان مقصد تخلیق کو سمجھے	۹۱
میری ابتداء کیا تھی میری انتہاء کیا ہوگی؟	۹۲
اسلام کی تبلیغ میں نوجوانوں کا کردار	۹۵
ہر کام پرفیکٹ کرنے کا زمانہ	۹۹
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوانی کے عظیم کارنامے	۱۰۱
عرش کا سایہ پانے والا نوجوان	۱۰۱

عنوان	صفحہ نمبر
اللہ پاک کی خوشی	۱۰۲
نوجوانوں سے اہم خطاب	۱۰۲
گناہوں کی کثرت کی وجہ	۱۰۳
حج کا مقدس سفر بھی محرم کے بغیر جائز نہیں	۱۰۴
ایک دھوکہ باز سوچ	۱۰۵
سبق آموز واقعہ	۱۰۶
زبردستی کی مجبوریاں	۱۰۶
جوانی کی اہمیت	۱۰۶
بروزِ قیامت چار ضروری سوالات	۱۰۷
اسلام کا مزاج	۱۰۸
مفید کھیل کا جواز	۱۰۸
تیر اندازی کی قولی وعملی ترغیب	۱۰۸
دوڑ، گھڑسواری اور کُشتی	۱۰۹
کھیل کے لیے اہم شرعی اصول	۱۰۹
زیادہ پسندیدہ اور بہترین مؤمن	۱۰۹
حقیقی مؤمنِ قوی	۱۱۰
نفع بخش چیز کی حرص	۱۱۱
اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا اظہارِ عاجزی	۱۱۱

عنوان	صفحہ نمبر
تقدیر پر یقین	۱۱۲
بیج میں خرابیاں	۱۱۳
اسلام فوقیت والا مذہب ہے	۱۱۵
نبوت کا بنیادی مقصد	۱۱۹
خواجہ آصف کیا کہتا ہے؟	۱۲۰
مقصد نبوت	۱۲۱
ملّا کی دوڑ مسجد تک	۱۲۱
قائد اعظم کی تقریر کا مطلب؟	۱۲۲
دین کے چوکیدار	۱۲۳
اتمام نور سے کیا مراد ہے؟	۱۲۴
اللہ کی چاہت	۱۲۵
مردود عمل	۱۲۶
ریاست مدینہ کا تصور اور ہمارے سیاسی لیڈروں کا حال	۱۲۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فہم قرآن	۱۲۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نصاریٰ کے ساتھ معاہدہ	۱۲۸
اللہ نے تمہیں زمین کا وارث کیوں بنایا؟	۱۲۸
سیاسی لیڈروں کو چیلنج	۱۲۹
قائد اعظم کے جملے کی تشریح	۱۳۰

عنوان	صفحہ نمبر
تم اس وقت کہاں تھے؟	۱۳۰
مسلمان مظلوم یا دہشت گرد	۱۳۱
کیا پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں؟	۱۳۲
دو قومی نظریہ اور پاکستان	۱۳۲
اسلام غالب آئے گا	۱۳۳
تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ بل	۱۳۵
موضوع سخن دو چیزیں	۱۳۹
مومن کی نشانی	۱۳۹
تحفظ بنیاد ایکٹ بل ہے کیا؟	۱۴۰
گستاخانہ لٹریچر اور مواد	۱۴۱
تحفظ اسلام بل کے مخالف کون؟	۱۴۲
ہمارا مطالبہ کیا ہے؟	۱۴۳
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام حدیث کی روشنی میں	۱۴۴
ام عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام قرآن کی روشنی میں	۱۴۴
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام و شان	۱۴۵
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام و شان	۱۴۶
حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا مقام و شان	۱۴۷
حکومت سے ہمارا مطالبہ!	۱۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
خالد نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کردی	۱۴۸
قاضی کا فیصلہ یا غازی کا فیصلہ	۱۴۸
لیڈر کی توہین برداشت نہیں	۱۴۹
توہین عدالت اور توہین رسالت	۱۴۹
کیا عدالت کے فیصلے کا انتظار ہونا چاہیے؟	۱۵۰
گستاخ رسول کو لگام دی جائے گی	۱۵۱
یہ ریاست کا کام ہے	۱۵۱
نیا قانون بنانے کی کیا ضرورت تھی؟	۱۵۲
گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟	۱۵۲
گستاخانِ رسول کا قتل عام	۱۵۳
دعوت فکر	۱۵۴
ڈومیسٹک وائلنس بل کیا ہے؟	۱۵۷
ڈومیسٹک بل کی حقیقت	۱۶۱
ڈومیسٹک بل کی مختصر شقیں	۱۶۲
خاندانی نظام قرآن سے سمجھیں	۱۶۴
ڈومیسٹک بل باپ بیٹے کو دشمنی پر ابھارنا ہے	۱۶۷
لبرلز طبقہ کا معاون کون؟	۱۶۸
تمہارے قوانین اچھے اور اسلامی قوانین کچھ نہیں؟	۱۶۹

عنوان	صفحہ نمبر
گھریلو نظام قرآن کریم سے سیکھیں	۱۷۰
دین پر عمل کیسے ہوگا؟	۱۷۲
حیرت انگیز معلومات	۱۷۴
اسلام مخالفین کا تعاون کیا جارہا ہے	۱۷۵
اسلام مخالف پروپیگنڈا کیوں؟	۱۷۷
تشویش ناک دو تازہ واقعات	۱۸۱
پاکستان کی خصوصیت	۱۸۲
وجہ کیا ہے؟	۱۸۲
شریعت وطریقت کا تلازم	۱۸۲
اللہ والوں کی صحبت کی ضرورت	۱۸۳
گمراہی کی اصل وجہ	۱۸۴
بری صحبت کے بھیانک اثرات	۱۸۴
ہر بچہ کے بنیادی اہم ترین سال	۱۸۴
جبری اسلامی بل کیا ہے؟	۱۸۵
اللہ اور رسول کی چاہت	۱۸۶
قرآن کا مقصد	۱۸۶
نبی علیہ السلام کی چاہت کے خلاف بل	۱۸۷
جو خود دینی تعلیم سے ناواقف	۱۸۷

عنوان	صفحہ نمبر
عالمی منشور برائے انسانی حقوق	۱۸۸
ایک سوال اور اس کا جواب	۱۸۸
کم عمری میں اسلام لانے والے	۱۸۹
اس بل کی خامی	۱۸۹
سب سے زیادہ غیرت	۱۹۰
پردے کا حکم	۱۹۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شرم و حیا کے پیکر	۱۹۱
مبنی بر حقیقت جملہ	۱۹۱
حجاب ترقی میں رکاوٹ نہیں	۱۹۲
دو متضاد باتیں	۱۹۲
غیر مسلم خاتون کی حمایت	۱۹۳
اکبر الٰہ آبادی کی حق گوئی	۱۹۳
ایک غلط سوچ اور اس کا ہولناک انجام	۱۹۳
مغربی تہذیب کے دو مقصد	۱۹۴
دوسرا مقصد	۱۹۴
یہودی لابی کے تین کام	۱۹۴
دوسرا ایجنڈا	۱۹۵
میرا چیلنج	۱۹۵

عنوان	صفحہ نمبر
تیسرا ایجنڈا	۱۹۶
حق بات ہضم کریں اگرچہ کڑوی ہو	۱۹۷
یہودی میڈیا کے پانچ ادارے	۱۹۷
ہر موڑ پر مستند علماء سے رہنمائی لیں	۱۹۸
کاش کہ مسلم خواب غفلت سے بیدار ہوجائے	۱۹۹
مومن اور کافر کی زندگی میں مابہ الفرق	۲۰۳
نیت عمل سے بہتر ہے	۲۰۴
جیسی نیت ویسا ثواب	۲۰۴
ایمان کی تکمیل	۲۰۴
نیت کی خرابی کا وبال	۲۰۵
دل کی چھوٹی سی سوئی اور اس کی اہمیت	۲۰۶
جیسی کرنی ویسی بھرنی	۲۰۶
نیت کو ٹٹولتے رہیں	۲۰۷
اخلاص کہاں سے سیکھا؟	۲۰۷
لاجواب مثال	۲۰۸
ناقابل تردید حقیقت	۲۰۸
سالگرہ کی حقیقت	۲۰۹
شیطان کا دھوکہ	۲۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
موجوہ دور میں علامت قیامت	۲۱۰
ہماری ناقدری	۲۱۰
موت کے بعد پھولوں کی چادر	۲۱۱
ہماری بیوقوفی	۲۱۱
سال کا آخر اور دو گمراہیاں	۲۱۲
حدیث میں ممانعت	۲۱۳
ہماری زبوں حالی	۲۱۳
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۱۳
غیروں کی نقالی کا انجام	۲۱۴
احکام خداوندی کی پابندی اور بے مثال انعامات	۲۱۴
قیامت کا منظر قرآن کی زبانی	۲۱۵
جن کی خاطر سب کچھ کیا	۲۱۶
کس کا جنازہ ہے؟	۲۱۷
آؤ کمر باندھ لیں	۲۱۸
عبادت کے لیے سب سے بہترین دن	۲۱۸
سب سے بڑا وفادار	۲۱۹
دین محمدی بے مثال نعمت ہے	۲۲۱
انسانیت کی ہدایت کے لیے دو انتظام	۲۲۵

عنوان	صفحہ نمبر
حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟	۲۲۶
دینِ حق	۲۲۷
معاشرے میں جان کر پھیلائی جانے والی غلط فہمیاں	۲۲۹
چار باتیں	۲۲۹
پہلی بات کا جواب	۲۲۹
دوسری بات کا جواب	۲۳۱
تیسری بات کا جواب	۲۳۳
چوتھی بات کا جواب	۲۳۴
سیکولر اور لبرل کا منصوبہ	۲۳۵
سنت رسول ﷺ کی اتباع کی زبردست مثال	۲۳۶
قیامت کی علامت	۲۳۷
ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ	۲۳۸
علماء کو انبیاء کا وارث کیوں بنایا گیا؟	۲۳۹
اللہ کا پسندیدہ دین	۲۴۱
قیمتی چیزیں	۲۴۶
سب سے زیادہ قیمتی دولت	۲۴۶
نعمتوں کی گنتی	۲۴۷
دوسری نعمت	۲۴۸

عنوان	صفحہ نمبر
قربانی کی انتہاء	۲۴۸
جانیں پیش کرنے والے	۲۴۹
قابلِ رشک جذبۂ جہاد	۲۵۰
سب سے قیمتی چیز	۲۵۰
سبق آموز واقعہ	۲۵۱
ایمان کی حفاظت	۲۵۲
ایمان کی قسمیں	۲۵۲
دیہاتی کا ایمان	۲۵۳
ایمان و محبت میں اخلاص کی ضرورت	۲۵۳
سبق آموز واقعہ	۲۵۴
اللہ اور رسول ﷺ کی محبت غالب ہو	۲۵۵
مسلمان کے نام میں گہرائی	۲۵۶
دل پر محنت	۲۵۶
حج کی روح اور حقیقت	۲۵۷
اصل کمال دل پر کنٹرول ہے	۲۵۷
اللہ تعالیٰ کی بندوں سے محبت	۲۵۸
دونوں جہانوں کی بھلائی	۲۵۸
ایک جملے نے زندگی کی کایا پلٹ دی	۲۵۹

عنوان	صفحہ نمبر
اللہ تعالیٰ کی ہم پر رحمت	۲۶۰
عبدیت کیا ہے؟	۲۶۱
دنیا کے قید خانہ ہونے کا مطلب	۲۶۲
لباس کی اہمیت	۲۶۳
ہماری غلط فہمی	۲۶۴
صحبت اہل اللہ کی ضرورت	۲۶۴
کلام اللہ کی حیران کن فصاحت و بلاغت	۲۶۵
ہمارا دیکھنا ناقص، اللہ کا دیکھنا کامل	۲۶۷
اللہ تعالیٰ کی صفات	۲۶۷
چیونٹی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء	۲۶۸
دین کی عظمت	۲۶۹
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہم صفت	۲۷۴
ہماری زبوں حالی	۲۷۴
سوال اور اس کا عجیب جواب	۲۷۴
فکر کی بات	۲۷۵
انسان کی فضیلت کی اصل وجہ	۲۷۵
نکتہ کی بات	۲۷۶
علم بڑھانے کی استعداد	۲۷۶

عنوان	صفحہ نمبر
ظاہری تبدیلیاں	۲۷۷
باطنی تبدیلی کیوں نہیں؟	۲۷۷
ہماری نمازوں کی حقیقت	۲۷۸
اذان کے وقت کی کیفیت	۲۷۸
غفلت کی چادر	۲۷۹
غیرت ہے تو کر کے دکھائیں	۲۷۹
مسجد کا ادب اور دعا کا راز	۲۸۰
سمجھنے کی بات	۲۸۰
مثال سے وضاحت	۲۸۱
قیمتی خزانے اور ہماری جہالت	۲۸۱
بڑھیا کے جملے پر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے	۲۸۲
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا	۲۸۲
عُجب کا مرض	۲۸۳
مثال سے وضاحت	۲۸۳
دوستی اور محبت کی انتہا	۲۸۴
اتباعِ سنت کے انعامات	۲۸۴
بے نظیر محبت	۲۸۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان والوں سے محبت	۲۸۵

عنوان	صفحہ نمبر
ہر عمل کی اہم قرآنی دعا	۲۸۶
فضیلت کا حیرت ناک انداز	۲۸۷
کھیل کی شرائط	۲۸۸
آج کا کھیل گناہوں کا مجموعہ	۲۸۸
منبر کی لاج	۲۸۹
گناہوں کا وبال	۲۹۰
مسلمانوں پر ظلم کی انتہا اور ہماری بے حسی	۲۹۰
اپنوں سے شکوہ	۲۹۱
قربانیوں کی داستان	۲۹۱
جہاد بھی امن کا ذریعہ	۲۹۲
بہت بڑا مغالطہ	۲۹۲
دوغلی پالیسی	۲۹۲
ڈوب مرنے کا مقام	۲۹۳
خدارا! دین کے لیے وقت نکالیے	۲۹۴
اہل شام اور پتھر دل مسلمان	۲۹۵
ایک اہم ضابطہ	۳۰۰
دل کے تین حصے	۳۰۰
دل کی بات کا اثر	۳۰۱

عنوان	صفحہ نمبر
پتھر کی اقسام	۳۰۲
دل کی سختی کے نقصانات	۳۰۲
دل کی اہمیت	۳۰۳
بیمار دل کی تین علامات	۳۰۳
دلوں کا مردہ پن	۳۰۴
قرآن کریم کی شان	۳۰۵
سبق آموز واقعہ	۳۰۶
انعام بھی سزا بھی	۳۰۶
افسوس کا مقام	۳۰۷
چار سالہ شامی بچے کی دکھ بھری کہانی	۳۰۷
ہماری غفلت کی انتہا	۳۰۸
روح تڑپا دینے والا ظلم	۳۰۹
سڑکوں پر خون ہی خون	۳۰۹
غیرت کو بیدار کیجیے	۳۱۰
قیامت کی ایک نشانی	۳۱۰
حکمرانوں کے لیے لمحہ فکریہ	۳۱۱
حقیقی شکوہ کس سے؟	۳۱۱
تعاون کے طریقے	۳۱۲

عنوان	صفحہ نمبر
مستقبل کی حفاظت کی فکر	۳۱۲
اتحادیوں سے سوال	۳۱۳
سب سے بڑا مظلوم	۳۱۳
ترک جہاد کا وبال	۳۱۴
اللہ سے دعا	۳۱۴
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کربلا میں اعلان اور قربانی کی انتہاء	۳۱۴
میڈیا والوں سے اپیل	۳۱۵
مثبت انقلاب کی بھرپور امید	۳۱۵
بیداری اور خود کو بدلنے کا وقت	۳۱۶
بروز قیامت ایک خدشہ	۳۱۶
حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا خوف خدا	۳۱۷
جہاد کا حکم امن کے منافی نہیں	۳۱۸
مغرب کی اسلام کے خلاف سازشیں	۳۱۹
زمین پر خلافت صرف ایمان والوں کے لیے ہے	۳۲۳
خلافت ملنے کے بعد کیا کام کرنے ہیں؟	۳۲۳
زکوٰۃ اتنی اہم کیوں؟	۳۲۴
زکوٰۃ کے منکر اور سیدنا صدیق اکبر t	۳۲۵
ریاست میں حاکم اور عوام کا کردار	۳۲۶

عنوان	صفحہ نمبر
حضور ﷺ کی پیشین گوئیاں	۳۲۹
پہلی پیشین گوئی	۳۲۹
دوسری پیشین گوئی	۳۳۰
تیسری پیشین گوئی	۳۳۰
قرب قیامت کیا ہوگا؟	۳۳۲
ہماری بے دینی کا حال	۳۳۳
ایک سنگین مسئلہ	۳۳۴
انگریز تاریخ دان کا تجزیہ ریاست مدینہ کے بارے میں	۳۳۵
اسلام کی ایک امتیازی شان	۳۳۶
ریاست مدینہ کا مطالعہ کرنا پڑے گا	۳۳۷
بادشاہوں کی نیتوں کے اثرات عوام پر	۳۳۷
ایک شخص کا حیران کن واقعہ	۳۳۸
ایک بادشاہ کی بری نیت سے بے برکتی	۳۳۸
ہمیں خود ہی دین پسند نہیں	۳۳۹
ہم خود ریاست مدینہ کے مخالف ہیں	۳۴۰
مسلمانوں کی موجودہ حالت غیروں کی زبانی	۳۴۱
اصلی مسلمان اور رسمی مسلمان	۳۴۳
اللہ کی رسی	۳۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
گمراہی سے حفاظت کے لیے دو چیزیں	۳۴۸
عملی زندگی سے قرآن نکل گیا	۳۴۸
ہمارا اسلام صرف مساجد کی حد تک	۳۴۹
مساجد سے باہر ہم مادر پدر آزاد	۳۴۹
حقوق العباد میں کوتاہیاں	۳۴۹
اللہ والے کی بد دعا کا خوف	۳۵۰
دل کے مسلمان	۳۵۱
مسلمانوں اور ہندوؤں کے پروگرام	۳۵۱
اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی	۳۵۲
مطمئن مت رہیں	۳۵۳
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۳۵۳
اخلاص والے بھی خطرے میں	۳۵۳
پل صراط سے زیادہ مشکل راستہ	۳۵۴
خطرناک ترین کھلاڑی	۳۵۴
ریاکاری کی سنگینی	۳۵۵
ہم میں اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک بالشت کا فرق	۳۵۶
اصل ایمان دل میں	۳۵۷
دل مومن تو تمام اعضاء مومن	۳۵۸
انسان کے عمل کے اثرات	۳۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
ہر عمل حرام کیسے ملے آرام؟	۳۵۹
دوسرا فرق	۳۵۹
امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام	۳۵۹
امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی دیانتداری	۳۶۰
موجودہ حکمرانوں کا حال	۳۶۰
اپنی ذات کی فکر	۳۶۱
اللہ کا کام اور ہمارا کام	۳۶۱
اپنی اصلاح کی فکر کیجیے	۳۶۱
حقوق العباد کی اہمیت	۳۶۲
مخلوق کو ناراض کر کے ربّ کو راضی نہیں کیا جاسکتا	۳۶۳
اللہ کی نظر میں سب سے اچھا	۳۶۳
ہدایت پانے کا طریقہ	۳۶۴
بہترین مثال	۳۶۴
اپنے آپ کو مکمل شیخ کے حوالے کریں	۳۶۵
موت سے پہلے موت کی فکر	۳۶۵
قابل رشک بندہ	۳۶۶

جلد اول مکمل

ایمان سب سے بڑی نعمت ہے

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... اسلام اور ایمان میں فرق
- ..... ایمان کی اہمیت اور کسوٹی
- ..... نسبت کی اہمیت وضرورت
- ..... خوش قسمت انسان
- ..... دنیا اور آخرت کی مثال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ۚ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾

(سورۃ الحجرات: ۱۷)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیحہ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ

الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہیں
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہیں

ایمان اور اسلام میں کیا فرق ہے؟

واجب الاحترام عزیرانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی 26 پارے کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۷ کا ایک حصّہ تلاوت کیا اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، ایک اسلام ہے اور ایک ایمان ہے، اسلام اور ایمان میں لغوی اعتبار سے اور اصطلاحی اعتبار سے تھوڑا سا فرق ہے، مصداق دونوں کا ایک ہے، ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی مسلمان ہو مومن نہ ہو یا ایک آدمی مومن ہو مسلمان نہ ہو، مبتدا اور منتہیٰ کے اعتبار سے اس میں تھوڑا سا فرق ہے، اسلام اعضاء اور جوارح سے ظاہر ہوتا ہے اور ایمان قلب کی کیفیت کا نام ہے، ایمان اس سے شروع ہوکر جوارح پر ظاہر ہوتا ہے آنکھ مسلمان بن جاتی ہے، کان مسلمان بن جاتا ہے، ناک مسلمان بن جاتی ہے، ہاتھ مسلمان بن جاتے ہیں، پاؤں مسلمان بن جاتے ہیں اسلام کے خلاف یہ استعمال نہیں ہوتے، یہ شیطان اور نفس کے آلۂ کار نہیں بنتے، ایجنٹ نہیں بنتے۔ اس کا سارا کنٹرول اور Control Room دل ہوتا ہے جو ایمان سے پُرنور ہوتا ہے اور اسلام ظاہری اعضاء اور جوارح سے شروع ہوکر اس کی

انتہا دل میں ہوتی ہے یعنی زبان سے کلمہ پڑھیں گے تو اسلام میں داخل ہوں گے۔

آیت مبارکہ کا شانِ نزول

اس آیت کا جو شان نزول ہے وہ یہ ہے کہ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کہ ایک قبیلہ تھا جس کا نام بنو اسد تھا یہ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے تھے شدید قحط سالی میں آقا کی خدمت میں حاضر ہوئے کہنے لگے آپ سے لوگوں نے جنگیں لڑیں ہم بغیر جنگ کے ایمان لے آئے گویا کہ یہ تاثر دیا کہ آپ پر ایمان لاکر احسان کیا ہے یہ دل سے ایمان نہیں لائے تھے اسی لیے مدینہ کی طرف آتے ہوئے راستے میں نجاستیں، غلاظتیں پھیلادیں اور اپنے ایمان کا احسان جتلایا۔ اللہ کریم نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 17 کو نازل کیا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو تم ایمان نہیں لائے ہو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہے ہو۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

ایمان دل کی گہرائی میں رچا بسا نہیں، ایمان کی کرنیں تمہارے دل کی گہرائی تک نہیں پہنچی۔

مومن ہونے کی کسوٹی کیا ہے؟

اس لیے جو قرآن کریم کی مدنی آیات ہیں اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس میں اللہ کہ ہم نے ایمان والوں کو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا" سے خطاب کیا۔ کہ اے ایمان والو! وجہ کیا تھی کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ اسلام اور کفر کا فرق ہجرت

سے پتہ چلتا تھا جو ہجرت کرلیتا وہ پکا مومن ہوتا اور جو ہجرت نہیں کرتا اس کے ایمان کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اور پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز جہاد کو قرار دیا گیا، جو آقا کے ساتھ جہاد میں جاتا وہ پکا مومن کہلایا جاتا، جو جہاد سے پس و پیش کرتا، حیل و حجت سے کام لیتا، بھاگنے کی کوشش کرتا اس کا ایمان مشکوک ہوجاتا۔ اللہ نے ایمان کا معیار جانچنے کے لیے مختلف چیزیں بتلائیں جیسے کہ کسی موقعے پر ہجرت اور کسی موقع پر جہاد اور کسی موقع پر صحابہ کی اقتداء معیار قرار دیا گیا، سورۃ البقرۃ پہلے سپارے میں اللہ فرماتے ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

اگر لوگ ایمان لے آئیں جیسا کہ ایمان صحابہ تم لائے ہو تب تو یہ ہدایت فتہ ہیں

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کسی کو فولو کروگے ہدایت پالوگے۔

سب سے قیمتی چیز

تو یہ معیار بتلایا گیا کہ ایمان روئے زمین پر سب سے قیمتی نعمت ہے کہ اس سے زیادہ ویلیو والی چیز اللہ کی نظر میں کوئی نہیں، ویسے تو مال بھی قیمتی ہے اس مال کو کمانے کے لیے آدمی دن رات ایک کردیتا ہے کہتا ہے کہ میرے خون پسینے کی کمائی ہے، اس اسٹیج تک پہنچنے کے لیے میں نے کتنے پاپڑ بیلے، میں نے اپنی صلاحیتوں کو صرف کیا ہے، میں اپنے بیوی بچوں سے پردیس میں الگ رہا ہو تب جاکر میں نے یہ مال کمایا ہے تو مال بھی قیمتی ہے لیکن جب

انسان بیمار ہوجاتا ہے بات اس کی صحت پر آتی ہے تو صحت یابی کے لیے اور جان بچانے کے لیے پھر یہ مال بے دریغ خرچ کرتا ہے، مال کو پانی کی طرح بہارہا ہے گن پوائنٹ پر کسی نے کہہ دیا اتنے پیسے دو ورنہ گولی مار دونگا جان بچانے کے لیے مال دے رہا ہے تو معلوم یہ ہوا کہ انسان کی جان مال سے بھی قیمتی ہے اور پھر انسان کی جان سے بھی جو قیمتی چیز ہے وہ عزت اور آبرو ہے کوئی کسی کی بیوی کی طرف، بہن کی طرف، بیٹی کی طرف غلط نگاہ سے دیکھے ہاتھ بڑھائے تو انسان اپنی جان کی بھی پرواہ بھی نہیں کرتا، لڑنے مرنے پر تیار ہوجاتا ہے تو معلوم ہوا کہ عزت اور آبرو اس کی جان سے بھی زیادہ قیمتی ہے اور پھر اس سے بھی زیادہ قیمتی چیز ایمان ہے جب ایمان کی بات آتی ہے کہ کسی طرح بیوی نے کلمہ کفر کہہ دیا دوبارہ مسلمان نہیں ہورہی آدمی کہتا کہ ایسی ہزار بیویاں قربان میں آقا ﷺ کی سنت کی نہیں چھوڑ سکتا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے ماں ناراض ہوگئیں کہ تو محمد کا دامن چھوڑ ورنہ میں تجھے دودھ نہیں بخشوں گی، میں تجھ سے بات نہیں کروں گی، میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی تین دن گزر گئے ماں نے کھایا پیا نہیں مرنے کے قریب ہوگئی لوگوں نے کہا: اے سعد رضی اللہ عنہ! ماں کی بات مان لے ورنہ وہ مرجائے گی، فرمانے لگے: اگر میری ماں کے قالب میں ہزار جانیں ہوں وہ ایک ایک کرکے ختم ہوجائیں دامن مصطفی چھوٹ نہیں سکتا۔ تو قیمتیں چیز مال تھا جب جان کی بات آئی مال قربان، قیمتی چیز جان تھی جب عزت پر بات آئی جان قربان، قیمتی چیز عزت اور ناموس تھی جب ایمان کی بات آئی وہ بھی قربان اسی کو کامل مومن کہا گیا۔ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

''تم میں سے کوئی مومن بن نہیں سکتا جب تک اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائے جس دین کو میں لے کر آیا ہوں۔''

ایمان کے ڈاکو

اب یہ جو سب سے قیمتی چیز ہے اس کے ڈاکو بھی ہیں، اس کے لٹیرے بھی ہیں، اس پر Attack کرنے والے بھی ہیں، اس کے دشمن بھی ہیں جن کا ہم کو پتہ ہی نہیں، مال کا دشمن، اس کا ڈاکو تو سمجھ میں آتا ہے، فرمایا ایمان کے ڈاکو، ایمان کے لٹیرے وہ ہیں جو آپ کو اللہ سے اور اللہ کے رسول سے دور کررہے ہیں وہ نفس کی شکل میں ہوں، وہ برے دوست کی شکل میں ہوں، وہ یہود و نصاریٰ کی شکل میں ہوں، وہ مشرکین کی شکل میں ہوں، وہ سوشل لبرل اور روشن خیال طبقے کی صورت میں ہوں، وہ این جی اوز کی صورت ہوں وہ ایمان کے ڈاکو، ایمان کے لٹیرے ہیں۔ کسی کو مال دے کر ایمان سلب کیا جارہا ہے، کسی کو Status (عہدہ) دیکھا کر ایمان سلب کیا جارہا ہے، کسی کو خوبصورت عورتیں دیکھا کر سلب کیا جارہا ہے۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑی سمپل سی مثال دی ہے کہ ایک ٹھگ تھا پہلے زمانے میں ٹھگ بہت ہوا کرتے تھے تو کہا کہ میں چھوٹا بچہ تھا میرے پاس ایک سونے کی انگوٹھی تھی مجھے راستے میں ایک ٹھگ ٹکر گیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنی یہ انگوٹھی دے دو میں تمھیں یہ گڑ کی ڈلی دیتا ہوں تو میں تھوڑا سا ہچکچایا تو اس نے کہا کہ تم اپنی یہ سونے کی انگوٹھی کو چوسو میں نے چوسا تو پوچھا کہ کوئی مٹھاس تھی میں کہا کہ نہیں پھر اس نے گڑ کی ڈلی دی کہا کہ اس کو چوسو مجھے تو بڑا مزا آگیا چنانچہ اس تھوڑے سے مزے کے لیے میں نے گڑ کی ڈلی لے لی اور

سونے کی انگوٹھی اس کو دے یہی مثال آج کی میری اور آپ کی ہے ڈاڑھی کٹوا دی بھائی یہ کیا کیا؟ وہ جی European Countries جانا تھا کسی fasm ملک میں جانا تھا جی تو ان کی شرط تھی ڈاڑھی کٹوالو، سنت رسول کو گندی نالی میں بہا کر یہ خوش ہو رہا ہے۔ بھائی آپ جمعہ کی نماز میں نہیں آتے جی مجھے بوس BOSS نے کہا کہ نمازیں پڑھو یا نوکری کرو میری مجبوری ہے، بھائی تم رشوت اور حرام کیوں لے رہے ہو؟ یار میرے بچے دوسروں کے گھروں میں ٹی وی دیکھنے جاتے تھے میں بھی اپنے گھر لے آیا؟ یار میری بیوی ہے اس کے بیس تیس ہزار کا سوٹ تھا اور شادی کے اتنے اخراجات تھے اس کے لیے میں نے رشوت لی، سود لیا، پیٹ کو بھی پالنا ہے، بچوں کو بھی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے نہیں دینا یہ وہ جھوٹے جھوٹے مزے ہیں، وہ گڑ کی ڈلیاں ہیں جسے لے کر ہم ایمان جیسی قیمتی چیز کو برباد کر رہے ہیں۔

دیہاتی کا ایمان اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا شیطان سے مکالمہ ہوا تو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے شیطان کو کہا کہ میرا ایمان بہت مضبوط ہے اس لیے کہ میں نے اللہ کی توحید اور وحدانیت پر 100 دلائل جمع کیے ہیں تو شیطان نے کہا کہ تجھ سے مضبوط ایمان اس دیہاتی کا ہے، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ کیسے؟ شیطان نے کہا کہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو جواب دیتا ہے، میں اللہ کی توحید پر اعتراض کرتا ہوں، تو دلائل دیتا ہے اس سے میں نے اللہ کی توحید پر سوال کیا اس نے فوراً جوتا اٹھا لیا اور کہا کہ ہٹ بدبخت! اللہ کی توحید پر شک کرتا ہے، کہا اس دیہاتی کا ایمان تیرے ایمان سے زیادہ مضبوط ہے۔

صفت ربوبیت کو ماننا مشکل ہے

عزیزانِ گرامی!

یہ جو اللہ کی صفت ربّ ہے اس کو ماننا بہت مشکل ہے ہم کہتے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے، اللہ مشکل کشاہ ہے، اللہ حاجت روا ہے، اللہ بیٹی دینے والا ہے، اللہ بیٹے دینے والا ہے، اللہ دونوں دینے والا ہے، اللہ بانجھ بنانے والا ہے، اللہ صحت دینے والا ہے، اللہ بیمار کرنے والا ہے، اللہ امیر بنانے والا ہے، اللہ غریب بنانے والا ہے، زبان سے تو ہم بہت کہتے ہیں چاند کو اللہ نے بنایا، سورج کو اللہ نے بنایا، ستاروں کو زمین اور آسمان کو اللہ نے بنایا، بھیڑ بکریوں کو پالنے والا اللہ ہے لیکن روٹی اللہ نہیں دے سکتا، دوکان کھلے گی تو روٹی ملے گی، رشوت لیں گے تو گھر کی گاڑی چلے گی، سود کا لین دین ہوگا تو ہمارا ملک ہوگا، مہنگائی آرہی ہے چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی یہ فکر سے ڈرانا یہ شیطان کا کام ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

شیطان تمہیں فکر سے ڈراتا ہے، وہ فحاشی کی دعوت دیتا ہے، تو ہم اس صفت کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ رزّاق بھی اللہ ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝۵۸

کہ سب کو رزق دینے والا ایک اللہ ہے مگر اس صفت کو ماننا مشکل ہے۔

رب کس کو کہتے ہیں؟

رب کے معنی ہیں تربیت کرنے والا، نشو ونما کرنے والا، پروان چڑھانے والا، بلندی عطا کرنے والا قرآن کریم سورۃ فاتحہ سے شروع ہوتا ہے اور وَالنَّاس پر ختم ہوتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی ابتداء ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن''

سورۃ الناس کی ابتداء ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس''

کہ رب کا رب ہونا سب سمجھ میں آجائے کہ وہ اللہ دینے والا ہے۔

قیام میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ''

رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ''

قومے میں ''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ''

سجدے میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی''

نسبت کی قیمت

ربّ، رُبّ، ربّ یہ بات ہمیں سمجھ میں آجائے تو مومن کی نسبت جو بڑھتی ہے ایمان سے بڑھتی ہے، مومن کی نسبت جو گھٹی ہے ایمان کی کمی کی وجہ سے گھٹی ہے، آپ نفل پڑھیں نفل کا ثواب ملے گا یہی نفل اس کی نسبت رمضان سے کردو۔ رمضان میں پڑھو تو فرض کے برابر ثواب، ایک فرض ایک فرض ہوتا ہے رمضان میں پڑھو ستر فرضوں کے برابر ثواب ہے، ایک نماز ایک نماز ہوتی ہے جماعت سے پڑھو ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے، بیت المقدس میں پڑھو پچیس ہزار نمازوں کا ثواب ہے، مسجد نبوی میں پڑھو ایک روایت میں ایک ہزار، دوسری روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے، بیت اللہ میں پڑھو

ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے نسبت کی وجہ سے قیمت بڑھ رہی ہے، میری اور آپ کی قیمت بڑھے گی ایمان کی نسبت کی وجہ سے، ایک انسان جہنمی ہے لاالہ الا اللہ' کہا جنتی بن گیا، ایک عورت اجنبی ہے وہ کہتی ہے میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کیا، قبول کرلیا تو بیوی بن گئی اپنی بیوی تین الفاظ زبان سے نکلے وہ پرائی بن گئی، ایک دشمن ہے محبت کا بول بولا دوست بن گیا، ایک دوست ہے اس نے گالی دی دشمن بن گیا، اسی بول پر تو فیصلے ہیں، اسی نسبت پر تو نجات ہے۔

عمل کی اپنی اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت
میرا تو بس یہی آسرا ہے

خوش قسمت انسان

عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بڑی نکتے کی بات کی، فرمایا مومن ہو تو ابوبکر جیسا ہو کافر ہو تو ابوجہل جیسا، پکے تھے ایک ایمان میں ایک کفر میں، آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا کہ سب کے احسانات کا بدلہ میں نے اتار دیا صدیق کے احسانات کا بدلہ ربّ اتارے گا۔

قیامت کے دن کسی کو ''مِنْ بَابُ الصَّلٰوۃِ'' جو نماز کے لیے دروازہ ہے نمازیوں کے لیے اس سے پکارا جائے گا۔ روزہ داروں کو ''مِنْ بَابُ الرَّیَّانِ'' سے بلایا جائے گا، صدقہ دینے والوں کو ''مِنْ بَابُ الصَّدَقَہِ'' صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا، کہا کہ ایک آدمی ایسا ہے جس کو جنت کے ہر

دروازے سے پکار ہوگی آصدیق! مجھ سے داخل ہوجا، مومن ہوتو ابوبکر جیسا ان کا اپنا نام عبداللہ‘‘ تھا والد کا نام ابوقحافہ تھا والدہ اُمّ رومان، باپ بھی مسلمان ہو گیا تھا خود بھی مسلمان اور بیٹا بھی مسلمان ہوگیا جیسے ابراہیم علیہ السلام مسلمان، بیٹا اسحٰق علیہ السلام مسلمان، اسحٰق کے بیٹے یعقوب علیہ السلام مسلمان، یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یوسف علیہ السلام مسلمان بنے، چار نسلوں میں اللہ نے نبی کھڑے کردیئے تو یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت تھی کہ ابوبکر ان کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ بکر کا مطلب ہوتا ہے کہ پہلے آنے والی چیز، جو پھل پہلے آتا ہے اس کو بھی باکورہ کہتے ہیں اور صبح کی پُو جب پھوٹتی ہے اور رات کا اندھیرا جب شق ہوتا ہے اس کو بھی بکرتا کہتے ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لانے میں سب سے پہلے‘ نبی کے ساتھ ہجرت کرنے میں سب سے پہلے‘ نبی پر اپنا مال لٹانے میں سب سے پہلے‘ نبی کے عقد میں کنواری بیٹی دینے میں سب سے پہلے‘ نبی کے ساتھ غار میں داخل ہونے میں سب سے پہلے‘ نبی کے ساتھ روضے میں سونے میں سب سے پہلے‘ نبی کے ساتھ قبر میں اٹھائے جانے میں سب سے پہلے‘ نبی کے ساتھ جنت میں جانے میں سب سے پہلے‘ ابوبکر سب سے پہلا نمبر۔

نصیحت آموز واقعہ

آج مسلمان کو اپنے ایمان کی‘ اپنی نسبت کی‘ اپنے وقت کی کوئی قدر نہیں‘ میں نے ایک واقعہ پڑھا کہ Bill Gates دنیا کا امیر ترین آدمی مائیکروسوفٹ کمپنی کا بڑا ہے‘ اس سے کسی نے ملاقات کے لیے وقت مانگا تو اس نے چھ مہینے بعد کا وقت دیا کہ جی اس سے پہلے میرے پاس وقت نہیں اور وہ بھی

صرف دو منٹ دیئے' ان کے ہاں وقت کی اتنی قیمت ہے' ایک مسلمان مومن کلمہ پڑھنے والا، آقا کا امتی' زمین پر اللہ کا نائب اور خلیفہ، قرآن پڑھنے والا، جنت کمانے والا، اس مومن کے ہاں وقت کتنا قیمتی ہونا چاہیے اور ہم اس وقت کو کس طرح ضائع کر رہے ہیں

دنیا اور آخرت کی مثال

اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ دنیا اور آخرت کی مثال گندم اور بھوسے کی سی ہے بھائی جب آدمی گندم نکالتا ہے' فصل کو پیستا ہے' کٹائی ہوتی ہے تو بھوسا اس کو مفت میں مل جاتا ہے' اسی طرح جو آخرت کماتا ہے دنیا اس کو مفت مل جاتی ہے، اللہ سے کثرت نہ مانگو' اللہ سے برکت مانگو' کثرت آزمائش ہے اور برکت نعمت ہے' اگر کثرت نصیب ہے تو برکت خوش نصیبی ہے' کثرت آپ کا اندازہ ہے کہ اتنے پیسے ہوں گے تو ضروریات پوری ہوں گی برکت اللہ کی ضمانت ہے جو میں دوں گا اس سے تیری ضروریات پوری ہوں گی، اللہ کے خزانوں کو حاصل کرنے کی جو چابی ہے وہ شکر ہے اس لیے کثرت والے پھنس گئے اور برکت والے پار ہو گئے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (سورۂ اعراف:۹۶)

اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کر لو میں آسمان کے برکتوں کے دروازے تم پر کھول دوں گا۔

تمہاری ضرورت پوری ہوں گی، تمہارے مسئلے حل ہوں گے، سکون کی زندگی تمہیں ملے گی، Tension Free اور Problem Free زندگی تم کو

ملے گی، ورنہ جتنا مال آئے گا Tension بڑھتی چلی جائے گی' رات کو نیند نہیں آئے گی، گولی کھائے گا' بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے فون آئے گا وہ ساری ٹینشن کی وجہ سے کھانا چھوڑ دے گا' جیسے کسی کا بیٹا گم ہوجائے اس کو بھی کھانا اچھا نہیں لگتا' بیٹا نافرمان ہوجائے اس کو بھی کھانا اچھا نہیں لگتا بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے اس لیے فرمایا جو آخرت کا طالب ہوگا۔ ''نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ'' ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

جو دنیا کے پیچھے جائے گا دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی نصیب میں ہے' جتنی مقدر میں ہے' لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا'

ہماری نمازوں کا حال

اس لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص ساٹھ سال نماز پڑھتا ہے لیکن اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی تو پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا نہ اس کا قیام پورا تھا، نہ اس کا رکوع پورا' نہ اس کا سجدہ پورا تھا، نہ اس کی نماز میں خشوع وخضوع تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ایک آدمی اسلام میں بوڑھا ہوگیا اس کی ایک رکعت بھی قبول نہیں ہوگی' پوچھا گیا وہ کیسے! فرمایا: نہ اس کا رکوع پورا نہ سجدہ پورا' نہ قیام پورا نہ اس کی نماز میں خشوع وخضوع۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ایک آدمی سجدہ کرتا ہے اللہ کا قرب اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے لیکن اس سجدہ کا گناہ اتنا ہے اگر اس سجدے کا گناہ شہر والوں پر تقسیم کر دیا جائے تو سب ہلاک ہوجائیں' سجدہ تو اللہ کے

تقرب کے لیے کیا مگر اس کا ثواب نہیں ملا اس کا گناہ اتنا ہے کہ سارے شہر والوں پر تقسیم کر دو تو سب ہلاک ہوجائیں کیوں؟ کیونکہ سجدہ تو اس نے اللہ کے سامنے کیا لیکن اس کے دل میں خواہشات تھیں' اس کے دل میں ناجائز تمنائیں' اس کے دل میں دنیا کی محبت تھی۔

تو جو سر با سجود ہوا کبھی زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

نماز کے بارے میں ہمارے آقا کا فرمان ہے جو

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

میں اور آپ نے کبھی ایسی نماز پڑھی' جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک ملی ہو' جس سے دل کو چین وسکون ملا ہو' کبھی ہم نے رات کا انتظار بے چینی سے کیا کہ رات آئے اندھیرا ہو سب سو جائیں اور میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کروں گا، کوئی ایک نماز ہماری ایسی ہے، اللہ شکوہ کر رہے ہیں۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا ایمان والوں پر وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے خوف سے لرز اٹھیں

ایک نماز بھی ایسی نہیں، ایک روزہ بھی ایسا نہیں ہم اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ ایک وقت ایسا تھا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

یعنی بیت اللہ کے پاسبان وہ بت خانوں سے ملے تھے مسلمان ہو کر آئے تھے' آج ایسا دور آرہا ہے کہ آج عرب کا بائن وہ ہندوؤں کے مندر کھول رہے ہیں اور ہندوؤں کا نعرہ لگا رہے ہیں اور ہندو مذہب کو Promote کر رہے ہیں اور سفید جبے پہن کر، سر پر رومال سجا کر عرب ممالک میں کھڑے ہو کر Valentine Day کے موقعہ پر پھول تقسیم کر رہے ہیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسا زمانے آئے گا کہ عرب کے کچھ قبائل مشرکین سے جا ملیں گے۔

اپنی حیثیت پہچانیں

عزیزان گرامی! یہ میرے اور آپ کے لیے عبرت کا مقام ہے قیامت کی وہ تمام علامات جو حدیث پاک میں انوار نبوت سے وارد ہوئی ہیں وہ ہم ایک ایک کر کے دیکھ رہے ہیں' مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری اپنے ایمان اور مومن ہونے کی حیثیت کو پہچانیں' ایک بادشاہ ہے اس کا منصب الگ ہے' ایک چوکیدار ہے اس کا منصب الگ ہے' بادشاہ اپنے آپ کو چوکیدار سمجھ لے یہ بھی غلط' چوکیدار اپنے آپ کو بادشاہ سمجھ لے یہ بھی غلط۔

میں نے پہلے بھی ایک مثال دی تھی کہ آدمی بادشاہ کی خدمت میں آیا کہنے لگا جی مجھے دس دینار دے دیں صرف دس دینار تو لوگوں نے کہا بادشاہ اس کو دے دے گا بادشاہ نے کہا اس کو دس دینار بھی دے دو اور اس کو دس کوڑے بھی لگاؤ، وہ بڑا حیران کہ بادشاہ سلامت آپ دس دینار دے رہے ہیں، دس کوڑے کیوں مار رہے ہیں؟ کہا تو نے میری حیثیت کے مطابق نہیں مانگا' بادشاہ سے اتنی چھوٹی چیز مانگی ہے اس پر سزا دے رہا ہوں کہ میری

حیثیت کو پہچان' وہ چلا گیا کچھ عرصے کے بعد وہ دوبارہ آیا اور اس نے کہا کہ ایک لاکھ دینار دے دیں بادشاہ نے کہا ایک لاکھ دینار دے دو اور دس کوڑے بھی مارو اس نے کہا کہ دینار تو سمجھ میں آتا ہے اب کوڑے کیوں لگائے جارہے ہیں؟ تو کہا اب اپنی حیثیت بھی تو دیکھ تو ایک لاکھ کا ہے، ہم نے اپنی حیثیت کو نہیں پہچانا' ہم ڈاکٹر بعد میں ہیں' انجینئر بعد میں ہیں' بزنس مین بعد میں ہیں' دکاندار بعد میں ہیں' پشتو بولنے والے' پنجابی بولنے والے' بلوچی بولنے والے' سندھی بولنے والے' سرائیکی بولنے والے' ہینکو بولنے والے بعد میں ہیں ہم پہلے مسلمان ہیں' اللہ کے بندے ہیں' آقا ﷺ کے امتی ہیں' ان کے وارث ہیں' صحابہ کے غلام ہیں' ہماری نسبت یہ ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں

منافع ایک ہے اس قوم کا اور نقصان بھی ایک ہے' دین بھی، قرآن بھی، حرم پاک بھی، سب کچھ ایک ہے' اس لیے ایمان سب سے قیمتی نعمت ہے' اس قیمتی نعمت کی قدر کریں نہ مال رکاوٹ بنے' نہ اولاد رکاوٹ بنے' نہ عہدہ' نہ ڈگری' نہ سیاسی پارٹی رکاوٹ بنے۔

سب سے بڑی گواہی

علماء نے لکھا ہے ''وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ'' گواہی کو چھپانا مت قرآن میں ہے اور ''شَهَادَةُ الزُّوْرِ'' جھوٹی گواہی بہت بڑا گناہ ہے۔

اگر میرے اور آپ کے ووٹ سے ایک نااہل بندہ' ایک بے دین بندہ' سیکولر اور لبرل ذہن رکھنے والا بندہ آتا ہے تو میں اور آپ اس گناہ میں برابر

کے شریک ہیں' سب سے بڑی گواہی علماء نے آج کے دور میں ووٹ کو قرار دیا۔ ایسے موقعہ پر ہم مسجد کو' مدرسے کو' علماء کو' شریعت کو بھول جاتے ہیں' اپنے مفادات کی خاطر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کامل ایمان کی پہچان

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... مطلق ایمان اور اکامل ایمان
- ..... ایمانِ کامل کی علامات
- ..... حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط اور تقویٰ کے واقعات
- ..... اللہ والوں سے محبت کی اہمیت وضرورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾

(پارہ :4 سورۃ النساء، آیت :115)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانِ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ملتے ہیں تو بنتا ہے مسلمان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایمان اور کامل ایمان میں فرق

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ کی پیش کی۔ قرآن کی اس آیت میں تکمیل ایمان کو بیان فرما رہے ہیں، اس نکتہ کو خوب سمجھ لیجیے، کہ ایک ایمان ہوتا ہے اور ایک کامل ایمان ہوتا ہے، یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں، کلمہ پڑھ لینے سے انسان مسلمان اور مومن کہلاتا ہے۔ لیکن کامل ایمان کے لیے کچھ اعمال کرنے پڑتے ہیں، اس آیت کریمہ میں اسی فلسفہ کو سمجھایا جارہا ہے، کہ اے ''ایمان والو! ایمان لے آؤ۔'' یعنی ظاہری طور پر کلمہ تمہارے دل کی بنیادوں میں ثبت ہوجائے۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور تکمیل ایمان کے لیے، کامل ایمان کے لیے حدیث پاک میں چار چیزیں بتائی گئی ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ ''کہ محبت بھی اللہ کے لیے کریں''۔
وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ ''اور دشمنی بھی اللہ کے لیے کریں''۔
وَاَعْطٰی لِلّٰہِ ''کسی کو دیں تو اللہ کے لیے''۔
وَمَنَعَ لِلّٰہِ ''کسی سے روکیں تو اللہ کے لیے''۔
جس نے یہ چار کام کر لیے
فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ ''اس نے ایمان کو مکمل کر لیا''

کامل ایمان کیسے ہوگا؟

ہر کلمہ گو کی خواہش ہے کہ میرا ایمان کامل ہو جائے تو اس کے لیے یہ چار کام کرنے پڑیں گے۔ ''کسی سے محبت ہو تو اللہ کے لیے، کسی سے بغض ہو تو اللہ کے لیے، کسی کو دیں تو اللہ کے لیے، کسی کو نہ دیں تو اللہ کے لیے، اللہ کے لیے محبت ہو، کوئی محبت کرتا ہے مال کی وجہ سے، کوئی محبت کرتا ہے حسن و جمال کی وجہ سے، کوئی محبت کرتا ہے کمال کی وجہ سے، کسی میں کوئی خوبی ہوتی ہے، اور کوئی محبت کرتا ہے علاقہ اور وطن کی وجہ سے تو ہم محبت کریں اللہ کے لیے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔ قیامت کے دن جب میدان محشر قائم ہوگا زمین تانبے کی ہوگی، سورج سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا۔

انبیاء، اولیا، اتقیاء سب پر لرزہ طاری ہوگا، انسانیت بے لباس گناہوں ہے پسینے میں ڈوبی ہوئی ہوگی، اس وقت سات قسم کے لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے، انہیں کوئی ٹینشن، کوئی گھبراہٹ، کوئی پریشانی نہیں ہوگی، اس میں ایک طبقہ ان لوگوں کا ہوگا۔

وَتُحِبُّوْنَ فِی اللّٰہِ ''جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں''

کوئی ذاتی غرض کوئی دنیاوی مفاد، کوئی نفس کا مطلب، کوئی چیز نہیں اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ ایک مجمع ہے مختلف زبانوں کے، مختلف رنگوں کے، مختلف قبیلوں کے، مختلف مزاجوں کے، لوگ جمع ہیں۔

مِنْ بِلَادٍ شَتّٰی وَمِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی

علاقے بھی الگ، قبیلے بھی الگ، زبانیں بھی الگ، رنگ بھی الگ، مزاج بھی الگ، لیکن اللہ کی محبت میں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ''فرمایا ان کے اٹھنے سے پہلے پہلے اللہ سب کی مغفرت فرما دے گا۔ ''محبت اللہ کے لیے ہو'' اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ اس کی علامت کیا ہے؟ '' فرمایا، انسان اپنے بھائی کو اپنے اوپر ترجیح دے، انسان اپنے بھائی کے لیے خیر خواہی کا جذبہ رکھے۔ اس کو نصیحت کرتا رہے۔''

وَالنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

اور یہ جو خیر خواہی ہوتی ہے اس میں اصلاح کا پہلو غالب ہو، ایک ہوتا ہے کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھا دس آدمیوں کے درمیان میں اس کو رسوا کر دیا، یہاں یہ خیر خواہی نہیں کر رہا یہ تو اس پر تنقید کر رہا ہے، اس کو رسوا کر دیا ہے، اصلاح یہ ہوتی ہے اس کو اکیلے میں لے جا کر پیار، محبت سے سمجھاؤ

گے یہ اصلاح ہوگی اور اگر کسی سے اللہ کے لیے محبت ہو تو اس کو بتادو

أُحِبُّكَ فِي اللهِ ''کہ میں اللہ کے لیے تم سے محبت کرتا ہوں''۔

اور فرمایا پھر وہ دوسرا جواب میں کہے:

اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ

''کہ اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے''۔

یعنی تجھ سے محبت کرنے وہ ذات جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو اللہ تجھ سے محبت کرنا شروع کردیں گے۔

اسی لیے کامل ایمان کی پہلی علامت کہ انسان اللہ کے لیے لوگوں سے محبت کرنے والا بن جائے۔

کامل ایمان کی دوسری علامت

وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ ''کسی سے بغض بھی رکھنا پڑے گا''

تو اللہ کے لیے کہ جی یہ دیکھو اتنا بڑا دیندار ہے اور فلاں کے لیے دل میں بغض رکھتا ہے، فلاں کے لیے نفرت رکھتا ہے تو یاد رکھو! اللہ کے لیے بغض رکھنا ضروری ہے یہ ایمان کا جزو ہے، اگر اللہ کے لیے دشمن اور اللہ کے نافرمان سے بغض نہیں رکھے گا، تو یاد رکھو اس کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ اب یہ جو کافر ہوتے ہیں ان کے ساتھ انسانیت کا تعلق تو رکھنا ہے، جسے (Respect of humanity) کہتے ہیں۔

انسان کافر بھی ملے تو مسکرا کر ملو، اس کے ساتھ کاروبار کرسکتے ہو، اس کے ساتھ لین دین کرسکتے ہو۔

اس کے ساتھ ملتے ہوئے پیشانی پر شکنیں، تیوریاں چڑھا کر نہ ملو، اس لیے کہ ایک بچے کو بھی اگر گھور کر دیکھو تو وہ رونا شروع کردیتا ہے، اس کے

اندر بھی اللہ نے (Feelings) رکھی ہیں۔ احساسات رکھے ہیں، تو انسان تو مجبور ہوتا ہے، انسان کو اگر آپ گھور کر دیکھیں گے وہ سمجھ جائے گا، ماتھے پر آپ کے شکنیں ہوں گی ۔ وہ سمجھ جائے گا، تیوریاں چڑھا کر ملو گے وہ سمجھ جائے گا۔ آپ کے قریب نہیں آئے گا۔ کافر سے ملتے وقت بھی آپ کے چہرے پر مسکراہٹ ہو۔ آپ ایسے الفاظ کا چناؤ کریں کہ اس کے دل میں گھر کر جائے، آپ کی طرف اس کا مائل ہوجائے، وہ آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہو جائے، لیکن جو دل کی محبت ہے وہ کافر کے ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے وہ صرف مومن کے ساتھ ہو، جیسے ایک دکاندار ہوتا ہے۔ اس کے پانچ سو Customer ہیں، اب وہ سارے کسٹمر سے محبت نہیں کرتا۔ محبت چار پانچ سے کرتا ہے۔ Customer سارے ہیں Dealing سب کے ساتھ اچھی کرتا ہے۔ لیکن دل کی محبت کسی کے ساتھ، ظاہری رکھ رکھاؤ، اخلاق سب کے ساتھ اچھا ہو لیکن دل کی محبت صرف مومن کے ساتھ ہو، دل کی محبت کافر کے ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

''مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں''۔

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

''اللہ فرماتے کہیں! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ''۔

آپ کہیں گے ہم کافروں سے محبت نہیں کرتے، کرتے ہیں' اسی لیے بال ان کی طرح بناتے ہیں، اسی لیے چہرے ہمیں ان کے پسند ہیں۔ اسی لیے

لباس ہم انکا زیب تن کرتے ہیں، اسی لیے ڈرامے اور فلمیں ان کی دیکھتے ہیں، اسی لیے شادی ہم ان کے طریقے پر کرتے ہیں، اسی لیے شادی پر رسمیں ہندوؤں، اور یہودیوں کی طرح کرتے ہیں، اسی لیے کاروبار ہم ان کے اصولوں کے مطابق کرتے ہیں تو یہ کافروں سے دل سے محبت کرتا ہے جو مومن کے لیے جائز نہیں، تو ایک کافر سے دل کی محبت جائز نہیں۔ دوسرا ظالم کے ساتھ، مسلمان ہیں لیکن ظالم ہیں:

اَلظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ

ظلم قیامت کے روز اندھیروں میں ہوگا

فرمایا ایک آدمی کسی ظالم کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کی Support میں، اس کے Favour میں اور اس کو پتہ بھی ہے کہ یہ ظالم ہیں۔ تو فرمایا ''قیامت کے دن اس حال میں حاضر ہوگا کہ ایمان سے خالی ہو''۔

اور تیسرا فاسق اور فاجر جو اللہ کا نافرمان ہے، علماء نے لکھا ہے ڈاڑھی منڈھوانے والا بھی فاسق ہے، کتنے خطرے کی بات ہے کہ ڈاڑھی منڈھوانے والا بھی فاسق ہے، کبیرہ گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے، یہ زبان سے کہتا ہے میں ڈاڑھی منڈھواتا ہوں کسی کا دل تو نہیں توڑتا۔ ''لیکن یہ آقائے کریم کے دل پر چھریاں چلا رہا ہے، ان کی سنت کو گندی نالی میں بہا رہا ہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی مشترکہ سنت کی یہ بے حرمتی کر رہا ہے، کافروں کا چہرہ اختیار کر کے اسے اپنا آپ خوبصورت نظر آتا ہے، یہ اس پر فخر کرتا ہے، تو فاسق اور فاجر کے ساتھ بھی دل کی محبت نہیں رکھنی بغض رکھنا ہے اس کے گناہ کی وجہ سے، روزانہ ہم عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھتے ہیں اور وتر میں ''دعائے قنوت''

پڑھتے ہیں۔ اور دعائے قنوت میں روز اللہ سے وعدہ کرتے ہیں۔

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

''ہم علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور اس کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے''۔

جو فاسق اور فاجر ہوگا جو تیری نافرمانی کرے گا اس کو چھوڑتے ہیں۔ روز ہم وتر میں اللہ سے وعدہ کرتے ہیں۔ اس لیے فاسق اور فاجر کے ساتھ بھی دل کی محبت نہیں ہے۔

اور چوتھے نمبر پر بدعتی جو دین میں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں لے کر آرہا ہے۔ اور کہتا ہے اس میں برائی کیا ہے؟ کچھ لوگ دین میں بدعت کرتے ہیں جو چیز آقائے کریم سے ثابت نہیں ہے، صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، قرآن و حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے، جب وہ اپنی طرف سے دین سمجھ کر کریں اور کوئی اسے سمجھائے کہ یہ بدعت ہے اور وہ کہے بھائی اس میں برائی کیا ہے؟ میں کوئی گناہ تو نہیں کر رہا، کل کوئی کھڑا ہو کر فجر کی نماز دو فرض کے بجائے چار پڑھے گا اور کہے گا بھائی میں کوئی برا کام تو نہیں کر رہا چار پڑھ رہا ہوں، آپ بتائیں اس کی نماز قبول ہوگی، اس کو ثواب ملے گا، الٹا اس کو گناہ ملے گا تم نے آقائے کریم، مصطفائے کریم کی سنت کو چھوڑ دیا تو جو بدعتی کی تعظیم کرتا ہے۔

فقد اعان هدم للاسلام

''وہ اسلام کی عمارت کو گرا دیتا ہے''۔

اسی لیے کامل ایمان کے لیے پہلی شرط محبت ہے۔ اللہ کے لیے محبت کرنے والے عرش کے سائے میں ہوں گے، دوسری علامت اللہ کے لیے بغض

بھی رکھو کافر کے ساتھ، ظالم کے ساتھ، فاسق کے ساتھ، بدعتی کے ساتھ البتہ اتنی بات ضرور ہو کہ یہ نفرت اس کی برائی سے ہو، اس کی ذات سے نہ ہو، کہ بھئی تیرے اندر یہ برائی ہے تو اس کو دور کر ہم تجھ کو گلے لگانے کو تیار ہیں۔

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ

''تم ہمارے دینی بھائی بن جاؤ گے''۔

اور اس کا پتہ کیسے چلے گا میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ اللہ کے لیے ہے اور میں اس سے نفرت کرتا ہوں یہ اللہ کے لیے پتا کیسے چلے گا۔

بھئی ''اندھیرا ہو آپ سے آپ کا والد پانی مانگے۔ آپ اسے پانی پیش کریں اور دوسرے آدمی سے اس کا والد پانی مانگے، آپ اسے پانی کی بجائے شربت پیش کریں، بھئی اندھیرا ہے نظر نہیں آرہا کہ پانی ہے کہ شربت ہے۔ لیکن ایک گھونٹ لے گا تو پتہ چلے گا یا نہیں کہ پانی پی رہا ہوں یا شربت جب دل میں ایمان اتر جاتا ہے۔ پھر عبادت کرنے میں مزہ آتا ہے۔ پھر پتہ چلتا ہے کہ میرا یہ عمل اللہ کے لیے ہے یا اپنے نفس کے لیے، قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے بزرگ گزرے اور اسی زمانے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی بڑے بزرگ گزرے ان کا آپس میں کچھ دینی اختلاف ہوگیا۔ خواجہ نظام الدین اولیاء کی محفل میں اشعار دھن کے ساتھ پڑھے جاتے تھے۔ قاضی ضیاء الدین صاحب محتسب تھے گورنمنٹ کے افسر تھے انھوں نے اس پر پابندی لگا رکھی تھی کہ دھن میں اشعار پڑھنا جس محفل میں ہو ان کو پتہ چل جاتا وہ پابندی لگوا دیتے، دونوں کا اختلاف تھا، دونوں اللہ والے تھے دونوں، ہوا یوں قاضی ضیاء الدین بیمار پڑ گئے اور بالکل نزع کی حالت ہے آخری وقت ہے، خواجہ نظام الدین اولیاء کو پتہ چلا تو یہ نہیں کہا کہ یہ میرا مخالف تھا اللہ کی پکڑ میں آگیا

فوراً اس کی عیادت کے لیے گئے اندر پیغام بھجوایا کہ جی آپ کی عیادت کے لیے آیا ہوں تو قاضی ضیاء الدین نے جواب بھجوایا کہ میری آخری حالت ہے، اللہ کی طرف رجوع ہے، آپ سے ملوں گا آپ کے میرے بیچ جو اختلاف ہوتے رہے ہیں طبیعت میں تقدم آجائے گا، طبیعت میں بوجھ آجائے گا اس لیے میں آخری وقت میں آپ سے نہیں ملنا چاہتا اللہ کے ساتھ یکسوئی برقرار رکھنا چاہتا ہوں جب غلام نے پیغام دیا تو خواجہ نظام الدین نے جواب دیا فرمانے لگے کہ حضرت سے کہہ کہ میں اسی گناہ سے توبہ کرنا آیا ہوں جس میں آپ کا اور میرا اختلاف تھا، جب قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پہنچی تو اپنا عمامہ اتارا اس کو وہاں سے دروازے تک بچھایا کہ اس پر چل کر وہ آئیں گے میرا ان سے اختلاف اللہ کے لیے تھا جب وہ ہی ختم ہوگیا، اب یہ میرا بھائی ہے، تو ہمارا اختلاف کسی سے ہو اللہ کے لیے، اس کی رضا کے لیے وہ اس سے توبہ کرے پھر مسلمان مسلمان کا بھائی بن جاتا ہے۔

کامل ایمان کی تیسری علامت

اَعْطٰی لِلّٰہِ ''وہ کسی کو دیتا ہے تو اللہ کے لیے دیتا ہے''

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی

''اپنی نیکیوں کو احسان جتلا کر اور اذیت دے کر ضائع نہ کرو''۔

کسی کو آپ نے کچھ دیا کل کو آپ سے اس کا کچھ اختلاف ہوگیا اور آپ نے کہا تجھے میں نے پیسے دیئے تھے، میں نے تجھے راشن دیا تھا، میں نے تیری فلاں ضرورت کو پورا کیا تھا، آپ نے احسان جتلا کر اس کو اذیت دی آپ کی نیکی ضائع ہوگئی، شیطان کی کوشش تو یہ ہوتی ہے وہ پورا زور اس بات پر لگاتا

ہے کہ نیکی ہی نہ ہو اگر کوئی ہمت کر کے نیکی کر لیتا ہے، تو دوسرا شیطان کا حربہ یہ ہوتا ہے کہ نیکی تو کر لی یہ نیکی ہو جائے لیکن اس میں دکھاوا، اس میں اخلاص نہ ہو، اس میں ریا کاری ہو، اس میں نام و نمود کا جذبہ ہو اس کی یہ نیکی ضائع ہو

''اللہ کے لیے کسی کو دینا''

حضرت ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے اللہ کے ولی گزرے ہیں۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے اخلاص کس سے سیکھا فرمانے لگے ایک چرواہے سے جو بکریاں چراتا ہے تو کسی نے کہا وہ کیسے فرمانے لگے بکریاں چرانے والا ریوڑ کے بیچ میں ہوتا ہے، جب نماز کا وقت ہوتا ہے کھڑے ہو کر اذان دیتا ہے، پھر اس کے بعد نماز پڑھتا ہے، پھر اس کے بعد دعا مانگتا ہے، اس کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی، بکریاں مجھے کہیں گی بڑا نیک آدمی ہے' کہا جیسے وہ بکریوں کے بیچ میں' درمیان میں اللہ کی عبادت ایسے کرے کہ کسی طرف خیال ہی نہ جائے، کسی کی طرف دھیان ہی نہ جائے کہ ہمارا اللہ ہم سے راضی ہو جائے یہ بات ذہن میں ::: مدائن کو جب صحابہ نے فتح کیا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ امیر لشکر حکم دیا کہ بھئی جو مال غنیمت کافروں سے ملا ہے بیت المال میں جمع کرادو تین دن تک جس کے پاس جو مال تھا جو مال غنیمت کافروں سے ملا تھا صحابہ + نے لاکر جمع کر دیا۔ تین دن گزر گئے سارا مال غنیمت مل گیا، سارا مال مل گیا تین دن کے بعد ایک صحابی جو پرانے سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، پرانی سی چادر رہے، پرانی سی چپل ہے اور ایک تھیلا لے کر آئے، امیر لشکر کو تھیلا دیا امیر لشکر نے تھیلا کھولا اور اس میں دیکھا کہ بادشاہ کا تاج تھا، قیمتی ہیرے اور موتی جڑے ہوئے تھے۔ یعنی اس صحابی نے بادشاہ کو قتل کیا، اس کے تاج کو اپنے پاس

رکھا، تاج بیت المال میں جمع کروادیا، تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے حیران کہ یہ غریب صحابی ہے۔ تین دن ہوگئے سب ہی نے سارا مال جمع کرادیا یہ جمع نہ کراتا تو ہمیں تو پتہ بھی نہ چلتا یہ اگر ایک موتی اور ہیرا بیچتا اس کی نسلیں سنور جاتیں، اس نے اتنا بڑا کام کیا یہ تاج دے رہا ہے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے چہرہ چھپا کر رخ موڑ کر جاتے ہوئے جواب دیا جس اللہ کو راضی کرنے کے لیے یہ کام کیا ہے وہ میرا نام بھی جانتا ہے وہ میری نیت بھی جانتا ہے۔ کسی نے کہا اتنا قیمتی تاج تونے واپس کیوں کردیا؟ فرمایا "یہ دنیا کے خزانے میری نظر میں اس ناخن سے بھی معمولی ہیں جو کٹ کر زمین پر گرجاتے ہیں"۔ ان لوگوں کے اندر اخلاص اور للّٰہیت تھی تو کامل ایمان کی تیسری علامت یہ ہے کہ جس کو دے اللہ کے لیے دے۔

وَمَنَعَ لِلّٰہِ

کامل ایمان کی چوتھی علامت

اور چوتھی علامت کامل ایمان کے لیے کہ تو کسی کو نہ دے وہ بھی اللہ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں، ایک دفعہ مال غنیمت میں عطر آگئی، خوشبو، تو بیوی نے کہا کہ یہ میں تقسیم کردوں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ تم تقسیم نہیں کرنا کوئی دوسری عورت تقسیم کرے، تو انہوں نے کہا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے، میں دیانت کے ساتھ، امانت داری کے ساتھ منصفانہ تقسیم کروں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تم اپنے پاس تو نہیں رکھو گی لیکن تقسیم کرتے وقت تمہارے ہاتھوں، اور کپڑوں پر یہ خوشبو لگ جائے گی، میں یہ چاہتا ہوں کہ

مال غنیمت سے میرے گھر والے اتنا دور رہیں کہ خوشبو بھی کپڑوں پر نہ لگے۔

یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو بیٹھے ہوئے ہیں۔ چراغ جل رہا ہے اور امور سلطنت انجام دے رہیں ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، جواب دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بھائی کیسے آنا ہوا، وہ کہنے لگے کہ میں تو آپ سے ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تو پوچھا کہ بھائی ذاتی ملاقات کہ لیے آئے ہو یا سلطنت کے امور کے لیے ہو۔ تو آپ نے چراغ بجھادیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حیران ہوکر کہا کہ بھائی مہمان کے آنے پر چراغ جلایا جاتا ہے، بجھایا نہیں جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ذاتی کام کے لیے آئے ہیں ہمارے لیے مناسب نہیں کہ بیت المال کے تیل سے جلنے والا چراغ جلتا رہے اور میں اور آپ باتیں کرتے رہیں، یہ اخلاص ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ ہیں بیٹی کو آواز دی بیٹی پانی لے آؤ۔ بیٹی نے دیر لگادی دوبارہ آواز دی تو بیوی آگئی عمر بن عبد العزیز نے ڈانٹ کر کہا بیٹی کو بلا رہا ہوں وہ کیوں نہیں آرہی تو بیوی نے کہا: آپ کی بیٹی کے پاس ایک جوڑا ہے وہ پھٹ چکا ہے، کمرہ بند کر کے اسے سی رہی ہے، یہ بادشاہ کے گھر کی اور بادشاہ کی بیٹی کی حالت ہے۔" آج تو لکڑ ہضم، پتھر ہضم"۔ قوم کی امانت میں خیانت، قوم کے پیسے کو ہڑپ کیا جارہا ہے، کتنا بڑا گناہ ہے۔ اسی لیے اللہ کے لیے محبت، اللہ کے لیے بغض، اللہ کے لیے دینا، اور اللہ کے لیے روکنا جو یہ کرے گا۔ اس کا ایمان کامل ہوجائے گا۔

میرے محترم بھائیو، دوستو، بزرگو!، یہ اللہ کے لیے محبت، اللہ کے لیے بغض معمولی چیز نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔

ان عبدا یاتی یوم القیامة بکثیر صلوة و قیام و نج و صدقه و تشهد ملئکة بذلك۔

"قیامت کے دن ایک آدمی آئے گا اس کے پاس نمازیں بھی بہت، روزے بھی بہت، زکوٰۃ خیرات بھی بہت حج بھی بہت نامۂ اعمال بھی بہت ہوں گے، فرشتے بھی اس کے حق میں گواہی دیں گے اس نے اللہ کی رضا کے لیے نمازیں بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، زکوٰۃ بھی دی، حج بھی کیے اللہ فرمائیں گے۔

انظروا هل والله لی ولیا او عاد عدوا

"یہ دیکھو اس نے میرے لیے کسی اللہ کے ولی سے محبت کی ہے"

دیکھو اس نے میری وجہ سے میرے کسی دشمن سے بغض رکھا ہے۔ اگر نہیں رکھا تو اس کی یہ ساری چیزیں رائیگاں چلی جائیں گی۔"

آپ اندازہ لگائیں یہ کتنی ضروری چیزیں ہیں، اللہ والوں کی محبت دل میں آجائے اور اللہ کے نافرمانوں کے لیے نفرت دل میں آجائے یہ ایمان کا حصہ ہے، اس کے سوا ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ "آمین"

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اسلام دین فطرت کیسے؟

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... دینِ فطرت کیا ہے؟۔
- ..... اسلام اور مغربی نظام میں فرق۔
- ..... نظامِ زندگی دائرہ شریعت میں درست کیجیے۔
- ..... خیر و بھلائی والے دو طبقے۔
- ..... مسجد نبوی کے اعمال۔
- ..... مسلمان مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار نہیں۔
- ..... علم کی قسمیں۔
- ..... مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تجویز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰

﴿سورۃ الروم: ۳۰﴾

وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ○ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ہر لحظہ مومن کی نئی شان نئی آن
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

واجب الاحترام سامعین گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اور سرکارِ دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

دین فطرت

قرآن کی اس آیت کریمہ میں اللہ فرما رہے ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے' اللہ نے لوگوں کو فطرت کے مطابق پیدا کیا، اللہ کی خلقت میں' اللہ کی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا' یہی دین قیم ہے' مضبوط دین ہے' تم نے اس کی طرف اپنے چہرے کو متوجہ رکھنا ہے' اکثر لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔

اسلام اور مغربی نظام میں فرق

یاد رکھیے! کہ بہت سے لوگوں کو جب بات سمجھائی جائے تو آگے سے وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی یہ تو اکثر لوگ کرتے ہیں' ساری دنیا کرتی ہے تو اکثر کی

History کو اگر قرآن میں سرچ کیا جائے تو قرآن یہ کہتا ہے کہ اکثر لوگ نہیں جانتے، اکثر لوگ نہیں سمجھتے، اکثر لوگوں میں عقل نہیں، اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے، اکثر لوگ جاہل ہیں تو ہمیں اکثریت کو نہیں دیکھنا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی منشا کو دیکھنا ہے، اسلام میں اور مغربی نظام میں فرق یہی ہے کہ اسلام اللہ کے حکم کو دیکھتا ہے اِنِ الْاَمْرُ لِلّٰہِ

اور مغرب اکثریت کی رائے کو اور کثرت رائے کو دیکھتا ہے۔

دین فطرت کیا ہے؟

تو اسلام دین فطرت ہے، بلکہ حدیث پاک میں یوں فرمایا کہ ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، چاہے وہ یہودی کا بچہ ہو، عیسائی کا بچہ ہو، نصرانی کا بچہ ہو، آتش پرست کا بچہ ہو وہ پیدا اسلام کی فطرت پر ہوتا ہے۔

فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ

ماحول اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں، اس کو عیسائی بنا دیتے ہیں ورنہ پیدا وہ بھی اسلام کی فطرت پر ہوتا ہے اور فطرت میں اسلام دین فطرت ہے، اس کا مطلب ہے کہ اسلام کائنات کے احوال پر اور اس کے تغیرات پر نظر رکھتا ہے، کہ کیا ہو رہا ہے سورج کب نکل رہا ہے، سورج کب غروب ہو رہا ہے، چاند کیوں نکلتا ہے؟ چاند جوبن پر کب آتا ہے، چاند کی روشنی میں اضمحلال کب آتا ہے؟ سورج کی کرنوں سے کائنات پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چاند کی چاندنی سے مخلوق کو کیا فائدہ ملتا ہے، بارش کا برسنا کب فائدہ مند ہے اور کب نقصان دہ ہے، پھل، پھول، کھیت اور کلیاں، فصلیں پودے، بہاریں کب نکلتی ہیں، گرمی کا موسم کب ہوتا ہے، سردی کا موسم کب ہوتا

ہے' اندھیرے میں کیا کرنا ہے' روشنی میں کیا کرنا ہے؟ کس زمین میں فصل اگانی ہے' ندی نالوں کا فائدہ کیا ہے؟ پوری حالات پر نظر رکھتا ہے۔

عقل مند آدمی کون؟

ایک آدمی گرمی کے موسم میں جیکٹ پہن کر اور دستانے پہن کر اور گرم ٹوپی پہن کر اور موزے پہن کر اور کمبل اور چادر پہن کر اگر وہ باہر آئے گا تو لوگ بھی اسے برا سمجھیں گے اس کے لیے بھی یہ نقصان دہ ہے کہ پہلے سے گرمی ہے اس کو پہن کر یہ اور اپنے آپ کو گرم کر رہا ہے تو یہ عقل مند نہیں ہے' یہ موسم کے مطابق اپنے آپ کو چلا نہیں پا رہا۔

اسی طرح سردی ہے لیکن اس کے اوپر جیکٹ نہیں ہے' چادر نہیں ہے' بنیان پہن کر یہ ٹھٹھرتی ہوئی سردی میں پھر رہا ہے تو لوگ بھی اس کو برا کہیں گے اور اپنے لیے بھی نقصان دہ ہے' تو عقل مند وہ ہے جو دین فطرت کے مطابق اپنے احوال پر، اپنے تغیرات پر، اپنے گردوپیش پر اپنے ماحول پر نظر رکھے۔

اسلام دین فطرت ہے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ایسا نہیں ہے بلکہ قرآن قیامت تک کے لیے ہے، قرآن کی تعلیمات قیامت تک ہے۔ اللہ کے فرامین قیامت تک کے انسانوں کے حالات کو مدنظر رکھ کر دیئے گئے ہیں۔

شریعت کے سرکل میں رہ کر نظام میں تبدیلی کرنی ہوگی

رسول اللہ ﷺ کے بعض فرامین آج ہمیں چودہ سو سال میں سمجھ آرہے ہیں۔ تو شریعت کے دائرے میں رہ کر، شریعت کی Boundary میں رہ کر،

شریعت کے حدود میں رہ کر، شریعت کے Circle میں رہ کر، شریعت کے "decision" میں رہ کر، آپ نے ترقی کرنی ہے، آپ نے دنیاوی علوم حاصل کرنے ہیں۔ آپ نے زمانوں کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ہے، آپ نے مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تیار ہونا ہے۔ آپ نے جو نئے آلات، نئے اسباب، نئے Tools، نئے Insteumeht، نئے Equipments ہیں اس سے فائدہ اٹھانا ہے، مختصر وقت میں آپ دین کا بہت بڑا کام کرنا چاہتے ہیں، آپ کو زمانے کے مطابق اپنے کام میں، اپنی سوچ میں، انداز میں، نصاب میں، نظام میں تبدیلی لانی ہوگی یہ دین فطرت ہے۔

ایک آدمی کو بھوک لگی ہوئی ہے اور وہ کھانے کے بجائے پانی پیتا جارہا ہے، پانی بھی فائدہ مند ہے، لیکن اس وقت اس کو ضرورت غذا کی ہے، ایک آدمی کو بہت پیاس لگی ہوئی ہے، بھوک نہیں ہے لیکن وہ پانی کے بجائے کھانا کھاتا جا رہا ہے، نماز کا وقت ہے اور وہ مسلسل تلاوت میں لگا ہوا ہے، نماز کا وقت ہے اور وہ مسلسل طواف میں لگا ہوا ہے، افطاری کا وقت ہوگیا اور وہ پھر بھی افطاری نہیں کررہا، سحری کا وقت ختم ہوچکا اور وہ پھر بھی کھا رہا ہے، بیس رکعات تراویح عشاء میں پڑھنے کے بجائے وہ ظہر میں چالیس رکعات پڑھ رہا ہے، حج کا مہینہ نہیں ہے اور وہ پھر بھی حج کرنے پہنچا ہوا ہے اب بظاہر تو یہ بھی صحیح کررہا ہے لیکن یہ شریعت کو مطلوب نہیں ہے۔

دو خیر کے طبقے

جب جنگ آزادی ہوئی برصغیر پاک وہند میں انگریز فوجوں کے خلاف مسلمان، ہندوؤں سب نے آزادی کی تحریک شروع کی تو برطانوی سامراج

نے آزادی کی تحریک کو کچلا اور ان کا جو نظام تعلیم تھا اس کو ختم کیا تو پھر دو طبقے پیدا ہوئے، ایک طبقے نے یہ سوچا کہ اگر ہم مدارس کا نظام قائم نہیں کریں گے تو لوگ قرآن و سنت کی تعلیم سے محروم ہوجائیں گے، دین کی مبادیات اور ضروریات کا لوگوں کو پتہ نہیں ہوگا لہذا قرآن و حدیث کے تعلیمی نظام کو بچانے کے لیے انہوں نے دیو بند کا مدرسہ قائم کیا، سہارنپور کا مدرسہ "مظاہر العلوم" قائم کیا کہ مسلمانوں کا دینی تشخص باقی رہے انگریز اس کو ختم کرنا چاہ رہا تھا۔

اور دوسرا طبقہ مسلمانوں کا وہ تھا جنہوں نے کہا کہ اگر مسلمان انگریزی تعلیم میں پیچھے رہ گئے تو ہندو آگے بڑھ جائے گا، بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو جائے گا مسلمان مغلوب ہوجائیں گے۔ اس دوسرے طبقے نے علیگڑھ یونیورسٹی اور انگریزی نظام تعلیم قائم کیا، نیتیں دونوں کی ٹھیک تھیں اور یہ سلسلہ چلتا رہا مدارس کا نظام الگ اور علیگڑھ یونیورسٹی کا نظام الگ دونوں مسلمانوں کے نظام تھے اور دونوں میں خیریں تھیں۔

انگریز کی سازش

لیکن بعد میں ایک سازش کے تحت یہ تاثر دیا گیا کہ مدرسہ کی چار دیواری میں الگ مخلوق ہے، ان کا دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں، نہ ان کو سیاست میں آنا ہے، نہ ان کو عدالت میں آنا ہے، نہ ان کو اسکولوں میں آنا ہے، نہ ان کو کالجز میں آنا ہے، نہ ان کو یونیورسٹی میں آنا ہے، نہ ان کو لوگوں کی مصالحہ کمیٹیوں میں آنا ہے، نہ ان کو جنگوں میں آنا ہے، نہ انہوں نے پنچایت کرنی ہے، نہ انہوں نے معاشرت کو دیکھنا ہے، نہ انہوں نے معیشت کو دیکھنا ہے یہ بالکل الگ مخلوق ہے مُلّا کی دوڑ مسجد تک یہ بات ذہن میں ڈالی گئی مولوی کا کام صرف

اذان دینا ہے۔ آپ کو نماز پڑھانا، آپ کا جنازہ پڑھانا، آپ کا نکاح پڑھانا، آپ کے بچوں کو قرآن پڑھانا ہے، آپ کے دکان اور مکان میں قرآن خوانی کرنا ہے صرف ان کا یہ کام ہے۔ مُلّا کی دوڑ مسجد تک ہماری مرضی جو چاہے کرتے پھریں، اسی لیے بعض لوگ کہتے ہیں یار یہ مولویوں کا سیاست میں کیا کام یہ تو انگریز کی سازش تھی کہ مولوی کو ان جگہوں سے دور رکھو تاکہ ہمیں کوئی روکنے والا نہ ہو، کوئی ٹوکنے والا نہ ہو، ہمارے راستہ میں کوئی رکاوٹ بننے والا نہ ہو، ہماری راہ میں کوئی روڑے اٹکانے والا نہ ہو، ہمارے سامنے کوئی "Resistance crcat" کرنے والا نہ ہو۔ ہمارے سامنے کوئی مدافعت کرنے والا نہ ہو۔ ہمارا کوئی سدّ باب کرنے والا نہ ہو یہ ان کی سازش تھی اور یہ جو سیاست کا لفظ ہے یہ عربی کا لفظ ہے۔

كَانَتْ بَنُوا إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ

یہ جو بنی اسرائیل تھے ان کی سیاست ان کے نبی کرتے تھے۔

مسجد نبوی کے اعمال

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد نبوی میں ایسا نہیں ہوتا تھا کہ نمازیں ہورہی ہیں، تلاوت ہو رہی ہے اور باقی دین کی تبلیغ باہر سے اور جہاد کی تشکیل باہر سے، اور بیواؤں کی لسٹیں باہر سے، اور اس ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی پہرہ داری کا نظام باہر سے مسجد نبوی ﷺ میں ایسا نہیں تھا۔

مسجد نبوی ﷺ کے منبر سے نماز کی بات، تلاوت کی بات، روزہ کی بات، زکوٰۃ کی بات، حج کی بات، تبلیغ کی بات، جہاد کی بات، صدقہ اور خیرات کی

بات، بیواؤں کے راشن کی بات، یتیموں کی کفالت کی بات، بے سہارا لوگوں کی معاونت کی بات، بے گھروں کو گھر کی چھت فراہم کرنے کی بات، غیر مسلموں کو خطوط بھیجنے کی بات، وفود بھیجنے کی بات، یہ سارا سسٹم وہ مسجد نبوی کے اندر ہو رہا تھا مسلمان کو پتا ہی نہیں اپنی History کا۔

مولانا سیاست کی بات کرتے ہیں

ایک شخص نے ایک مولانا صاحب کو کہا کہ مولانا صاحب آپ کی باتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں، آپ تقریر بہت اچھی کرتے ہیں لیکن بیچ میں آپ سیاست کی بات کیوں کرتے ہیں؟ یہ ہمیں اچھی نہیں لگتی، یہ آپ نہ کریں بھائی ہمیں وہ مولوی پسند ہے جو ہماری مرضی کی بات کرے 20 سال کسی عالم کو (FOLLOW) کریں گے، ایک بات اس نے ایسی کردی جو ہمیں سمجھ آئی ہمارا علم کم ہے، ہماری عقل کم ہے، ہمارا دینی Knowlege کم ہماری دور اندیشی کم ہے، ہمیں سمجھ نہیں آئی ہم کہتے ہیں کہ بس یار! اگر میرا دل بھر گیا ہے، جب تک وہ آپ کی منشاء کی بات کرلے تو وہ اچھا اس عالم کو بھی کسی نے کہا کہ مولانا صاحب آپ بیچ میں سیاست کی کریں، اس نے کہا ٹھیک ہے۔

آئمہ کرام کو مسجدوں سے کیوں فارغ کیا گیا؟

آپ کو پتا ہے 2001 میں جب (911) کا واقعہ ہوا تو مراکش کی 600 مسجدوں سے اماموں کو فارغ کردیا گیا اور مسجدوں کو تالے لگا دیئے۔ سعودیہ میں کئی اماموں کو فارغ کردیا کہ یہ لوگ منبروں پر سیاست کی بات کرتے ہیں، امریکہ کے خلاف بات کرتے ہیں، یورپ کے خلاف بات کرتے ہیں، (آئی

ایم ایف) کے خلاف بات کرتے ہیں ورلڈ بینک کے خلاف بات کرتے ہیں (U.N.O) کے خلاف بات کرتے ہیں (O.I.C) کے خلاف بات کرتے ہیں اسی لیے انہیں فارغ کردگیا۔

آدھا قرآن بتاؤں یا پورا قرآن

تو اس عالم نے کہا کہ ٹھیک ہے بھائی اس منبر پر بیٹھ کر میں آپ کو قرآن و حدیث بتاؤں کہ نہیں؟ کہا بالکل بتائیں، کہا کہ پورا قرآن بتاؤں یا آدھا قرآن؟ کہا کہ پورا قرآن، کہا کہ قرآن میں نماز کا حکم ہے۔ ''اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ'' نماز قائم کرو اس کے بعد ''وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ'' زکوٰۃ ادا کرو۔

کہا کہ میں نماز کی بات کروں اور زکوٰۃ کی بات چھوڑ کر آگے چلا جاؤں تو یہ اچھا ہے، کہا کہ نہیں آپ زکوٰۃ کی بھی بات کریں؛ بولا جب میں زکوٰۃ کی بات کروں گا تو زکوٰۃ لینا میرا کام ہے لوگوں سے یا حکومت کا؟ کہا کہ حکومت کا، بولے کہ جب میں زکوٰۃ کی بات کروں گا تو میں زکوٰۃ کے نظام کی بھی بات کروں گا، جب زکوٰۃ کے نظام کی بات کروں گا تو حکمرانوں کی بات کروں گا، جب حکمرانوں کی بات کروں گا تو آپ کہیں گے کہ یہ سیاسی بات کر رہا ہے۔

کہا پھر دوسری بات: قرآن میں روزے کا حکم ہے ان شاء اللہ روزہ آرہا ہے۔

''کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ'' (سورۃ البقرۃ:۱۸۳)

تمہارے اوپر رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے۔

اسی طرح دوسرا حکم ہے قصاص کا۔

وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ (سورۃ البقرۃ:۱۷۹)

تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

کہا کہ اگر میں روزہ کا حکم بتاؤں اور قصاص کو چھوڑ دوں تو یہ اچھا ہے کہا نہیں۔

بھائی روزے کو جب آپ بتا رہے ہیں تو قرآن میں روزے کیساتھ قصاص کا بھی ذکر ہے تو آپ قصاص کی بھی بات کریں۔

تو کہا جب میں قصاص کی بات کروں گا تو قاتل سے بدلہ میں لوں گا یا حکومت؟ کہا حکومت، کہا میں جب حکومت کی بات کروں گا تو پھر آپ کہیں گے کہ مولانا صاحب سیاسی بات کر رہے ہیں۔

یعنی قرآن سے یا تو آپ کہیں کہ جہاد کو نکال دو نعوذ باللہ، قصاص کو نکال دو، زکوٰۃ کے نظام کو نکال دو، عدلیہ کے نظام کو نکال دو، معاشرتی قوانین کو نکال دو، جو ہمیں پسند ہیں وہی پڑھو۔

یہ ایک سازش ہے، آج مسجد میں جب دینی امور کے علاوہ دنیاوی امور پر بات ہوتی ہے، سیاسی امور پر بات ہوتی ہے، ریاست مدینہ پر بات ہوتی ہے خلافت راشدہ پر بات ہوتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ جی یہ عجیب باتیں ہیں اسی لیے

''فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ط (سورۃ الروم: ۳۰)''

اپنے چہرے کو دین کی طرف سیدھا کرلے، جب آدمی کا چہرہ متوجہ ہوتا ہے تو دل بھی متوجہ ہوتا ہے جب چہرہ اور دل متوجہ ہوتا ہے تو بدن کی سعی اس پر متوجہ ہوتی ہے، آدمی ان دونوں کی Direction پر کام کر رہا ہوتا ہے، بچپن میں ناظرہ قرآن پڑھا ہے وہ بھی غلط، ترجمہ نہیں آتا ہے اور ابھی کہہ رہا ہے جی علماء کو ایسا کرنا چاہیے اور علماء کو ویسا کرنا چاہیے کتنی ہماری بدقسمتی ہے۔

مسلمان مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار نہیں

ایک آدمی کرکٹ کا کھلاڑی ہے اور وہ کوک بال سے کھیلنے کے لیے میدان میں اُتر رہا ہے۔ Helmet نہیں پہنا ہے (Gloves) نہیں پہنا ہے۔ Shoes نہیں پہنے ہیں، جو پیڈ ہوتے ہیں وہ نہیں پہنے ہیں، آپ مجھے بتائیں وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال رہا ہے؟ پوری تیاری کیساتھ اترے گا تو کامیاب ہوگا۔

ایک آدمی Swiming کے لیے اتر رہا ہے اور Swiming کی جو پوری ایک Kit ہوتی ہے اس کے بغیر اتر رہا ہے تو ڈوب جائے گا، آکسیجن کی کمی ہوئی تو مرجائے گا۔

ایک آدمی جنگی جہاز اڑانے کے لیے، دشمن سے لڑنے کے لیے جنگی جہاز میں بیٹھ رہا ہے اور وہ اپنا پراپر Dress تیاری کیساتھ پہن کر نہیں بیٹھتا تو وہ ناکام ہوجائے گا۔

ایک آدمی اندھیرے میں نکل رہا ہے اور Torch نہیں لیتا، ایک آدمی سردی میں نکل رہا ہے اور Jackat نہیں پہنتا، ایک آدمی گرمی میں نکل رہا ہے اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے چھتری نہیں لیتا۔ایک آدمی لمبے سفر کے لیے نکل رہا ہے اور گاڑی کی ٹینکی میں پیٹرول نہیں ڈلواتا تو یہ بغیر تیاری کے دنیا میں جارہا ہے آج کا مسلمان بھی مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

نبی کی صورت اور سیرت

مسلمان کو اپنی تاریخ کا پتا نہیں ہے، نبی کی سیرت کا پتا نہیں ہے، سیرت

ہم کس کو کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کا چہرہ، آقا ﷺ کے بال، آقا ﷺ کی زلفیں، آقا ﷺ کا لباس، آقا ﷺ کا عمامہ یہ صورت ہے۔ سیرت کیا ہے؟ آقا ﷺ تبلیغ میں کب نکلے؟ آقا ﷺ جہاد میں کتنی بار نکلے؟ آقا ﷺ نے صحابہ کی تشکیلیں کب کب کیں؟ آقا ﷺ نے دشمنوں کو خطوط کب بھیجے؟ آقا ﷺ نے وفود کتنے بھیجے؟ آقا ﷺ نے سفیر کس کو بنایا؟ آقا ﷺ نے جنگی حکمت عملی، پلین کیسے تیار کیں؟ آقا ﷺ نے ریاست مدینہ کے سرولین کا سسٹم کیسے بنایا؟ آقا ﷺ نے ڈاک کا اور پولیس کا نظام کیسے بنایا؟ یہ سیرت ہے اور یہ ہمیں نہیں پڑھائی جاتی۔ اسی لیے

میرے محترم دوستو!

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: "فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا" "یہ اللہ کی فطرت ہے اس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا فرمایا یہ اپنے گردو پیش، اردگرد احوال پر، تغیرات پر، تبدیلیوں پر، انقلابات پر، چیلنجز پر نظر رکھے گا، مجھے کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے، کب کرنا ہے؟ کتنا کرنا ہے کس کے ساتھ کرنا ہے۔" فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا "۔(سورۃ الروم: ۳۰) "اس دین میں اللہ نے ساری چیزوں کو بتادیا۔

علم کی دو قسمیں

یہ علوم دو قسم کے ہیں ایک ہے علوم عالیہ، قرآن و حدیث کا علم یہ علوم عالیہ ہے۔

اور دوسری قسم ہے علوم آلیہ منطق، نحو، صرف، ریاضی، سائنس، ہسٹری، جغرافیہ، اکنامکس، فزکس، سوشل سائنسز اس کو کہتے ہیں علوم آلیہ۔

پہلے زمانے کے جو مسلمان تھے، جو علماء تھے وہ علوم عالیہ اور آلیہ دونوں کو حاصل کرتے تھے، صبح قرآن وحدیث پڑھاتے تھے اور شام کو ریاضی میں، طب میں، جغرافیہ میں، ہسٹری میں، سوشل سائنسز میں تحقیق کرتے تھے ابن الھشم کون تھا؟ مسلمانوں کا سب سے بڑا سائنسدان عالم بھی تھا، جابر بن حیان کون تھے؟ ابن بطوطہ کون تھے؟ امام غزالی کون تھے؟ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دونوں علوم کو حاصل کیے، تو مسلمانوں نے ہزاروں سال تک ہندوستان پر حکمرانی کی، یورپ پر حکمرانی کی، ایک سازش کے تحت مسلمانوں کو یہ پڑھایا گیا کہ بس تم نے ان علوم کی طرف نہیں جانا ہے۔

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے والد محترم تھے انہوں نے تعلیمات اسلامیہ بورڈ حکومت کو اس وقت تجاویز دی تھیں کہ ایسا نظام بنایا جائے کہ میٹرک تک یکساں نظام تعلیم ہو ہر بچہ چاہے وہ عالم بنے یا نہ بنے۔ میٹرک تک اس کو علاقائی زبان، قومی زبان، اردو زبان، بین الاقوامی زبان، انگریزی زبان، دینی زبان، عربی زبان اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی مبادیات، ضروریات، سائنس، معاشرتی علوم، یہ علوم سب کو پڑھائے جائیں۔

پھر میٹرک کے بعد مرضی ہے کوئی جا کر عالم بنے، کوئی جا کر ڈاکٹر بنے، کوئی جا کر انجینئر بنے، کوئی جا کر سائنس دان بنے، کوئی جا کر Charter Accountant بنے، کوئی جا کر ماسٹر آف کمپیوٹر کا ڈپلومہ کرے، بیسک سب کی ایک ہونی چاہیے۔

قرآن کا سب سے پہلا حکم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

قرآن کریم میں تیسویں پارے میں ابتدائی آیات جو نازل ہوئیں سورۂ علق کی اس میں کیا تھا۔ ''اِقْرَاْ'' عیسیٰ علیہ السلام کے بعد 570 سال تک کوئی نبی نہیں آیا۔ تقریباً پونے چھ سو سال، اس میں جہالت عروج پر، قتل و غارت گری عروج پر، چور بازاری عروج پر، فساد بازاری عروج پر، ملاوٹ عروج پر، بت پرستی عروج پر، ہر ظالم مظلوم کو پس رہا ہے، 570 سال بعد پورا معاشرہ بگڑا ہوا ہے۔ پہلا حکم نماز کا نہیں آیا، روزے کا نہیں آیا، زکوٰۃ کا نہیں آیا، حج کا نہیں آیا، تبلیغ کا نہیں آیا، جہاد کا نہیں آیا، صدقہ اور خیرات کا نہیں آیا۔ پہلا حکم اگر آیا ہے اقرا پڑھنے پڑھانے کا، علم حاصل کرنے کا، دینی اور دنیاوی علوم حاصل کرنے کا۔

علم کس کو کہتے ہیں؟

''بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾'' اور علم اور تعلیم وہ ہوتی ہے جو آپ کو اللہ کے قریب کردے، جو اللہ کی معرفت دلائے، جو اللہ کی پہچان کرائے وہ علم وہ تعلیم جو آپ کو اللہ سے دور کر رہا ہے، جو اللہ سے غافل کر رہا ہے وہ علم نہیں، وہ تعلیم نہیں، وہ فتنہ ہے۔

انسان مقصد تخلیق کو سمجھے

''خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾'' اور اس میں اللہ نے مقصد تخلیق کو سمجھایا۔ کہ جس نے انسان کو پیدا فرمایا لوتھڑے سے یہ اپنے مقصد تخلیق کو سمجھ لے کہ

میں ابتداء میں کیا تھا اور انتہاء میں کیا بن جاؤں گا، اتنی بات ہر مسلمان ذہن میں بٹھالے، اس کو نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں، اس کو فتووں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس کو بیانات کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس کو کتابیں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس کو اسکول، کالج، یونیورسٹی، تعلیمی اداروں میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میری ابتداء کیا تھی میری انتہاء کیا ہوگی؟

ایک جملہ ذہن میں بٹھالیں میری ابتداء کیا تھی میری انتہاء کیا ہوگی۔ایک شخص بڑے تکبّر کیساتھ بیت اللہ میں چل رہا تھا تو کسی نے کہا کہ بھائی! تیرا یہ چلنا اللہ کو پسند نہیں ہے تو اس نے کہا کہ مجھے نہیں جانتے ہو تو اس کہا کہ میں تمہیں جانتا ہوں۔تیری ابتداء ایک حقیر نطفہ، ایک گندا نطفہ جو کپڑے پر لگے تو کپڑا ناپاک، بدن پر لگے تو بدن ناپاک، تیری ابتداء وہ ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① (سورہ الدھر:۱)

تیرا تو وجود نہ تھا، تو احاطہ عدم میں تھا، تو تو ''نَسْيًا مَّنْسِيًّا'' تھا تیرا تو نام ونشان نہ تھا، تو اللہ نے مجھے اس نطفہ سے پیدا کیا، پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا چالیس دن، پھر وہ گوشت کا لوتھڑا بنا چالیس دن، پھر اس پر ہڈیوں کا ڈھانچہ چڑھا چالیس دن، پھر چار مہینے پیٹ میں، پھر اس میں روح ڈالی گئی، پھر تیری غذا کا کنکشن تیری ماں کے ناف کے راستے سے تھا اس راستے سے تجھے غذا ملتی تھی، پھر اس کے بعد جب تو دنیا کے پیٹ میں آیا تو پھر تجھے بینائی ملی، شنوائی ملی، گویائی ملی، پکڑنے کی طاقت ملی، پھر تو چلنے لگا، پھر تو لڑکھڑانے لگا، پھر تو

دوڑنے لگا، پھر تیرے دانتوں میں مضبوطی آئی، پھر تیرے ہاتھوں میں طاقت آئی، پھر اللہ نے تجھے علم دیا اور پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ بینائی جاتی رہی، شنوائی جاتی رہی، گویائی جاتی رہی، ہاتھ لرزنے لگے، پاؤں کانپنے لگے، صبح کا کھایا ہوا یاد نہیں ہے، منہ میں دانت نہیں رہے، کمر جھک گئی، کھال لٹک گئی، جیبیں خالی ہوگئی، ابھی اپنے آپ کو سہارا دینا مشکل ہوگیا یعنی جو تیری ابتداء تھی اس سے بھی بری تیری انتہاء ہوگئی، صرف اپنی ابتداء اور انتہاء کو ہم سوچ لیں ہمارے ہوش ٹھکانے آجائیں، عقل ٹھکانے آجائے، تکبر کا Level کم ہوجائے وہ جو ایک چودراہٹ ہے، ایک فخر ہے، ایک گھمنڈ ہے، جو ایک بڑاپن ہے وہ سب ختم ہوجائے گا۔

اسی لیے اس دنیا میں اللہ نے جس کو بھی بھیجا فطرت کے مطابق بھیجا، فطرت دین اسلام کا نام ہے، فطرت سے مراد اپنے حالات پر نظر رکھ کر قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی کو گزارنا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اسلام کی تبلیغ میں نوجوانوں کا کردار

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۔

(سورۃ: القصص: ۱۴)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ أَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجودہ عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام وعزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورۂ قصص اور سورۂ یوسف کی آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ آج کی ہماری تقریر کا موضوع ہے کہ اسلام پھیلانے میں نوجوانوں کا کردار کیا رہا قرآن اور حدیث میں نوجوانوں کو کیا ترغیبات دی گئی ہیں۔

ہر کام پرفیکٹ کرنے کا زمانہ

ایک بنیادی بات سمجھ لیں کہ انسان اگر کسی کام کو بہت اچھے طریقے سے

کرنا چاہتا ہے چاہے وہ دنیا کا ہو یا دین کا، چاہے وہ جسمانی یا فزیکل ایکٹوٹی ہو یا ذہنی کام ہو اگر یہ کسی کام کو پرفیکٹ کرنا چاہتا ہے تو وہ جوانی میں کرسکتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ آپ نماز میں لمبا قیام کریں اور بیلنس رکوع کروں اور بالکل آداب وشرائط کا لحاظ کرتے ہوئے سجدہ کروں تو یہ جوانی میں ہوسکتا ہے، اگر آپ در در دین کی دعوت لیے پھرنا چاہتے ہیں تو یہ کام جوانی میں کرسکتے ہیں، اگر آپ میدان جہاد میں اتر کر اپنی شجاعت اور جواں مردی کے جوہر دکھانا چاہتے ہیں تو یہ جوانی میں کرسکتے ہیں، اگر آپ دنیاوی بہت سا سامان اور بوجھ اٹھانا چاہتے ہیں اور اس سامان اور بوجھ کو اٹھا کر دوڑنا چاہتے ہیں تو آپ جوانی میں کرسکتے ہیں، اس لیے انبیاء علیہم السلام نے جو بڑے بڑے مشن سر انجام دیئے وہ اس جوانی میں دیئے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا (سورۂ یوسف:۲۲)

جب موسیٰ علیہ السلام پہنچ گئے اپنی جوانی کو اور اس جوانی میں تھوڑا قرار آ گیا تو ہم نے ان کو حکمت یعنی نبوت اور علم عطا کیا، اصحاب کہف وہ سات جوان جنہوں نے وقت کے بادشاہ کی بات نہیں مانی اور اس کی مخالفت کو مول لیا تو وہ بھی جوان تھے، قرآن نے کہا وہ ساتوں جوان تھے تو معلوم یہ ہوا کہ اس جوانی کی خوب خوب قدر کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملتی ہے اور عمر چالیس سال ہے یعنی چالیس سال جب جوانی بالکل Stable ہو جاتی ہے، جب جوانی بالکل قرار پکڑ لیتی ہے، کیونکہ یہ جو نوخیز جوانی ہوتی ہے اس میں جذباتیت زیادہ ہوتی ہے۔

حضرات صحابہ کرام y کے جوانی کے عظیم کارنامے

یہ جوانی جب قرار پکڑتی ہے 35، 40 سال کی عمر میں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اتنا بڑا کام کر گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین پر اسلام کا پرچم لہرا گئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتوحات کا دائرہ پھیلتا چلا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے فتنوں کے سامنے سدِ سکندری رول ادا کیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان تمام حضرات نے اپنی جوانی کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور دین کا کام کیا۔

عرش کا سایہ پانے والا نوجوان

حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سات قسم کے لوگ میدان محشر میں جب زمین تانبے کی ہو گی اور سورج سوا نیزے کے فاصلے پر اور انبیاء، اولیاء، اتقیاء، اصفیاء سب پہ لرزہ طاری اور انسانیت بے لباس گناہوں کے پسینے میں ڈوبی ہوئی اور جب اللہ اتنے جلال میں ہوں گے کہ آدم صفی اللہ' نوح نجی اللہ، داؤد خلیفۃ اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، اسماعیل ذبیح اللہ موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ تمام انبیاء کہیں گے آج ہم بات کرتے ہوئے گھبراہٹ کا شکار ہیں، اس موقع پر جب اللہ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، سات قسم کے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے ان میں ایک وہ نوجوان ''نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰه ''اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھا، اللہ کی اطاعت میں پلا، بڑھا، اللہ کی اطلاعت میں جس کی نشو ونما

اور پرورش کی اور اپنی جوانی کو پاکیزہ رکھا، جس نے اپنی جوانی کو پاک اور مقدس رکھا، جوانی کو داغ دار نہیں ہونے دیا جس نے اپنی جوانی میں اپنے اعضاء اور صلاحیتوں کو کنٹرول رکھا وہ نوجوان بھی قیامت میں عرش کے سائے میں ہوگا اس لیے کہا کہ

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

کہ جوانی کے اندر توبہ کرنا گناہوں سے بچنا یہ انبیاء کا شیوہ ہے۔

بہت سے گناہ چاہنے کے باوجود بھی انسان نہیں کرسکتا، اس لیے اس جوانی کے اندر اپنی جوانی کو محفوظ رکھا جائے، تب اس کو عبادت میں حلاوت محسوس ہوگی، اس کی عبادت میں مزہ آئے گا۔

اللہ پاک کی خوشی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ''اللہ فخر کرتے ہیں، اللہ کو خوشی ہوتی ہے اس نوجوان پر جو جوانی میں بری خواہشات سے دور رہتا ہے۔

نوجوانوں سے اہم خطاب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم چند نوجوان بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

''یامعشر الشباب'' اے نوجوانو!

علماء نے اس سے مسئلہ نکالا ہے کہ نوجوانوں کے پاس بھی جانا چاہیے، ان کی محفل میں بھی جانا چاہیے، وقت گزارنا چاہیے تھوڑا ان کے مزاج اور ماحول کے مطابق ان سے بات کرنی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ نوجوانوں میں، بوڑھوں میں

گیپ آ جائے، بچوں میں اور بڑوں میں گیپ آ جائے ایسا نہیں، رسول اللہ ﷺ نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور کہا:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ

جو تم میں سے شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

آپ نوجوانوں کو قبر، آخرت کی بہت باتیں کرتے لیکن وہ گناہوں سے بچ نہیں پائیں گے اس لیے کہ ان میں شہوت ہے، خواہشات ہیں، جوانی کا زور ہے مستی ہے، آپ انہیں اس راستے کی طرف رہنمائی کریں جس سے یہ گناہ سے بچ سکتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے، یہ شادی کرنا میری سنت بھی ہے اور یہ شادی کرنا نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو فی الحال شادی کی طاقت نہیں رکھتا، مالی وسائل اس کے پاس نہیں ہیں تو وہ زیادہ روزے رکھے، ان روزوں سے اس کی شہوت قابو میں رہے گی۔

گناہوں کی کثرت کی وجہ

آج گناہ بڑھتے جا رہے ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ لوگ وقت سے پہلے بالغ ہو رہے ہیں، موبائل، ٹی وی، ڈرامے، ڈش انٹینا، کیبل، مکس گیدرنگ کو ایجوکیشنل سسٹم کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیوں کا ایک ساتھ پڑھنا مجبوری ہے اور یہ تو تعلیم ہے تعلیم حاصل کرنا تو جائز ہے تو یہ بات یاد رکھو سب سے بڑی تعلیم قرآن کی ہے اور قرآن کس کی کتاب ہے اللہ کی، قرآن پاکیزگی پیدا

کرتی ہے، آسمانی کتاب ہے، اللہ کی کتاب ہے، رسول اللہ ﷺ پر اتری ہے، جبرائیل امین لے کر آئے، لیکن اس پاکیزہ کتاب کو بھی لڑکا لڑکی ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھ نہیں سکتے، جائز نہیں، پڑھانے والا جنید بغدادیؒ ہو پڑھنے والی رابعہ بصری کی طرح نیک ہو اور یہ لوگ بیت اللہ میں بیٹھ کر پڑھا رہے ہوں اور قرآن پڑھا رہے ہیں تب بھی جائز نہیں، تو مکس گیدرنگ میں لڑکا لڑکی کا ایک ساتھ بیٹھنا پڑھنے کے لیے جائز نہیں کہتے ہیں کہ جی تعلیم ہے۔

حج کا مقدس سفر بھی محرم کے بغیر جائز نہیں

حج کا سفر کتنا مقدس سفر ہے جو بندہ حج کر کے آتا ہے گناہوں سے ایسے پاک ہوتا ہے۔ ''كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ''

یہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنا، یہ ماں کے پیٹ سے جب آیا تھا اس کے اوپر کوئی گناہ کا داغ نہیں تھا جو حج کر کے آتا ہے وہ بھی گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے، عقیقہ ہوتا ہے اس کے بال صاف کیے جاتے ہیں، جب آدمی حج کرتا ہے حج کے بعد بھی عمرہ کے بعد بھی بال صاف کیے جاتے ہیں وہاں بھی گناہوں سے پاک ہو کر آیا، یہاں بھی پاک ہو کر آیا کتنا مقدس سفر ہے، وہاں یہ طواف کرتا ہے، سعی کرتا ہے زم زم پیتا ہے، مقام ابراہیم پر نفل پڑھتا ہے، حجر اسود کا استلام اور بوسہ لیتا ہے، ہاتھ لگاتا ہے، حرم میں نفل پڑھتا ہے، منیٰ اور عرفات میں لبیک اللّٰھم لبیک کی صدائیں لگاتا ہے، سر کی ٹوپی اور پگڑی اتار کر پاؤں کے جوتے اور چپل اتار کر اتنی قربانی والا سفر، اتنا مقدس سفر کرتا ہے، اپنا لباس اتار کر، رشتے داروں کو چھوڑ کر، اتنی قربانیوں والا سفر،

اتنا مقدس سفر لیکن وہ سفر بھی بغیر محرم کے عورت کے لیے کرنا جائز نہیں اور ادھر کہتے ہیں کہ جی کالج جا رہی ہے، یونیورسٹی جارہی ہے، اسکول جا رہی ہے، مارکیٹ جا رہی ہے، شاپنگ مال جا رہی ہے، تعلیم حاصل کرنے جا رہی ہے، کچھ بات سمجھ میں آئی۔

ایک دھوکہ باز سوچ

یہ یاد رہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ دل صاف ہے، سب سے گندا دل اس کا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے تو سب سے زیادہ گندا دل اس کا ہے، اس سوچ نے انسانیت کو ننگا کر دیا، اس کائنات کے اس امت کے پاکیزہ ترین لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اس امت کی پاکیزہ ترین عورتیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں امت کی مائیں تھیں فرمایا ان پاکیزہ دل والے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا کہ جب تم ان پاکیزہ دل والی اپنی ماؤں سے کچھ مانگو گے۔

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ (سورۂ احزاب:۵۳)

تو پردے کے پیچھے سے مانگنا

اس امت کی پاکیزہ عورتوں نے اس امت کے پاکیزہ مردوں سے تو پردہ کیا اور ہم کہتے ہیں کہ دل صاف ہونا چاہیے، کائنات میں اس سے گندا دل کسی کا نہیں ہوسکتا جو اس کا ہے جو ایسی بات کرتا ہے۔

پردہ کیوں ضروری ہے، ایک ساتھ تعلیم کیوں حاصل نہ کی جائے؟ کس کے دل میں کیا چل رہا ہے، کس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ کس کی میموری میں کیا چل رہا ہے، کس کے خیالات کتنے گندے اور کتنے پاکیزہ ہیں؟ ہمیں سب معلوم ہے، اس پر فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں، گریبان میں جھانک لو

جواب مل جائے گا، تو حج کا سفر عورت بغیر محرم کے نہیں کرسکتی۔

سبق آموز واقعہ

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک صحابی آپ کے ساتھ جہاد کرنے جا رہے تھے تو آپ نے حال واحوال لیے بھئی کیا نام ہے، فلاں نام ہے، شادی کی ہے، جی کی ہے، بیوی کہاں ہے؟ کہا کہ وہ حج پہ جا رہی ہے کہا کہ کس کے ساتھ جا رہی ہے؟ کہا جی اکیلے جا رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا میرے ساتھ جہاد پہ جانا ضروری نہیں ہے، جاؤ اپنی بیوی کے پاس اور اس کے ساتھ حج کا سفر کرو''۔

زبردستی کی مجبوریاں

ہم لوگوں نے پتا نہیں کیا کیا مجبوریاں نکالی ہوئی ہیں، ٹماٹر لانا بھی مجبوری ہے، پیاز لانا بھی مجبوری ہے، بچے کو چھوڑ کر آنا بھی مجبوری ہے، بچی کو کالج تک ڈراپ کر کے آنا بھی مجبوری ہے، عید پر شاپنگ کرنا بھی مجبوری ہے، واللہ مردوں کو ٹائم نہیں ہوتا ایسا بھی نہیں ہے، ہم کہتے ہیں مرد محرم کے ساتھ جاؤ، پردے میں جاؤ، بہت زیادہ ضرورت ہو تو جاؤ، آپ کا یہ عذر کام نہیں آئے گا میرا اور ٹائم تھا، ٹائم نہیں ملتا تھا۔ ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' بہر حال فرمایا کہ اللہ کو پسندیدہ اور اچھا لگتا ہے وہ جوان جس کی جوانی میں بھی برے خیالات نہ ہوں، بُری خواہشات نہ ہوں پاک صاف ہو اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ میں جوانوں کی جماعت کو نکاح اور شادی کی طرف متوجہ کیا۔

جوانی کی اہمیت

جوانی کتنی اہم چیز ہے کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ''اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ'' کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔

پہلی چیز

یہاں آیت ہے

اپنی زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو، زندگی میں بچپن بھی آ گیا اور پچپن بھی آ گیا، لڑکپن بھی آ گیا، زندگی میں جوانی بھی آ گئی، بڑھاپا بھی آ گیا، الگ سے زندگی کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی مگر زندگی کی اہمیت کو بتانے کے لیے اور آگے فرمایا:

شَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ

اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو۔

بروزِ قیامت چار ضروری سوالات

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں قیامت کا دن ہوگا میدان محشر ہوگا زمین تانبے کی اور سورج سوا نیزے کے فاصلے پر اس موقع پر آدمی کے قدم اپنی جگہ سے نہ سرک سکیں گے کہ جب تک چار سوالوں کا جواب نہ دے۔ ''عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ'' عمر کہاں گزار کے آیا ہے؟

اب عمر میں سب آ گیا بچپن بھی پچپن بھی، لڑکپن بھی جوانی بھی اور بڑھاپا بھی لیکن پھر الگ سے جوانی کے لیے پوچھا جائے گا ''عَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَى'' عمر کا حساب تو رہے گا لیکن جوانی کہاں گزار کے آیا؟۔

گویا کہ جوانی کا حساب الگ لیا جا رہا ہے، Consider کیا جا رہا ہے کہ تمہاری جوانی بہت اہم ہے۔

اسلام کا مزاج

اب اسلام جوانوں کو یہ نہیں کہتا کہ کھیلو نہیں، تفریح نہیں کرو، پکنک پر نہیں جاؤ' ایکسرسائز نہیں کرو' ہنسنا بالکل منع ہے' صاف اور اچھے کپڑے نہیں پہنو' اسلام یہ نہیں کہتا اسلام کہتا کہ کھیل جائز ہے، تفریح بھی کرو لیکن وہ کھیل تمہیں فرائض شریعہ سے غافل نہ کرے، با مقصد کھیلو دینی یا دنیاوی فائدہ اس میں ہو، صحت بخش کھیل ہو، دماغ کو ریلیکس کرنے والا، فریش کرنے والا گیم ہو جائز ہے۔

مفید کھیل کا جواز

امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسجد نبوی میں حبشی نوجوان نیزہ بازی کر رہے تھے، نیزے پھینک رہے تھے، نشانہ بنا رہے تھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اوٹ میں کھڑی ہو کر میں وہ کھیل دیکھ رہی تھی، مسجد نبوی کے صحن میں وہ جائز کھیل تھا صحابہ کھیلتے تھے آقا دیکھتے تھے لیکن اس میں فائدہ تھا جسم کا، دماغ کا، قوت کا، جہاد کے لیے ایک سپاہی اور مجاہد تیار ہو رہا تھا۔

تیر اندازی کی قولی و عملی ترغیب

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں کے پاس سے گزرے وہ تیراندازی کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسماعیل کے بیٹو! تیراندازی کرو تمہارے والد بھی تیر انداز تھے، انبیاء نے بھی اس طرح کھیل کھیلا ہے تیر اندازی کرو اور کہا کہ میں اس گروپ کے ساتھ ہوں تو دوسرے گروپ نے تیر رکھ دیئے کہا کہ ہم نہیں کھیلتے، آپ جس گروپ کے ساتھ ہوں

ہم آپ کی مخالفت میں تیر کیسے چلا سکتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ارْمُوا أَنَا مَعَ كُلِّكُمْ

تیر مارو! میں تم سب کے ساتھ ہوں پھر آپ ان کے ساتھ بیٹھے۔

دوڑ، گھڑ سواری اور کُشتی

دوڑ کا مقابلہ جائز ہے' خود امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوڑ کا دو بار مقابلہ کیا' صحابہ رضی اللہ عنہم دوڑ کا مقابلہ کرتے تھے، گھڑ سواری کا مقابلہ کرتے تھے اور پہلوانی اور کُشتی جائز ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے رکانہ سے کُشتی لڑی اور اس کو تین دفعہ چت کیا۔

کھیل کے لیے اہم شرعی اصول

تو نوجوانوں کے لیے کھیل منع نہیں ہے، کھیل ناجائز نہیں ہے لیکن یہ اصول یاد رکھو! معاملات میں اور عادات میں جب تک شریعت کی طرف سے ممانعت نہ ہو وہ کھیل جائز ہے مگر اصول یاد رکھو کہ کھیل کا مقصد ایک مومن قوی ہو، Active رہو، چست ہو، چاق وچوبند ہو، بھاگ سکتا ہو، دوڑ سکتا ہو، کافروں سے مقابلہ کر سکتا ہو، جہاد کر سکتا ہو، اس کی صحت اچھی ہو، اس کی باڈی اچھی ہو یہ مقصد ہے شریعت کا اور وہ کھیل تمہیں فرائض شرعیہ سے غافل نہ کرے۔

زیادہ پسندیدہ اور بہترین مؤمن

''حدیث میں آتا ہے

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنُ الضَّعِیْفِ، اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ۔

ایک مومن جو قوی ہے وہ اللہ کو زیادہ پسند ہے، وہ بہتر ہے اس مومن سے جو کمزور ہو، اس کا ایک مطلب مفسرین اور محدثین نے لکھا کہ بھائی! جسمانی طور پر قوی ہو یہ اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

''صحابہ کی صفت'' (اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ) کافروں پر سخت وہ جب ہوں گے جب وہ خود مضبوط ہوں گے!

ریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن!

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ (سورۂ مریم: ۱۲)

اے یحییٰ! اس کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑ۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (سورۂ انفال: ۶۰)

کافروں کے خلاف تیاری کرو پوری قوت کے ساتھ۔

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (سورۂ انفال: ۶۰)

تاکہ یہ تمہیں دیکھ کر ڈر جائیں

اور جب قوت ہوگی تو عبادات اچھی ہوں گی۔

حقیقی مؤمنِ قوی

بعض مفسرین اور محدثین نے لکھا قوی سے مراد جسمانی قوت نہیں ہے روحانی قوت ہے، جسمانی قوت تو گناہ کا ذریعہ بنتی ہے، جو جتنا قوی ہوتا ہے گناہ زیادہ کرتا ہے تو فرمایا کہ یہاں مومن قوی سے مراد روحانی قوت ہے، باطنی قوت، اعمال کی قوت، تقویٰ کی قوت، حلم کی قوت، علم کی قوت

برداشت کی قوت، تہجد کی قوت وہ مومن قوی ہے، جس سے نماز نہیں چھوٹتی' تہجد نہیں چھوٹتی' وہ مؤمن قوی ہے جو دو چار سپارے قرآن پڑھتا ہے، جو روزانہ صلوۃ التسبیح پڑھتا ہے' وہ مومن قوی ہے جو روزانہ ذکر کرتا ہے' وہ مومن قوی ہے' جو روزانہ درود پڑھتا ہے' وہ مومن قوی ہے جس کو حدیثیں یاد ہیں' وہ مومن قوی ہے جس کو نماز کے مسائل کا پتہ ہے' جس کی نظر اس کے قابو میں ہے' جس کے کان اس کے قابو میں ہے' جس کی زبان اس کے قابو میں ہو' جس کے ہاتھ گناہوں کی طرف نہیں بڑھتے' جس کے پیٹ میں حرام کا لقمہ نہیں جاتا' جس کی جیب میں حرام کا پیسہ نہیں' جو سود سے اپنے آپ کو بچا کر رکھتا ہے' رشوت سے بچتا ہے' وہ مومن قوی ہے' آج کل کے نوجوان تو جتنے قوی ہیں اتنے گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ان سے تو ہمارے یہ بوڑھے ہزار، لاکھ درجے اچھے ہیں۔

نفع بخش چیز کی حرص

بہر حال اسی حدیث میں آگے فرمایا: ''وَاحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُ'' اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے، چاہے دین کا ہو یا دنیا کا ہو' آدمی ایسی کوشش کرے کہ میں جسمانی طور پر بھی قوی ہوں اور روحانی طور پر بھی' ایسا بھی ہے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم، بہت سے تابعین، بہت سے نوجوان ایسے ہیں اللہ نے بدن کی قوت بھی دی ہے اور روحانی قوت بھی دی ہے ایسا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا اظہارِ عاجزی

فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ''اللہ سے مدد مانگتے رہنا''

جب آدمی قوی ہوتا ہے تو اکثر اللہ کو بھول جاتا ہے ۔ اپنے آپ پر بھروسہ ہوتا ہے، ایسا نہیں کرنا بلکہ اللہ سے مدد مانگتے رہنا، تم میں سے کوئی نمک بھی مانگتا ہے تو اللہ سے مانگے، جوتے کا تسمہ بھی مانگتا ہے تو اللہ سے مانگے ہم اللہ کے محتاج ہیں، جتنا بڑا بھی باڈی بلڈر ہو، جتنا زیادہ ویٹ لفٹنگ کرنے والا ہو، کتنا ہی بڑا مارشل آرٹ کا ماہر ہو، کتنا ہی بڑا باکسر ہو، کتنا ہی بڑا اس کا قد ہو، کتنے ہی اس کے مسلز بنے ہوئے ہوں، کتنا ہی اس کا اسٹیمنا ہو، کتنی ہی اس کی پاور اچھی ہو، لیکن ایک بیکٹیریا اس کے جسم میں جاتا ہے یہ پہلوان بستر پر گر جاتا ہے، ایک چھوٹا سا کروٹا اس کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ ایک ڈینگی وہ مچھر جس نے نمرود کو بھی شکست دی تھی وہ ہی ڈینگی بیماری اس کو بستر پر لٹا دیتی ہے۔

فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ''اللہ سے مدد مانگتے رہنا''

اپنی قوت میں آکر اللہ کو نہیں بھولنا اللہ کو یاد رکھنا

وَلَا تَعْجِزْ عَنِ الْحَسَنَةِ

نیکی کرنے سے تو عاجز نہ رہے

تقدیر پر یقین

اور کچھ لوگ جو ایسا کہتے ہیں کہ اگر میں ایسا کرتا تو مصیبت نہیں آتی تو فرمایا کہ

''لَوْ'' تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

یہ کلمہ ''لَوْ'' شیطان کا دروازہ کھولتا ہے ''اگر'' کے لیے عربی میں کلمہ ''لَوْ'' استعمال ہوتا ہے۔ کوئی نقصان ہو جائے تو بولے یہ اللہ کی تقدیر ہے، جو

اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے میں جتنی بھی پلاننگ کرتا نقصان ہونا تھا۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

جب یہ سوچ ہو گی تو وہ پاگل نہیں ہوگا، ٹینشن کا مریض نہیں ہوگا یہ ڈپریشن کا شکار نہیں ہوگا، اس کی نیند نہیں بھاگے گی، یہ اعصابی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا، وہم ووسوسے کا شکار نہیں ہوگا، اللہ کی تقدیر پر ایسا یقین ہو تو کھیل سے منع نہیں ہے لیکن ایسا کھیل جو فرائض شرعیہ سے نہ روکے اور شریعت کا مقصد کھیلوں کو فروغ دینا نہیں ہے اور شریعت کا مقصد کھلاڑی تیار کرنا نہیں ہے۔

میچ میں خرابیاں

آج کل میچ ہو رہے ہیں اور آگے چل کر PSL کے میچ ہوں گے، سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ اسٹیڈیم میں بیٹھے ہوتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟ اور ٹی وی میں جب دکھاتے ہیں جب چھکا لگتا ہے اور دوسری بار جب دکھاتے ہیں جب وہ لڑکیاں ڈانس کر رہی ہوتی ہیں یہ جائز ہے؟

اور پھر اس میں سٹہ ہوتا اور پھر اس میں نمازیں ضائع ہوتی ہیں اور پھر اس مین روڈوں کا نظام بلاک ہوجاتا ہے، یہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے چلے تھے یہ ایک میچ کے لیے روڈوں کو بلاک کر کے ایمبولینس میں مریضوں کو لے جانے کے لیے راستہ نہیں، جنازوں کے لیے راستہ نہیں، مسجد جانے کے لیے راستہ نہیں ہے، ہسپتال جانے کے لیے راستہ نہیں، مارکیٹ جانے کے لیے راستہ نہیں، گھروں تک پہنچنے کے لیے راستہ نہیں، روڈ بلاک ہیں، ایسے کھیلوں کی شریعت میں کوئی اجازت نہیں ہے، جس دن انڈیا اور پاکستان کا میچ ہوتا ہے نمازی آدھے ہوتے ہیں، درس میں مجمع کم ہوتا

ہے، اس دن تلاوت نہیں ہوتی، اس دن ذکر نہیں ہوتا، اس دن معاملات نہیں ہوتے، آج ہم دعویٰ کرتے ہیں ''غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے'' اور عملی زندگی میں عمل سے خالی ہیں اس لیے نوجوان اپنی جوانی کو بچائیں دین کے لیے استعمال کریں، اللہ کی اطاعت میں، رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے میں، دین کی ترویج اور دین کی نشر واشاعت کے لیے یہ اپنے آپ کو کھپائیں۔

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے..... (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اسلام
وقت والا مذہب ہے

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... مقصد نبوت کی وضاحت۔
- ..... سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کے خیالات۔
- ..... قائداعظم کی تقریر کی وضاحت۔
- ..... ریاست مدینہ کا تصور اور ہمارے سیاسی لیڈروں کا حال
- ..... سیاسی لیڈروں کو چیلنج۔
- ..... مسلمان مظلوم یا دہشت گرد۔
- ..... کیا پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں؟۔
- ..... دوقومی نظریہ اور پاکستان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ

وَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ : وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

وَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ: هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾

وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتًا وَبَرٍّ وَّلَا مَدَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهٗ هٰذَا الدِّيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

اسلام کی فطرت میں خدا نے لچک رکھی ہے
اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے
نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم' فرقان مجید کی سورۃ آل عمران اور سورۃ التوبۃ کی کچھ آیات تلاوت کی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

نبوت کا بنیادی مقصد

آج کا موضوع اسلام کا غلبہ' اسلام کی فوقیت کو بیان کرنا ہے' رسول اللہ ﷺ کے بعثت کے جو مقاصد ہیں اس میں ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے دین اسلام کو سارے ادیان پر غالب کریں گے اور بعثت کا یہ مقصد خود اللہ اپنی کتاب میں بیان فرما رہے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ

وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت کے ساتھ

حق بات کے ساتھ، حق دین کے ساتھ اور حق دین کون سا ہے اسلام اور یہ بھی قرآن خود بتاتا ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

اللہ کے ہاں جو دین ہے وہ دین اسلام ہے یہ بھی اللہ خود فرماتا ہے

رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین چن لیا، یہ بھی اللہ خود فرماتے ہیں

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (سورۃ آل عمران:۸۵)

کہ جو اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا ہرگز قبول نہ ہوگا وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواجہ آصف کیا کہتا ہے؟

آج اس موضوع پر بیان کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ پہلے ہم علماء سوچتے تھے کہ اس جمعہ کو کیا بیان کریں' کون سا مہینہ چل رہا ہے اس میں کون سے اسلامی Event ہیں' وہ بار بار علماء بیان کرتے رہے عوام سنتی رہی، پہلے ہمیں موضوع تلاش کرنے میں دقت ہوتی تھی اب آسانی ہو گئی' اب ہر دوسرے تیسرے دن کسی سیاسی پارٹی کا لیڈر عالم بننے کی کوشش کرتا ہے' مفتی بننے کی کوشش کرتا ہے' اس کالر بننے کی کوشش کرتا ہے اور اسلام کی من پسند تشریح کر دیتا ہے' ابھی دو دن پہلے مسلم لیگ (ن) کے خواجہ آصف صاحب نے ''مندر'' کے معاملے پر تقریر کی اس پر میں پوری تقریر کر چکا ہوں کہ اسلام آباد میں مندر بنانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ گورنمنٹ اپنی طرف سے اس کو زمین دے' مسلمانوں کے بیت المال سے کروڑوں روپے کا فنڈ دے' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس پر تفصیلی بیان کر چکا ہوں تو اس مندر کے معاملے پر خواجہ آصف صاحب تقریر کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ بھائی مندر

بنانے کی مخالفت نہیں ہونی چاہیے اور پھر کہتا ہے کہ ''کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں'' یہ جملہ بار بار سنیے ''کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں'' یہ خواجہ آصف صاحب کہہ رہے ہیں تو میں آج قرآن و حدیث سے یہ ثابت کروں گا کہ اسلام کو سارے مذاہب پر فوقیت ہے' اسلام کو سارے ادیان پر فوقیت ہے' اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہی اس لیے کہ یہ اسلام کو سارے ادیان پر غالب کر دے۔

مقصد نبوت

میں نے آیت آپ کے سامنے پڑھی اس اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس لیے بھیجا ہدایت کے ساتھ' حق دین کے ساتھ اور حق دین اسلام ہے کیوں؟ ''لِيُظْهِرَهٗ'' تاکہ وہ نبی اس دین کو ظاہر کر دے ظاہر کا مطلب غالب۔ ''اَنْ يُّظْهِرَهٗ عَلَيْكُمْ '' قرآن سے ثابت ہے کہ وہ نبی اس اسلام کو غالب کر دے، اس اسلام کو فوقیت دے ''عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ''۔

سارے دینوں پر یہودیت پر، نصرانیت پر اور ہندو مذہب تو کوئی دین ہی نہیں ہے، بھائی یہودی تو پھر بھی اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں' عیسائی تو پھر بھی اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں ہندو تو اہل کتاب بھی نہیں' کھلم کھلا شرک کرتے ہیں' تو قرآن کہتا ہے کہ نبی کی بعثت کا مقصد اسلام کو فوقیت دینا ہے اور حضرت صاحب کہہ رہے ہیں کہ کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں۔

ملّا کی دوڑ مسجد تک

جب عالم کوئی سیاسی بات کرتا ہے تو عوام بولتی ہے کہ مولویوں کا سیاست سے کیا کام' ''ملا کی دوڑ مسجد تک'' یہ جملہ آپ کو ان سیاست دانوں نے پڑھایا

ہے کہ اگر مولوی سیاست میں آ گیا، اگر اس نے عوام کو قرآن اور حدیث کی صحیح رہنمائی کر دی تو ہمیں تو کوئی چارہ بھی نہیں ڈالے گا، ہمیں تو کوئی ووٹ بھی نہیں دے گا' اس لیے پروپیگنڈا یہ کرو کہ مولوی کا کام اذان دینا' نماز پڑھانا' نکاح پڑھانا' جنازہ پڑھانا' طلاق کے مسئلے بتانا' میراث کے مسئلے بتانا' دم درود کرنا' تعویذ کرنا ہے۔

لیکن اب اپنے ذہنوں سے یہ بات نکالیے وہ دور نہیں رہا عوام کو بھی سمجھ آ گیا ہے' علماء بھی اپنے فرض منصبی کو بخوبی سمجھ چکے ہیں تو علماء کو کہا جاتا ہے سیاست میں نہ آؤ اور تم سیاست دان مولوی بن کر فتوے دو' مفتی بن کر فتوے دو، مفسر بن کر قرآن کی اپنی طرف سے تفسیر کرو، تم مجتہد بن کر لوگوں کو دین کا مسئلہ بتاؤ۔

قائداعظم کی تقریر کا مطلب؟

اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنایا تو ایک تقریر کی (You are free to go to Tamples) کہ تم میں سے ہر آدمی آزاد ہے کہ وہ اپنے مندر میں جا کر عبادت کرے، ہم اس کو مانتے ہیں ہم نے آج تک کسی ہندو کو مندر جانے سے نہیں روکا' مندر میں عبادت کرنے سے نہیں روکا' پاکستان بنے 73 سال ہو گئے ہم نے تو نہیں روکا' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم نئے نئے مندر بناتے رہو، وہاں مندر بناؤ جہاں ہندو ٹوٹل تین ہزار ہیں' اسلام آباد کے مضافات میں ٹوٹل ہندو تین ہزار اور ان کے لیے پہلے سے کچھ مندر موجود ہیں' وہ ویران ہیں اس کے باوجود ہزاروں اسکوائر فٹ زمین گورنمنٹ اس کو دے، دس کروڑ دے چکے ہیں اور

ایک ارب دینے کا منصوبہ ہے، وہ بھی بیت المال سے، آپ کی اور میری زکوٰۃ اور ٹیکس سے تو یہ اجازت ان کو کس نے دی ہے، آپ نے دی ہے؟ ہم نے تو نہیں دی تو ہندوؤں کی اکثریت بھی نہیں اور پہلے سے بنے ہوئے مندر بھی ویران' ہندوؤں نے مطالبہ اور ڈیمانڈ بھی نہیں کی کہ ہمیں اسلام آباد میں مندر بنا کر دو، پھر بھی بنانا شرارت ہے یا نہیں؟ اور آہستہ بولو شرارت ہے یا نہیں؟ یہ ریاست مدینہ کی روح کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور پھر اس پر ماشاء اللہ خواجہ آصف صاحب کا کہنا کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں۔

دین کے چوکیدار

آپ قرآن و حدیث کی من مانی تشریح نہ کریں ہم آپ کو روکیں گے، یہ لوگ پھر کہتے ہیں یہ مولوی دین کے ٹھیکیدار ہیں' کیا کہتے ہیں مولوی دین کے ٹھیکیدار ہیں' تو سنو مولوی دین کا ٹھیکیدار نہیں چوکیدار ہے' مولوی دین کا ٹھیکیدار نہیں چوکیدار ہے' چوکیدار کا کام ہوتا ہے چور کو اندر آنے سے روکنا اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو ڈنڈا مارنا، ان شاء اللہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کی قسم ہمارے اکابر نے بھی کھائی تھی ہم نے بھی کھائی ہے، تمہیں اپنی من مانی کا موقع نہیں ملے گا، تو میں آج یہ ثابت کروں گا کہ اسلام کہتا ہے' قرآن کہتا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہتا ہے کہ اسلام کو سارے مذاہب پر فوقیت ہے' سورہ توبہ کی آیت' سورۃ صف 28 پارہ میں بھی یہی مضمون میں Reference کرتا ہوں اون لائن پوری دنیا میں سنا جارہا ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ

اس اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت کے ساتھ حق دین کے ساتھ۔
(سورۃ الفتح:۲۸)

اور حق دین اسلام ہے۔ ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' (سورۃ آل عمران:۱۹)

اور پھر کہا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ (سورۃ آل عمران:۸۵)

جو اسلام کے علاوہ دین تلاش کرے گا قبول نہیں ہوگا وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اتمام نور سے کیا مراد ہے؟

تیسرا پارہ آخری صفحہ سورۃ آل عمران آیت تفسیر رازی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہیں قرآن کی یہ آیت ''یُرِیْدُوْنَ'' یہ چاہتے ہیں اشارے سمجھ جاؤ ''لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ'' کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو ''بِاَفْوَاھِھِمْ'' اپنے منہ کی پھونکوں سے ''وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ'' اللہ اس نور کو بڑھا کر رہے گا ''وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾'' اگرچہ مشرکوں کو یہ بات بُری لگے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جو مفسر قرآن تھے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَاب'' اے اللہ اس کو کتاب کا علم عطا کر

وہ دعا ایسے قبول ہوئی صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم میں ابن عباسؓ سے زیادہ قرآن کی تفسیر سمجھنے والا کوئی نہیں تھا، وہ ابن عباسؓ کہتے ہیں تفسیر رازی میں لکھا ہے اتمام نور سے مراد اظہار دین ہے اللہ کا نور پورا ہوگا اس کا مطلب ہے اسلام غالب ہوگا' اسلام کو فوقیت ملے گی' غلبہ ملے گا' قوت ملے گی' پاور ملے گی۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی سناتا چلوں فرمایا

لَا يَتْرُكُ اللهُ بَيْتَ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا اِدْخَلَهُ هٰذَا الدِّيْنَ

اللہ ہر کچے اور پکے مکان میں اس دین کو داخل کر کے رہیں گے اسلام کو داخل کر کے رہیں گے' کسی کو عزت دے کر، کسی کو ذلیل کر کے، کچھ سمجھ میں آرہا ہے یا نہیں' قرآن کی ایک آیت سنیے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا

''وَمَنْ اَظْلَمُ ''اس سے بڑا ظالم کون ''مَنْ ''استفہام انکاری یعنی اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں، کس سے'' افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ '' جو اللہ پر جھوٹ باندھے ''وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ '' اور اپنے آپ کو مسلمان کہے۔

اللہ کی چاہت

اب اللہ کہہ رہا ہے میری منشا ہے کہ اسلام غالب آئے ''وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ''(سورۃ المائدہ:۳)

میں نے تمہارے لیے کیا پسند کیا؟ جو اللہ پسند کرے مطلب وہ اوپر! اوپر اللہ کہہ رہا ہے میں اسلام کا غلبہ چاہتا ہوں' اسلام کو فوقیت دو اور یہ کہتا ہے

کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں اللہ پر جھوٹ باندھنا ہوا یا نہیں؟۔

مردود عمل

پھر رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں کہا کہ کوئی آدمی ایسا عمل کرے ''عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا'' دوسری جگہ یہ اس طرح ہے کہ ''مَا اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا''

جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز نکالی جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ''فَهُوَ رَدٌّ'' وہ رد ہے، وہ مردود ہے، وہ Rejected ہے' وہ دھتکاری ہوئی ہے' قیامت کا دن ہوگا نماز آئے گی اور نماز آ کر کہے گی اے اللہ! میں نماز ہوں سلام کرے گی' اللہ جواب دیں گے' روزہ آئے گا سلام کرے گا' اللہ جواب دیں گے' صدقہ آئے گا سلام کرے گا اللہ جواب دیں گے' اسلام آئے گا کہے گا

يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ

آپ سلام ہیں اللہ کا ایک نام سلام ہے

السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط (سورہ حشر:۲۳)

اسلام کہے گا اللہ! آپ سلام ہیں میں اسلام ہوں، اللہ فرمائیں گے کہ تیری وجہ سے میں لوگوں کو پکڑوں گا جو تجھے قبول نہیں کریں گے ان کی پکڑ ہوگی تو یاد رہے کامیابی اسلام میں ہے۔

ریاست مدینہ کا تصور اور ہمارے سیاسی لیڈروں کا حال

ریاست مدینہ کا تصور کیا تھا

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ

(سورۃ النور:۵۵)

کہ جب تمہیں زمین میں خلافت مل جائے' اقتدار مل جائے' سلطنت مل جائے' پاکستان جیسا پاک ملک مل جائے تو کیا کرنا ہے؟.....

''یَعْبُدُوْنَنِیْ'' وہاں میری عبادت کرنی ہے ''لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا'' میرے ساتھ شرک نہیں کرنا' مندر میں کیا ہوتا ہے شرک قرآن کا تقاضا ہے اللہ چاہتا ہے زمین پر میری عبادت ہو' شرک نہ ہو خود شرکیہ جگہیں بنا بنا کر دے رہے ہیں۔

اور ایک دو سال پہلے میں نام نہیں لیتا پیپلز پارٹی کے لیڈر، ہندوؤں کے مندر گئے اور ان کے بت کو ہار پہنائے' جو ان کی پرستش کا' پوجا پاٹ کا طریقہ ہوتا ہے' وہ کیا' یہ آپ کے لیڈر ہیں' آپ لوگ انہیں ووٹ دیتے ہو اس وقت مولوی یاد نہیں آتا ہے' خدارا! پوچھ ہوگی آپ سے کھلم کھلا شرک کر رہے ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فہم قرآن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی آیات کو سمجھتے تھے سورۃ توبہ کی ایک آیت ہے فرمایا ''لڑو ان لوگوں سے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے' اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں کرتے

''وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ'' دین حق پر نہیں چلتے ان سے لڑو اتنا لڑو کہ وہ پست ہو جائیں ''يُعْطُوا الْجِزْيَةَ'' تمہیں ٹیکس دیں ''عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ'' اور

ذلیل ہو کر رہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نصاریٰ کے ساتھ معاہدہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کو سمجھے تھے، اسی لیے شام کے نصاریٰ سے جب معاہدہ کیا گیا جو تمہارے مندر ہیں وہ برقرار رہیں گے، نئے مندر نہیں بناؤ گے' پرانے مندر خراب ہو جائیں دوبارہ تعمیر نہیں کرو گے' اس کے دروازے بند نہیں کرو گے' ہم ہر وقت آ کر چیکنگ کر سکتے ہیں' تم سازش تو نہیں کر رہے' تم کسی جاسوس کو یہاں نہیں ٹھہراؤ گے' تم مسلمانوں کی کتاب قرآن اپنے بچوں کو نہیں سکھاؤ گے' کہ کل کو مسلمانوں سے لڑو' تم مسلمانوں کی طرح پگڑیاں نہیں پہنو گے' تم مسلمانوں کی طرح لباس نہیں پہنو گے' تمہاری عبادت کی آوازیں' شرک کی آوازیں یہاں سے باہر نہیں آئیں گی' یہ زمین اللہ کی ہے۔

اللہ نے تمہیں زمین کا وارث کیوں بنایا؟

''اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ ۙ یُوْرِثُھَا'' یہ زمین سیاست دانوں کی بعد میں ہے' پاکستان بنانے والوں کی بعد میں ہے' یہ زمین پہلے کس کی ہے؟ اللہ کی۔

قرآن کی آیت ''اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ ۙ یُوْرِثُھَا''

اللہ نے تمہیں وارث بنایا کیوں وارث بنایا؟ کہ یہاں پر میرا نظام نافذ کرو' وحدانیت کا ڈنکا بجاؤ' توحید کا علم بلند کرو' شرک بت پرستی کو رسول اللہ ﷺ مٹانے آئے ہیں بڑھانے نہیں آئے، ہم کس کی ملت کے پیروکار ہیں'' سُنَّتَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا'' ابراہیم علیہ السلام کے ملت کے ''مِلَّتَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا''

ابراہیم علیہ السلام بت شکن تھے بت خانوں میں جا کر بتوں کو توڑا تھا، اس سنت پر عمل کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا بتوں کو توڑو اور توڑتے ہوئے نعرے لگاؤ:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱

حق آ گیا باطل چلا گیا حق غالب آ کر رہے گا۔ (سورہ بنی اسرائیل:۸۱)

سیاسی لیڈروں کو چیلنج

خدارا قرآن کی تشریحات نہیں کرو' چیلنج کرتا ہوں ان تمام لیڈروں کو جنہوں نے ایسی باتیں کی ہیں کہ کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں' کسی بھی فورم پر' کسی بھی چینل پر' کسی بھی اسٹیج پر آپ کے ساتھ قرآن و حدیث سے ان شاء اللہ مناظرہ کروں گا۔

ہم آپ کو کھلی چھوٹ نہیں دیں گے' آپ نے سیاست کا تو بیڑا غرق کر دیا ہے' کرپشن میں تو آپ نے حدیں کراس کر دی ہیں' ملک کی معیشت کا آپ سب نے مل کر پہیہ جام کر دیا ہے' عوام کو آپس میں لڑا کر Dividend roll پر عمل کیا ہے جو Brithish کا فارمولا اور پالیسی تھی لیکن ہم مذہب میں مداخلت برداشت نہیں کریں گے تو اسلام کو باقی مذاہب پر فوقیت ہے' اسلام کو باقی مذاہب پر غلبہ ہے اسلام کو باقی مذاہب پر سرپرستی کا درجہ ہے، کچھ سمجھ میں بات آ رہی ہے اللہ کرے بات سمجھ میں آ جائے ہمیں۔

ایک وعدہ کرو دوستو! الحمدللہ! یہ وعدہ میں بھی کر چکا ہوں اور پھر کر رہا ہوں کہ اس منبر و محراب کی لاج رکھیں گے' اس مسجد کی لاج رکھیں گے' اللہ کی ربوبیت اور نبی ﷺ کی ناموس کی لاج رکھیں گے' ہماری پارٹی کا کوئی لیڈر بھی

اگر اسلام کے خلاف بات کرے گا، کھل کر مذمت کریں گے، کرو گے یا نہیں؟ ہاں کرو گے۔

قائد اعظم کے جملے کی تشریح

تو میں نے آپ کو قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اس جملہ کی تشریح کر دی جو انہوں نے پاکستان بننے کے بعد اپنی اسپیچ میں کہا تھا (You are free to go to Tamples) اس کا مطلب اب ہر آدمی جا کر اپنے عبادت خانے میں عبادت کرے ہم نے کسی کو روکا نہیں' میں ان سیاست دانوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ مندر کی مخالفت پر تم اتنے جوش میں آ گئے ہو، سب یک زبان ہو گئے ہو' معلوم ہوتا ہے اسلام اور لبرلز سب ایک ہو گئے ہیں، ایک پیج پر آ گئے ہیں۔

تم اس وقت کہاں تھے؟

تمہاری زبانیں اس وقت کیوں خاموش تھیں جب ''بابری مسجد'' کو شہید کیا گیا' تمہاری زبانیں اس وقت کیوں خاموش تھیں جب بابری مسجد کی جگہ ''Ayodhiya'' مندر بنایا گیا' تمہاری زبانیں اس وقت کیوں خاموش تھیں جب ''لال مسجد'' پر bombarmeht ہوئی' تمہاری زبانیں اس وقت کیوں خاموش تھیں کہ جب ''جامعہ حفصہ'' کے لیے عدالت نے آرڈر دے دیا بناؤ اب تک اس کو نہیں بنایا جا رہا' تمہاری زبانیں اس وقت کیوں خاموش تھیں کہ جب جامعہ حفصہ کا دانہ پانی بند کیا گیا' مسلمانوں پر جب ظلم ہوتا ہے تمہاری زبانیں خاموش ہوتی ہیں' بیت المقدس کو آئے دن سیل کیا جاتا ہے' آئے دن وہاں عورتوں کی عصمت دری ہوتی ہے' بیت المقدس میں اسرائیلی درندہ گھس کر مسلمانوں کو مارتا ہے' بیت المقدس مسلمانوں کے قبلہ اول پر لاٹھی چارج اور

شیلنگ کرتا ہے' کرتے ہیں یا نہیں؟ مزارات کی بے حرمتی ہوتی ہے' اس وقت تم لوگ جوش میں نہیں آتے ہو' ہندوؤں کے معاملے میں بہت جوش میں آتے ہو' سکھوں کے معاملے میں تمہاری انسانیت جاگ اٹھتی ہے، یاد رکھو! ہمارا ربّ اللہ ہے۔ ہم ابھی بھی یہ کہتے ہیں' اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہے' الحمدللہ۔

مسلمان مظلوم یا دہشت گرد

ہندوستان میں مسلمانوں کا حال دیکھو' مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کا حال دیکھو' فلسطین میں مسلمانوں کا حال دیکھو' بوسنیا میں مسلمانوں کا حال دیکھو' برما میں مسلمانوں کا حال دیکھو' شام میں اندلس میں مسلمانوں کا حال دیکھو' کچھ کا حال ہم آنکھوں سے دیکھ کر آئے ہیں۔

اگر محفوظ نہیں تو مسلمان محفوظ نہیں' فلسطین میں مسلمان مر رہا ہے' پھر بھی دہشت گرد ہے' کشمیر میں مسلمان پٹ رہا ہے' پھر بھی دہشت گرد ہے' برما میں مسلمانوں کو کاٹا جاتا ہے' پھر بھی دہشت گرد ہے' افغانستان کی سنگلاخ چٹانوں پر امریکا باون کتوں کے ساتھ حملہ کرتا ہے' پھر بھی مسلمان دہشت گرد ہے' برما میں مسلمان عورت کے ساتھ کیا نہیں ہوا؟ پھر بھی مسلمان دہشت گرد ہے' یہ اپنے دفاع کے لیے تلوار اٹھائے' کلاشن کوف اٹھائے تو یہ دہشت گرد ہے' شکوہ تو ان حکمرانوں سے ہے جو ان کے گھاٹ کا پانی پی کر آئے ہوئے ہیں' جو ان کی یونیورسٹیوں سے ڈگریاں لے کر آئے ہوئے ہیں، جن کے بچے آج بھی ان کی یونیورسٹیز میں پڑھ رہے ہیں' جن کے کاروبار' آف شور کمپنیاں وہاں موجود ہیں' جنہوں نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے معاہدے کر رکھے ہیں' یہ ان کے خلاف بولیں گے۔

کیا پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں؟

اسی لیے میرے دوستو! اسلام کو اللہ نے اسی لیے ہمارے لیے بھیجا کہ یہ غالب آئے گا کیا آئے گا؟ غالب آئے گا، اب پاکستان میں کسی مندر کو نہیں توڑا گیا، بننے کے بعد سے اب تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ مندر کیوں بنا ہے؟ اس کو گرادو، یہ ہندو کیوں عبادت کر رہے ہیں، شرک کر رہے ہیں آئندہ نہ کریں کہا ہے' عیسائیوں کو کسی نے نہیں روکا' اقلیتوں نے نہیں کہا کہ ہمیں تحفظ نہیں' ان کو فکر ہے' بولو جی! اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں' یہ اقلیتیں محفوظ نہیں کس کو کہتے ہیں؟ یعنی اقلیتوں نے خود یہ نہیں کہا بلکہ سیکولر سول سوسائٹی کے لوگ آ گئے' یہ اقلیتیں پاکستان میں محفوظ نہیں' انہوں نے نہیں کہا' ہندو نے مطالبہ نہیں کیا کہ ہمیں مندر چاہیے' یہ لوگ کہہ رہے ہیں اب تو سمجھ جاؤ Comman sense کی باتیں بتا رہا ہوں' قرآن وسنت بتا رہا ہوں' ریفرنس کے ساتھ بتا رہا ہوں' مثالیں دے کر سمجھا رہا ہوں' اب تو یہ بند دریچہ کھول دو اب تو یہ بند کھڑکیاں کھول دو' اب تو اس دل کا سیل و زنگ صاف کر دو' اب تو علماء سے محبت کر لو' علماء کی باتوں کو سمجھ لو' اب تو ان سیاست دانوں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہو۔ایک مسلمان کے لیے جب قرآن و حدیث' اللہ اور اس کے رسول کی بات آجاتی ہے' اس کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس لیے آج کے موضوع کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کو اللہ نے سارے ادیان پر فوقیت دی ہے۔

دو قومی نظریہ اور پاکستان

موصوف جو کہنا چاہ رہے تھے شاید یہ کہنا چاہ رہے ہوں گے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں یہ فرمایا تھا" لَافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى

عَجَمِيٍّ"۔

کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں' کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں' کسی قریشی کو غیر قریشی پر فضیلت نہیں' کہنا یہ چاہ رہے تھے موصوف شاید' لیکن یہ کہہ بیٹھے کہ کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت نہیں' تو یاد رہے پاکستان دوقومی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا اور دوقومی نظریہ یہ تھا کہ مسلمانوں کے اور ہندوؤں کے نظریات و عقائد الگ ہیں، یہ ایک ٹکڑے میں نہیں رہ سکتے' اس لیے ایک الگ خطہ ہونا چاہیے' جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ عبادت کر سکیں' جہاں اللہ کے نظام کو نافذ کیا جاسکے، تو آپ اس ریاست پاکستان کی روح کو نہیں سمجھ رہے، اگر آپ کو اس کی Historey کا معلوم ہوتا' partihon کے وقت جو قربانیاں دی گئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہوتیں، آپ کے آباؤاجداد انگریز کی غلامی نہ کرتے تو شاید آپ کو یہ بات سمجھ میں آجاتی۔

اسلام غالب آئے گا

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ الصف:۹)

اسلام غالب آ کر رہے گا' اللہ کے نور کو یہ کبھی اپنی پھونکوں سے بجھا نہ پائیں گے اسلام کو اللہ نے غلبہ کے لیے بھیجا ہے، ان کو یہ باتیں جتنی بھی بری لگیں پاکستان میں اقلیتوں کے تحفظ کا ہم خیال رکھیں گے' ان کی پہلے سے بنی ہوئی عبادت گاہیں برقرار رہیں گی لیکن بغیر ضرورت کے اپنی طرف سے ان کو زمین دینا' بیت المال سے کروڑ روپے دینا' بغیر ضرورت یہ مندر بنانا' یہ شرطیں اور ان کے حق میں احتجاج کرنا' Protests ریکارڈ کروانا' علماء کے خلاف زبان

درازیاں کرنا یہ تمہاری دین بیزاری کا ثبوت ہے' تم اپنے ان آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے یہ کام کر رہے ہو لیکن مسلمان ان شاء اللہ گزشتہ سازشوں کی طرح اس سازش میں بھی آپ کو ناکام کریں گے، آپ کو منہ کی کھانا پڑے گی، آپ ذلیل و رُسوا ہوں گے' ان شاء اللہ اسلام غالب آئے گا' اسلام والے غالب آئیں گے' ایک دن ان شاء اللہ دنیا دیکھے گی' یہ سورج طلوع ہوگا اس ملک میں اسلام کا نظام نافذ ہوگا۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ بل

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....موضوعِ سخن دو چیزیں۔
- .....تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ بل کی حقیقت۔
- .....گستاخانہ لٹریچر پر پابندی۔
- .....تحفظِ اسلام بل کے مخالف کون؟
- ..... ہمارا مطالبہ کیا ہے
- .....قاضی کا فیصلہ یا غازی کا فیصلہ۔
- .....توہین عدالت اور توہین رسالت۔
- ..... نیا قانون بنانے کی ضرورت کیوں؟
- .....دعوتِ فکر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۵۷ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۵۸

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آج پاکستان کے حساب سے 9 ذی الحجہ یوم عرفہ کا دن ہے اس دن کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت پر گزشتہ جمعہ میں اور درسوں میں تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔

موضوع سُخن دو چیزیں

آج دو چیزیں میرے موضوع کا محور اور مطلوب ہے ایک یہ کہ تحفظ بنیاد اسلام ایک بل پنجاب اسمبلی میں پاس ہوا ہے اور گورنر پنجاب کے دستخط کے لیے بھیجا گیا اس بل پر کچھ لوگوں کی چیخیں نکلیں اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف منفی پروپیگنڈا کیا تو ہم اس پر بات کریں گے کہ تحفظ بنیاد اسلام بل ہے کیا؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کو واضح کیا جائے گا۔

دوسری چیز جو آج کے موضوع کا محور ہے کہ پشاور کی ایک مقامی عدالت میں خالد نامی ایک نوجوان نے گستاخ رسول کو جج کے سامنے ٹھکانے لگایا اس پر بھی کچھ لبرلز' سیکولرز کے تبصرے آرہے ہیں کہ جی قانون کو ہاتھ میں لینا جرم ہے ان دونوں پر قرآن و حدیث کی روشنی میں بات کی جائے گی۔

مومن کی نشانی

قرآن کریم کی ایک آیت ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (سورۃ البقرۃ:۱۶۵)

ایمان والے اللہ کی محبت میں پکے ہوتے ہیں' ان کے دل میں سب سے

زیادہ جس کی محبت ہوتی ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ہے، اس محبت پر کبھی وہ کمپرومائز نہیں کرتے ہیں، کبھی سمجھوتہ نہیں کرتے، ان کا Talrance lvel اور ان کی قوت برداشت یہاں پر جواب دے دیتی ہے، جب اللہ کی توہین ہوتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی ہے، جب قرآن کی توہین ہوتی ہے، جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کی توہین ہوتی ہے، جب مسجد، مدرسہ، خانقاہ، ڈاڑھی، پگڑی کی توہین ہوتی ہے تو کمزور سے کمزور عمل والا مسلمان بھی یہاں پر جوش میں آجاتا ہے اور یہ مومن کی نشانی ہے۔

تحفظ بنیاد ایکٹ بل ہے کیا؟

پہلے میں تحفظ بنیاد اسلام بل ایکٹ پر روشنی ڈالتا ہوں کہ یہ بل ہے کیا؟ اس کے نام سے ہی آپ کو پتا چل جائے گا کہ اسلام کی بنیادوں کو تحفظ دو، اسلام کی بیسک کو Protection دو، اسلام کی بنیاد کو مضبوط کرو، بھائی جب آدمی بلڈنگ بناتا ہے یہاں تو سات منزلہ بنتی ہے جو ہائی Haghi rise Bildings ہوتی ہیں، تیس منزلہ، چالیس منزلہ، دبئی میں ایک سو چالیس منزلہ تو ان کا سارا فوکس بنیاد پر ہوتا ہے کہ فاؤنڈیشن مضبوط ہو تو جتنی چاہے آپ اس پر چھتیں ڈال دو، خطرہ نہیں ہے، لیکن خدانخواستہ اگر بنیاد کمزور ہوگی، جیسے ہمارے کراچی لیاری میں اللہ کے فضل سے بلڈنگیں رُکی ہوئی ہیں، ورنہ جس طرح بعض بلڈرز کام کرتے ہیں اللہ کی قدرت یاد آجاتی ہے۔

تو اسی طرح اسلام کی جو بنیاد ہے اس کو تحفظ دو، اس بل میں یہ لکھا ہے، کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں توہین برداشت نہیں کی جائے گی، اہل بیت کی شان میں توہین برداشت نہیں کی جائے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین

برداشت نہیں کی جائے گی۔

گستاخانہ لٹریچر اور مواد

وہ کتابیں وہ لٹریچر جس میں گستاخانہ مواد ہوگا، جو نفرت انگیز مواد پر مشتمل ہوگا اس پر پابندی لگادی جائے۔سو سے زائد کتابوں پر پابندی لگا دی گئی' Paragon' International Ling' Oxford' Cambrage' اکتیس پبلشرز پر پنجاب میں پابندی لگا دی گئی، کیونکہ اس میں کشمیر کو بھارت کا حصہ قرار دیا گیا' اس میں قائد اعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش غلط لکھی گئی' اس میں صحابہ کرام کی توہین کا پہلو تھا' اس میں اہل بیت اطہار کی توہین کا پہلو تھا' اس میں قرآن کریم کی حقانیت کو چیلنج کیا گیا تھا' اسی لیے سو سے زائد کتابوں پر اکتیس پبلشرز پر پابندی لگا دی گئی اور دس ہزار کتب کو verification اور جانچ پڑتال کے لیے محکمہ تعلیم کے پاس بھیج دیا گیا کہ اس کی نشاندہی کریں کہ اس میں کون سا مواد قابل گرفت ہے، تو اس بل میں یہ چیزیں تھیں اور کہا گیا جو بھی ایسی کتاب چھاپے گا جس میں نفرت انگیز مواد ہو' جس میں رسول کریم ﷺ کی گستاخی ہو' جس میں صحابہ کرام کی گستاخی ہو' ہر صحابی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا ضروری ہوگا' محمد الرسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاتم النبیین لکھنا ضروری ہوگا جو بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا 5 سال قید یا 5 لاکھ جرمانہ یا کسی کو دونوں سزائیں بھی ایک ساتھ دی جاسکتی ہیں کہ 5 سال قید بھی گزارے اور 5 لاکھ جرمانہ بھی بھرے اور تعزیرات پاکستان ایکٹ بھی حرکت میں آئے گا اس کو مزید سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

تحفظ اسلام بل کے مخالف کون؟

اب آپ بتائیں کوئی مسلمان اس بل کی مخالفت کر سکتا ہے؟ اس بل کی مخالفت کا سوچ بھی سکتا ہے؟ اس بل کو کالا قانون یا ظلم یا انسانی حقوق کی خلاف ورزی یا آزادی اظہار رائے کے خلاف کہہ سکتا ہے؟ نہیں!

ہاں جس کا ایمان کمزور ہوگا' جس کے دل میں صحابہ کرام کی محبت نہیں ہوگی' جس کے دل میں رسول کریم ﷺ کی محبت اس کے ماں باپ' اولاد اور اہل وعیال سے زیادہ نہ ہوگی وہ تو اعتراض کرے گا مسلمان اعتراض نہیں کر سکتا۔

اسی لیے پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر حکومت اور اپوزیشن اراکین نے اتفاق رائے کے ساتھ اس بل کو منظور کیا، اس لیے کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے' یہ رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کا ملک ہے' اس ملک کے آئین کے اندر یہ بات Mintion ہے کہ قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنے گا' یہ بل پاس ہوگیا لیکن کچھ لوگوں کو تکلیف ہوئی' کچھ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ جی یہ بل ظلم ہے، ہم تمام صحابہ کرام کے ساتھ رضی اللہ عنہم نہیں لکھ سکتے' ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے رہیں گے' ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر' رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد تسلیم نہیں کرتے' ہم نعوذ باللہ! ام عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی نہیں مانتے۔

یہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا آج ان کا عقیدہ کھل کر سامنے آ گیا' آج ان کے دلوں کا نفاق ان کی زبان پر آ گیا' آج ساری دنیا کو پتہ چل گیا کہ ان کا عقیدہ کیا ہے' کھلے عام پریس کانفرنس کی' حکومت کو دھمکیاں دیں'

اداروں کو دھمکیاں دیں۔

ہمارا مطالبہ کیا ہے؟

تو ہم اس پر بات کر رہے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ خاتم النبیین لکھنا لازم ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

ہر صحابی کے ساتھ ہم رضی اللہ عنہ لکھیں گے اور کہیں گے، اس لیے کہ یہ اللہ نے کہا ہے:

''وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى'' تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا

''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ'' تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اللہ راضی ہوئے

''لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ'' بیعت رضوان میں چودہ سو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اپنی رضامندی کا اعلان اللہ نے کیا۔

صحابہ کو اللہ نے کہا: ''اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾''

صحابہ کو اللہ نے کہا: ''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾''

صحابہ کو اللہ نے کہا: ''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾''

صحابہ کو اللہ نے کہا: ''وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۚ﴿۴﴾''

''فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ''

صحابہ کے ایمان کو اللہ نے معیار ہمارے لیے بنایا، تو جو صحابہ کرام کے ساتھ رضی اللہ عنہ نہیں لکھے گا، جو تمام صحابہ کو صحابی تسلیم نہیں کرے گا وہ قرآن کی بہت سی آیتوں کا منکر ہو جائے گا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام حدیث کی روشنی میں

وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی نام لے کر ایک روایت میں نام ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اٹھے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم عطاء کر (قرآن کا)، حساب کا علم عطاء کر، اس کو عذاب سے بچا۔

جس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ جْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ

اے اللہ معاویہ کو ہدایت والا بنا، اس کو ہدایت کا منبع بنا، اس کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھا۔

اس صحابی کو جو صحابی نہیں مانتا جو اس صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ خود اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے نکال رہا ہے

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام قرآن کی روشنی میں

تیسری بات امی عائشہ رضی اللہ عنہا جن پر الزام لگا پاکدامنی کی گواہی رب کے قرآن نے دی، یوسف علیہ السلام پر الزام لگا گواہی بچے نے دی، حضرت مریم پر الزام لگا گواہی عیسی علیہ السلام بچے تھے، ماں کی گود میں تھے گواہی بچے نے دی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ، عفیفہ کائنات، صدیقہ کائنات امی عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا تو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ یہ لوگ یوں کیوں نہیں کہتے:

"سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ" یہ بہتان عظیم ہے تو جس امی عائشہ کی پاکدامنی کی گواہی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دی، جس امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح

آسمانوں پر کیا گیا، جس امی عائشہ پر جبرائیل کا بھی سلام آیا، رب کا بھی سلام آیا، جس امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر جبرائیل امین وحی لے کر اُترے اس کی پاکدامنی کو چیلنج کرنے والا ہم اُسے برداشت نہیں کرسکتے۔ اِس بل پر اعتراض وہ کرے گا جس کی بنیاد کمزور ہوگی، جس کی بنیادوں میں منافقت چھپی ہوئی ہوگی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام وشان

اور کہا ہم تینوں خلفاء کو نہیں مانتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر کبیرًا کہ کچھ لوگوں کو جنت کے باب الرّیان سے بلایا جائے گا، کچھ کو جنت کے دروازے "باب الصدقة" سے بلایا جائے گا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنت کے 8 دروازے ہیں کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہے جس کو آٹھوں دروازوں سے صدا لگے گی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہے اور میں یہ امید رکھتا ہوں وہ خوش قسمت انسان ابوبکر تو ہوگا، جس ابوبکر کو جنت کے ہر دروازے سے صدا ہو، جس ابوبکر کے بارے میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد نبوی کی طرف گھروں کی جو کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں سب کی کھڑکیاں بند کردو۔

"الا خوخة ابی بکرٍ" ابوبکر کی کھڑکی کو بند نہیں کرنا،

جس ابوبکر کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دو وزیر آسمانوں میں جبرائیل اور میکائیل ہیں، میرے دو وزیر زمین پر ابوبکر و عمر ہیں، جس ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال نچھاور کردیا، اپنی بیٹی نکاح میں دے دی۔ سب سے پہلے آقا کی دعوت پر لبیک کہنے والا تھا،

ہجرت میں سب سے پہلے ساتھ دینے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے مال نچھاور کرنے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے اپنی کنواری بیٹی آپ کے نکاح میں دینے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے آپ کی ناموس کی خاطر مار کھانے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے نبی کے مصلیٰ پر کھڑا ہونے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے نبی کے ممبر پر بیٹھنے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے نبی کریم ﷺ پر ہر طرح جان نچھاور کرنے والا ابوبکر تھا،
سب سے پہلے غار میں داخل ہونے والا ابوبکر،
سب سے پہلے مزار میں داخل ہونے والا ابوبکر،
سب سے پہلے جنت میں ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر آنے والا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

جو اس ابوبکر کی خلافت کے منکر ہیں ہم اُنہیں برداشت نہیں کر سکتے، یہ قرآن کا بھی انکار ہے اور حدیث کا بھی انکار ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام و شان

اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ کے بھی وہ منکر ہیں جس عمر کے بارے میں میرے نبی نے فرمایا میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا، جس کے بارے میں نبی نے فرمایا عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، جس عمر کے سلام لانے پر آسمان والے بھی خوش ہوئے، زمین والے بھی خوش ہوئے۔

جس عمر کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر کے اسلام لانے کے بعد ہم غالب ہی رہے، اسلام کی عزت بڑھتی ہی چلی گئی۔

جس عمر کے بارے میں غیر مسلم مؤرخ لکھتا ہے کہ اگر ایک عمر دوسرا پیدا

ہوجاتا دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوتا، اس عمر کی خلافت کے جو منکر ہیں ہم انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا مقام وشان

وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن کے عقد میں آقا نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیاں دی، فرمایا عثمان تجھ سے تو فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں فرمایا میری کئی بیٹیاں ہوتیں ایک ایک کا انتقال ہوتا رہتا میں ایک ایک عثمان کے عقد میں دیتا رہتا زمین پر اس سے زیادہ پاکدامن انسان فرشتوں نے بھی نہیں دیکھا اور انسانوں نے بھی نہیں دیکھا۔

میرے دوستو! اس بل کی مخالفت کرنے والے بدبختوں نے یہ باتیں کھلے عام کی ہیں، ہم بھی انکار کھلے عام کریں گے۔

حکومت سے ہمارا مطالبہ!

تو اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیں کہ تحفظ بنیاد اسلام بل پنجاب اسمبلی نے اتفاق رائے سے منظور کیا ہے، ہم پوری پنجاب اسمبلی کو Salute کرتے ہیں، مبارک باد کے مستحق ہیں اور گورنر پنجاب سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس پر دستخط کرے کسی کے Preshare میں نہ آئے۔

اداروں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس بات کی اُن سے باز پرس کریں اور سندھ اسمبلی میں، کے پی کے میں، بلوچستان میں اور گلگت بلتستان میں بھی اس بل کو منظور کیا جائے، تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ بل کو قانون کا حصہ بنایا جائے، آپ اتفاق کرتے ہیں! ظاہری بات ہے ایک مسلمان کے دل میں یہی تو جذبہ ہے مسلمان اسی پر جمع ہوسکتا ہے۔

خالد نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کردی

جب ناموس رسالت کی بات آتی ہے اور یہ پشاور میں مقامی عدالت میں خالد نامی غیرت مند نوجوان نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، ایک گستاخ رسول کو قتل کیا کچھ لوگوں کو اس پر بھی بڑی تکلیف ہے جی قانون کو ہاتھ میں لے لیا، کل بھی ایک چینل پر گفتگو کا موقعہ ملا تو وہاں بھی ہم نے یہ بات کی کہ مسلمان کے لیے سب سے زیادہ حساس چیز ناموس رسالت ہے اور اس گستاخ کی ویڈیو وائرل ہوئی ہے، اپنے آپ کو مسیح موعود کہتا ہے، اپنے آپ کو اس صدی کا مجدد کہتا ہے، اپنے آپ کو اس صدی کا پیغمبر کہتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے اور کہتا ہے مجھ پر الہامات ہوتے ہیں، مجھے اللہ نے یہ چیزیں بتائیں ہیں۔

قاضی کا فیصلہ یا غازی کا فیصلہ

آپ بتائیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر ''لاالہ الا اللہ'' کی بنیاد پر بننے والے پاکستان کے اندر، پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لا الہ الا اللہ''۔ اس پاکستان کے اندر جس بدبخت کا جب جی چاہے، جو جی میں چاہے اور جیسا جی چاہے بکواس کرتا رہے۔

یہ جو بات کی جاتی ہے کہ سزا دینا ریاست کا کام ہے، ہم مانتے ہیں، سزا دینا حکومت کا کام ہے ہم مانتے ہیں لیکن 2018ء میں اس کے خلاف FIR کاٹی گئی 2 سال ہوگئے، 2 سال میں پیشیاں ہورہی ہیں یہ اپنی ویڈیو وائرل کر رہا ہے، یہ گستاخیاں کر رہا ہے ہماری عدالتوں کو فیصلہ کرنے کی توفیق نہیں ہوتی، جب عدالتیں اپنا کام نہیں کریں گی، جب ریاستیں اپنا کام نہیں کریں گی، جب

قاضی کا قلم بک جائے گا تو پھر غازی کی تلوار فیصلہ کرے گی۔

لیڈر کی توہین برداشت نہیں

آپ کے سیاسی لیڈر کو گالی دیں آپ لڑنا شروع کر دیتے ہو، ٹی وی پر ان کے Talk shoo ہوتے ہیں جب ایک آدمی دوسری پارٹی کے لیڈر کو بُرا کہتا ہے تو وہ On the record،One air ، کیمرے کے سامنے کروڑوں لوگ دیکھ رہے ہیں وہ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں، ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہیں، اسمبلیوں میں ایک دوسرے پر کرسیاں ماری جاتی ہیں کہ ہم سے ہماری لیڈر کی توہین برداشت نہیں ہوئی، خدائے پاک کی قسم جس کے دل میں محمد الرسول اللہ ﷺ کی محبت جوش مارے گی وہ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔تمہارے ہزاروں لیڈر پاؤں کی ٹھوکر پر، جوتے کی نوک پر ہم محمد الرسول اللہ ﷺ کی گستاخی کو بھی برداشت نہیں کرسکتے، اور گستاخ کو بھی برداشت نہیں کرسکتے۔

توہین عدالت اور توہین رسالت

کوئی ذرا سی بات عدالت کے خلاف کر دے تو لوگ کہتے ہیں ناں کہ اس نے توہین عدالت کی، توہین عدالت تمہیں منظور نہیں اور توہین رسالت ہم منظور کرلیں؟ ہم برداشت کرلیں؟

اور اگر کوئی کسی ادارے کے خلاف بول دے اس کے لیے خصوصی عدالتیں قائم ہیں، فوجی عدالتیں قائم ہیں، ٹریبونل قائم ہیں، ان کے کیس جلدی حل ہوتے ہیں، اُنہیں سزا جلدی ملتی ہے، ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ شرعی عدالتیں قائم کریں، گستاخوں کے لیے الگ عدالتوں کو قائم کریں اس کے فیصلے سالوں میں نہیں، مہینوں میں نہیں دنوں کے اندر کیے جائیں۔

کیا عدالت کے فیصلے کا انتظار ہونا چاہیے؟

پاکستان بننے کے بعد سے اب تک کتنے گستاخوں نے گستاخی کی آپ نے کتنوں کو پھانسی پر چڑھایا؟

کچھ لوگ کہتے ہیں عدالت کے فیصلہ کا انتظار کر لیتے، 1999ء میں وجیہ الحسن نامی بدبخت نے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کے خلاف FIR کٹی لاہور کی سیشن عدالت نے اسے قتل کی سزا سنائی، پھر اس نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کی 2008ء میں لاہور ہوئی کورٹ نے بھی اس کو قتل کی سزا سنائی، گزشتہ سال اسی گورنمنٹ میں اسے رہا کر دیا گیا، آسیہ ملعونہ بدبخت نے میرے رسول کریم کی شان میں گستاخی کی، سیشن کورٹ نے فیصلہ سنایا، ہائی کورٹ نے فیصلہ سنایا، سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا، اس کے بعد پھر باہر کا پریشر آتا ہے، پھر اس کو ریلیز کر دیا جاتا ہے باہر کی دنیا یہ بدبخت اس کو بلاتے بھی ہیں اس کو ایوارڈ بھی دیتے ہیں، اس کو نوبل پرائز بھی دیتے ہیں، اس کو امن کے سفیر کا لقب بھی ملتا ہے اس کی تقاریر بھی ہوتی ہیں۔

ارے تم نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کو اپنا اشعار بنالیا؟ مجھے وہ بدبخت جواب دیں جو کہتے ہیں کہ عدالت کا فیصلہ کا انتظار ہونا چاہیے، آسیہ ملعونہ کے خلاف تو فیصلہ آچکا تھا کیوں ریلیز کیا، کیوں جانے دیا، وجیہ الحسن قادیانی کو کیوں جانے دیا، پیر عبد الشکور قادیانی بک سیلر کو کیوں جانے دیا، میں آپ کو سینکڑوں نام بتاسکتا ہوں عدالتوں نے فیصلے کیے، قتل کی سزائیں ملیں، اُن کے پریشر میں آکر چھوڑ دیا، تم اُن کے غلام ہوں گے، تم ان کی روحانی نسل ہوں گے، تم ان کی ٹکروں پر پلتے ہوں گے، تم آئی ایم ایف اور ولڈ بینک

سے مراعات لیتے ہوں گے ہم یہ سودے بازی نہیں کر سکتے۔

گستاخ رسول کو لگام دی جائے گی

دو سال سے کیس چلتا رہے، آپ کے باپ کو کوئی گالی دے فوراً لڑتے ہو، قتل کر دیتے ہو، مجھ سے برداشت نہیں ہوئی، ماں کو گالی دے مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ کائنات کی ماں کو ایک کتا گالی دے ہم برداشت کریں؟ محمد عربی ﷺ کی شان میں کارٹون آمیز خاکے شائع ہوں ہم برداشت کریں؟ سلمان رشدی ملعون قرآن کی ربوبیت کو، قرآن کو شیطانی آیات کا لقب دے ہم برداشت کریں، صحابہ کرام پر کوئی کتا جہاں چاہے بھونکتا رہے ہم برداشت کریں یہ مسلمانوں کا ملک ہیں سارے کتوں کو لگام دی جائے گی، سارے گستاخوں کو لگام دی جائے گی، خصوصی عدالتیں بنائی جائیں، شرعی عدالتیں بنائی جائیں اور مہینوں کے اندر ایسے گستاخوں کا فیصلہ ہو۔

خدارا حکمرانو! تم رسول اللہ ﷺ کو کیا چہرہ دکھاؤ گے؟ تھوڑا پریشر آیا اس گستاخ کو چھوڑ دیا، تھوڑا پریشر آیا اُس گستاخ کو چھوڑ دیا۔ ارے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤ نبی کی ناموس پر سودے بازی نہیں کرنا۔

یہ ریاست کا کام ہے

آپ کے گھر میں ایک چور آئے چوری کرنے اور آپ نے اس کو ڈنڈا مارا یا تھپڑ مارا یا آپ نے اس کو پکڑ لیا پولیس آکر یہ کہے گی آپ نے قانون ہاتھ میں کیوں لیا یہ تو حکومت کا کام تھا آپ انتظار کر کے بیٹھو، دیکھتے رہو آپ کا مال لوٹا جائے یا آپ کی عزت لوٹی جائے انتظار کر کے دیکھتے رہو، آپ برداشت کرو گے؟ اپنے بارے میں تو کوئی یہ نہیں کہتا، "Self Defnce"

کہتا ہے اپنی جان بچانے کے لیے اس نے قتل کیا ہے، اپنا مال بچانے کے لیے اس نے اسلحہ اٹھایا ہے وہ تو تمہیں جائز نظر آتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر کوئی اسلحہ اٹھائے وہ تمہیں ناجائز نظر آتا ہے؟

نیا قانون بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

پاکستان کے اندر لوگ کہتے ہیں پہلے سے قانون بنا ہوا ہے اس پر عمل درآمد ہوتا، تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ نیا قانون بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ پہلے سے قانون موجود ہے (A,B,C295) اس میں لکھا ہوا ہے توہین رسالت کے مجرم کو سزا دی جائے گی، پھانسی دی جائے گی کوئی دوسری سزا نہیں ہے۔ جن لوگوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی اُن میں سے ایک کو دی گئی ایک مجھے بتاؤ؟ اس لیے ان کے پروپیگنڈے میں نہ آؤ۔

گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۷﴾ (سورۃ الاحزاب:۵۷)

بیشک وہ لوگ جو تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو اللہ اُن پر لعنت کرے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ نے اُن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۔ (سورۃ التوبۃ:۶۵،۶۶)

فرمایا تم اللہ کا اس کی آیات کا اس کے رسول کا مذاق اڑاتے ہو، کوئی معذرت نہیں تم ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

گستاخی کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے مرتد فقہ حنفی میں واجب القتل ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

(سورۃ الانفال:۱۳)

جو اللہ اور اس رسول کی مخالفت کرے گا اللہ سخت پکڑنے والے ہیں۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

(سورۃ النساء:۱۱۵)

جو رسول کی مخالفت کرے گا ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے۔

گستاخانِ رسول کا قتل عام

رسول کریم ﷺ کے زمانے میں کعب بن اشرف یہودی تھا، نبی کریم کی شان میں اشعار پڑھتا تھا، گستاخی کیا کرتا تھا، مذمت کیا کرتا تھا آپ ﷺ نے محمد بن سلمہ کو بھیجا کہ جاؤ اس کو قتل کر دو۔

ابورافع یہودی تھا آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کی آپ نے عبداللہ بن عتیق کی سربراہی میں صحابہ کو بھیجا جاؤ اس کو قتل کرو۔

ابن خطل خود بھی گستاخی کیا کرتا تھا اور اپنی دو باندیوں سے بھی نبی ﷺ کی مذمت میں گانے کہلوایا کرتا تھا، جب مکہ فتح ہوا آپ نے فرمایا ابن خطل کو قتل کر دو لوگوں نے کہا:

مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَة"

وہ غلاف کعبہ کو پکڑ کر چمٹا ہوا ہے الگ نہیں ہوتا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''السارم المسلول علی شاتم الرسول '' ابن تیمیہ کی کتاب کا حوالہ دے رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا غلاف کعبہ کے ساتھ اس کو قتل کردو پھر فرمایا اس کو بھی اور جو اس کے کہنے پر اشعار پڑھتی تھیں اس کی دونوں باندیوں کو بھی قتل کردو۔

حویرس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کے حکم پر قتل کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا ﷺ کا حکم بیان کرتے ہیں: ''مَنْ سَبَّ نَبِيًّا''

جس نے نبی کو گالی دی قتل کیا جائے گا، جس نے صحابی کو گالی دی اس کو کوڑے مارے جائیں گے، یہ میں آپ کو حوالہ دے رہا ہوں۔

ایک نابینا صحابی تھے اس کی ایک باندی بہت خوبصورت تھی اس باندی سے اس کے دو بچے بھی تھے وہ نبی ﷺ کی شان میں ہجو، مذمت بیان کیا کرتی تھی اس صحابی نے اس کو کہا نبی ﷺ کی گستاخی نہ کرو نہیں مانی بہت سمجھایا وہ نہ مانی اِس نابینا صحابی نے اُس کو قتل کردیا صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس کا خون باطل ہے، اِس لیے کہ اِس نے میری شان میں گستاخی کی ہے۔

دعوت فکر

تو خدارا! اِن سے گزارش بھی ہے اور جو اس عمل کو غلط قرار دیتے ہیں اُن کے لیے میں نے آیات پیش کی ہیں حوالے دیئے ہیں، ان آیات کو پڑھو، سمجھو، ان حوالوں کو دیکھو اگر چاہتے ہو تو ہم سے رابطہ کرو یہ قرآن و حدیث کے

بالکل مطابق بات ہے، ہم پھر سے کہیں گے ایسا قانون تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ ضرور بنے اور اس پر عمل درآمد ضرور ہو، گستاخوں کو ریلیف نہ دیا جائے، گستاخوں کو ریلیز نہ کیا جائے، گستاخوں کے ساتھ رعایت نہ کی جائے دو دو، دس دس سال تک کیس نہ چلایا جائے، ایک دو مہینہ میں فیصلہ کیا جائے، کہتے ہیں اوپر سے پریشر ہے، غیرت مند اوپر صرف اللہ کو سمجھتا ہے، اوپر سے پریشر ہے، اوپر تو صرف اللہ ہے، حوض کوثر پر رسول کریم ﷺ کو چہرہ دکھانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں جتنے گستاخان اس دھرتی میں ہیں جہاں پر ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو نیست و نابود کرے اللہ اُن کو نشان عبرت بنائے (آمین)

انشاء اللہ ہم محمد عربی ﷺ کی ناموس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ڈویلپمنٹ ورکرز اتھارٹی بل کیا ہے؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ڈومیسٹک وائیلنس بل کی حقیقت اور اس کی شقیں۔
- خاندانی نظام قرآن وحدیث کی روشنی میں۔
- دین پر عمل کیسے ممکن بنایا جا سکتا ہے؟
- قوانینِ اسلام کے ساتھ ظلم کا بازار۔
- حیرت انگیز معلومات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ① ﴿سورۃ النساء:۱﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ○

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ ○ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگادو
کاخِ امراء کے درو دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوز یقیں سے
گنجشک کے فرومایہ کو شاہین سے لڑا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشے گندم کو جلا دو

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان حمید کی سورۃ النساء کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اور سرورِ کار دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی دو حدیثیں پیش کی ہیں آج کی تقریر اور بیان کا عنوان ڈومیسٹک وائلنس بل ہے۔

ڈومیسٹک بل کی حقیقت

گزشتہ دنوں سینیٹ کے اندر ایک بل پاس کیا اور بڑی عجلت میں جلد بازی میں پاس کیا گیا وہ بل خاندانی نظام سے متعلق ہے اس کا نام ہے "Domestic violence bill" جو گھریلو تشدد ہوتا ہے، وہ جسمانی ہو، جذباتی ہو، جنسی ہو، وہ معاشرتی ہو، وہ نفسیاتی ہو، تو قانون کے مطابق اس کے مرتکب افراد کو سزا دی جائے گی اور معاشرے کے اندر معاشرتی جرائم کا سدباب ہوجائے گا بظاہر تو یہ بڑے خوش نما الفاظ ہیں خوبصورت ہیں اس میں

بڑی Aitrocition ہے کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ کوئی شوہر بیوی پر ظلم نہیں کرے گا کوئی باپ بیٹے پر تشدد نہیں کرے گا معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا لیکن اس کے اندر اتنی خطرناک چیزیں ہیں جو ہمارے اسلام سے، ہمارے آئین سے، ہماری معاشرتی اقدار سے، ہمارے مشرقی کلچر سے بالکل الگ ہیں اور متصادم ہیں، گویا کہ خوش نما نعروں کی آڑ میں این جی اوز کا ایجنڈا مسلط کیا جارہا ہے، ریاست مدینہ کے اندر مغربی نظام کو Implement کیا جارہا ہے۔

ڈومیسٹک بل کی مختصر شقیں

میں آپ کو کچھ مختصر چیزیں بتاؤں کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کی پٹائی کرے گا یا اسکو یوں کہے گا کہ میں تمہاری پٹائی کروں گا تو اس بیٹے کو کو عدالت میں باپ کے خلاف جانے کا حق ہوگا، اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو یوں کہہ دے کہ میں تجھے طلاق دوں گا دھمکی دے تو بیوی شوہر کے خلاف عدالت میں چلی جائے گی، اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو یوں کہہ دے کہ میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں تو یہ اظہار بھی ذہنی تشدد سمجھا جائے گا اور شوہر کے خلاف کیس ہوجائے گا، اگر کوئی بیٹی اپنی مرضی سے کچھ بھی کرے اپنے بوائے فرینڈز سے تعلقات قائم کرے باپ روک ٹوک نہیں کرسکتا ہے کہتے ہیں کہ یہ اس کی Privoce ہے، یہ اس کے پرسنل معاملات ہیں، اس میں باپ کو یا ماں کو مداخلت کا کوئی حق نہیں، اور اگر باپ نے بیٹے کی پٹائی کی یا شوہر نے بیوی کو طلاق کی دھمکی دی، باپ نے بیٹی کو غلط کاموں سے روکا ٹوکا تو تین سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ اس کو بھرنا پڑے گا اور ایک لاکھ جرمانہ بھرنے کی

صورت میں تین سال مزید قید کاٹنی پڑے گی یہ بل کہاں پاس ہوا؟ پاکستان میں، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں، کہاں پاس ہوا؟ سینیٹ میں، کسی نے پیش کیا حکومت کی وزیر ڈاکٹر شیری مزاری نے، اس کی تائید اپوزیشن نے بھی کی، ویسے تو حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے کے خلاف ہیں، فرینڈلی فائرنگ بھی کرتے ہیں، برا بھی کہتے ہیں لیکن اسلام کے خلاف یہ دونوں ایک پیج پر آجاتے ہیں، حکومتی اراکین کے ساتھ ساتھ p.p پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نے بھی اس بل کی حمایت کی ہے اور اس بل کی مخالفت کرنے والے جماعت اسلامی کے سینیٹر ڈاکٹر مشتاق اور J.U.I جمعیت علماء اسلام کے سینیٹروں نے مخالفت کی یہ دو مذہبی اسلامی پارٹیوں نے مخالفت کی باقی سب نے حمایت کی، کس طرح ہمارے خاندانی نظام پر ضرب لگائی جارہی ہے، ویسے تو عدالتوں میں دس سال میں فیصلے نہیں ہوتے لیکن یہ چونکہ اسلام کے خلاف ہے، یہ چونکہ این جی اوز کا ایجنڈا ہے، یہ چونکہ IMF کا ایجنڈا ہے، یہ چونکہ ورلڈ بینک کو خوش کرنے کے لیے ہے، سات دن میں سماعت ہوگی اور نو دن میں فیصلہ بھی سنا دیا جائے گا۔ان کی پھرتیاں دیکھو اسلام کے خلاف مغرب کو خوش کرنے کے لیے یہ راتوں رات کام کرتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ سمجھ لیں کہ یہ جو بل تھا اس کا تعلق مذہب سے تھا، مذہبی معاملات تھے تو اس کو مذہبی کمیٹی میں علماء کے پاس بھیجنا چاہیے تھا، پھر اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل میں نہیں بھیجا اور اس کو بہت عجلت میں بہت جلد بازی کے ساتھ پیش بھی کیا گیا اور پاس بھی کیا گیا۔

خاندانی نظام قرآن سے سمجھیں

قرآن کریم نے معاشرے کو، خاندان کو، گھرانے کو، فرد کو، رشتوں کو، ایک اہمیت اور حیثیت دی۔ فرمایا

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً

(سورۂ نساء:۱)

اے لوگو! ڈرو اپنے ربّ سے جس نے تم کو ایک نفس حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور پھر ان سے ان کی بیوی اماں حوا کو پیدا کیا۔

اور پھر ان دونوں کے ملاپ اور اشتراک اور نکاح کے بندھن سے بہت سارے مردوں کو اور عورتوں کو پیدا کیا، خاندان وجود میں آگئے اور پھر ان رشتوں کے نبھانے میں اللہ سے ڈرو۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ①

(سورۂ نساء:۱)

اللہ دیکھ رہا ہے، میاں بیوی کا جھگڑا ہو رہا ہے غلطی کس کی ہے کوئی نہیں دیکھ رہا اللہ دیکھ رہا ہے، باپ بیٹے کا جھگڑا ہے کوئی جج نہیں کرسکتا اللہ دیکھ رہا ہے، بھائی کا بھائی کے ساتھ معاملہ ہے حق پر کون ہے کون نہیں، اللہ دیکھ رہا ہے پڑوسی کے ساتھ تنازع ہے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا اللہ دیکھ رہا ہے، قیامت کے دن حقوق کا ترازو لگے گا، حقوق کا Balance لگے گا، شریعت نے معاملات کو بڑا Focus کیا بڑی Value دی، تو قرآن کریم میں چھبیس پارے

میں سورۃ الحجرات میں یوں فرمایا:

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا (سورۂ حجرات: ۱۳)

ہم نے تمہیں قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

تا کہ introdaction آسانی سے ہوجائے کہ بھئی انسانوں میں اور جانوروں میں کیا فرق ہے، جانوروں میں رشتے ہوتے ہیں؟ گدھے کا باپ ہوتا ہے، گدھے کا چچا ہوتا ہے؟ بندر کا ماموں ہوتا ہے؟ اونٹ کی خالہ ہوتی ہے؟ بکری کا بھتیجا ہوتا ہے؟ مرغی کا بھانجا ہوتا ہے؟ نہیں ہوتا اور انسانوں میں مغرب جو معاشرہ کا انکار کرتا ہے، وہ کہتا ہے۔

Women Just Like buses ۔عورت بسوں کی طرح ہوتی ہے آدھی اپنے پارٹنر کو بھی Shar کرسکتا ہے، وہاں بیوی کو پتا نہیں ہوتا کہ شوہر کہاں ہے اور شوہر کو پتا نہیں ہوتا کہ بیوی صاحبہ کہاں ہے، کوئی ایک دوسرے سے پوچھ نہیں سکتا، ان کو اکثر باپ کا پتا نہیں ہوتا، چچا کا پتا نہیں ہوتا لیکن مسلمان اس کو پتا ہوتا ہے کہ یہ میرا باپ ہے، یہ میرا چچا ہے، یہ میرا نانا ہے، یہ میرا پر دادا ہے، یہ میری نانی ہے، یہ میرا ماموں ہے، یہ میرا بھانجا ہے، یہ میرا بھتیجا ہے، یہ میرا چچا زادا بھائی ہے، یہ میری ممانی ہے، X Y Z ۔ اسلام کا Concept اور پرنسپلس ہے کہ رشتوں کو جانو پہچانو۔

حدیث میں آیا کہ تم کسی سے ملو تو نام پوچھ لو، مزید تعارف کے لیے والد کا نام پوچھ لو۔ مزید Introduction کے لیے قبیلے کا پوچھ لو" مِمَّنْ هُوَ"؟ اس سے ہوگا کیا؟ " اوسلو للموده "

محبت بڑھے گی آپ قریب آجائیں گے۔ خونی رشتوں کی وجہ سے، محبت

پیدا ہوگی ملک ایک ہونے کی وجہ سے، قوم ایک ہونے کی وجہ سے، زبان ایک ہونے کی وجہ سے، تہذیب ایک ہونے کی وجہ سے، نظریات اور افکار ایک ہونے کی وجہ سے، علاقہ اور پڑوس ایک ہونے کی وجہ سے، محبت بڑھے گی پروان چڑھے گی۔ تو اس بل کا نتیجہ جو نکلتا ہے وہ کیا ہے؟ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں یورپ نے طلاق کا Ractin کم کرنے کے لیے ایک قانون بنایا کہ جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو بیوی کے نام آدھی جائیداد کرنی پڑھے گی. نیت یہ تھی کہ اس ڈر سے لوگ طلاقیں دینا چھوڑ دیں گے، وہاں پہلے سے ہی شادی کا رواج کم تھا اس بل کے بعد لوگوں نے شادیاں کرنا ہی چھوڑ دی، بولا یار! شادی کی کیا Tension ہے کہ جب قانون آزادی دیتا ہے اپنے تعلقات استوار کرنے کا، خواہشات پوری کرنے کا، نہ جہیز دینا ہے نہ اس کو نان نفقہ دینا ہے، نہ اس کو گھر دینا ہے، نہ اولاد کی ٹینشن اور اگر غلطی سے طلاق دے دی تو آدھی جائیداد بھی دینی پڑے گی پہلے سے ہی شادیاں کم تھیں، پھر اس بل کی وجہ سے لوگوں نے شادی کرنا ہی چھوڑ دی تو مغرب کا جو حال ہوا ہے وہ آج ہم سب کے سامنے ہے، آج مغرب بھی پریشان ہے کہ ہم جنسی آزادی میں، مادر پدر آزادی میں، فری سوسائٹی میں، اتنا آگے بڑھ گئے کہ ہمارا معاشرہ Disbalance ہوگیا۔ It is time for super women to put back in her box.

وہ کہہ رہی ہے کہ ہماری عورت کو بھی اب حدود میں آنا چاہیے کچھ Limitation ہونی چاہیے کچھ Boundrees ہونی چاہیے کچھ حدود اور قیود ہونی چاہیے، کچھ پابندی ہونی چاہیے، وہ بھی پریشان ہیں وہ بھی واپس اسلام کی طرف آرہے ہیں۔

ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ ملک میں کیا ہورہا ہے، ہمیں صرف نعرے لگانے آتے ہیں، حالات پر گہری نظر ہو، حالات کا تجزیہ ہو مکمل Informotion ہو ہم دیکھیں کہ کیا ہورہا ہے اور کون کر رہا ہے؟ کیوں ہورہا ہے؟ کیسے ہورہا ہے؟

ڈومیسٹک بل باپ بیٹے کو دشمنی پر ابھارنا ہے

تو میں عرض کررہا تھا کہ اس بل میں یہ بھی ہے جو باپ بیٹے پر تشدد کرے گا۔ تشدّد تو غلط چیز ہے یہ تو ہم بھی کہتے ہیں، آپ پیار و محبت سے سمجھائیں آپ تنبیہ کریں اور ضرورت پڑنے پر تھپڑ لگا دیا تو اس سے بیٹے کے ادب میں اضافہ ہوگا، بھئی اسلام میں تو تنبیہ کے واسطے کوڑا کا حکم ہے، اگر غلطی سے ایسا کریں تو باپ جیل بھی جائے گا اور اس کے ہاتھ Tracker پہنایا جائے گا، ہر وقت یہ حکومت کی نظر میں ہوگا۔

ہر وقت وہ آپ کو دیکھیں گے۔ بھئی وہ اگر حقوق زوجیت ادا کر رہے ہونگے تب بھی وہ دیکھیں گے یعنی آپ Suspense دیکھو جو بیٹا باپ کے خلاف عدالت میں جائے اور باپ بیٹے کی وجہ سے جیل میں چلا جائے تین سال بعد جب وہ باپ واپس آئے گا تو بیٹے کا ماتھا چومے گا؟ بلکہ بیٹے کو گھر سے نکال دے گا بلکہ اس بل میں تو ہے کہ جس باپ نے خون پسینہ ایک کر کے گھر بنایا اسی کو گھر میں داخل ہونے پر پابندی۔

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطِ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ

اللہ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے

اس باپ کو آپ نے عضو معطل بنادیا۔ بھئی کوئی ملک سربراہ کے بغیر چل

سکتا ہے بولو؟ کوئی فیکٹری سربراہ کے بغیر چل سکتی ہے؟ کوئی مارکیٹ یونین کے بغیر چل سکتی ہے؟ کوئی ٹرین بغیر انجن کے یا انجن ڈرائیور کے بغیر چل سکتا ہے؟ تو گھر بغیر سربراہ کے کیسے چلے گا؟ جس گھر میں سربراہ نہ ہو وہ گھر تو رہائشی ہوٹل ہو جائے گا، جو آئے گا کمرہ بک کرائے گا چلا ئے گا۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ

مردوں کو عورتوں پر اللہ نے حکمرانی دی ہے ..... یہ آیت کدھر جائے گی

لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَة

مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی..... یہ آیت کدھر جائے گی

اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے..... یہ حکم کدھر جائے گا۔

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ

اللہ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے..... یہ حکم کہاں جائیگا۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے تم سے تمہاری رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا..... یہ حدیث کہاں جائے گی۔

لبرلز طبقہ کا معاون کون؟

ان لبرلز کو اور اسلام بے زار لوگوں کو قرآن اور حدیث کا پتہ ہی نہیں ہے بس مغرب سے پڑھ کر آتے ہیں، ان کی طرف سے ایجنڈا آتا ہے، اس کو پورا کرنے کے لیے تن من دھن کی بازی لگادیتے ہیں اور الیکشن میں ان کے لیے نعرے آپ لگاتے ہو۔ پوسٹر آپ لگاتے ہو، پمفلٹ آپ لگاتے ہو، کارنرز

میٹنگ آپ کرتے ہو، ان کو چندہ اور Donation آپ دیتے ہو، ان کے نشان پر ٹھپہ اور مہر آپ لگاتے ہو، کتنا ظلم ہورہا ہے ناراض نہیں ہونا مگر جو حق ہے وہ تو کہنا پڑے گا، اس وقت ہمیں مولوی کی بات سمجھ میں نہیں آتی، مولوی جیسا بھی ہے جو کہتا ہے ممبر پر بیٹھ کر کہتا ہے جیسا بھی ہے ان سے اچھا ہے، آپ ایک مولوی کو صحابی کی نظر سے نہ دیکھو، تابعی کی نظر سے نہ دیکھو، جنید بغدادی کی نظر سے نہ دیکھو، یہ مولوی ان کی طرح نہیں ہوسکتے ہیں لیکن ان حکمرانوں سے ہزار درجے اچھے ہیں کیا میں غلط کہہ رہا ہو؟ (اللہ اکبر کبیرا)

تمہارے قوانین اچھے اور اسلامی قوانین کچھ نہیں؟

بھائی آپ جہاز میں جاتے ہیں کہتے ہیں بھائی کرونا ہے، کہتے ہیں سول ایوی ایشن کے مطابق کرونا کی وجہ سے جہاز میں کھانا نہیں دیا جاتا، ٹھیک ہے سگریٹ نوشی بشمول الیکٹرک سگریٹ allow نہیں ہے، جہاز ٹیک آف کرنے لگے تو موبائل فون یا Digital device استعمال کرنا allow نہیں ہے۔ چلتے ہوئے جہاز میں دوڑنا یا بھاگنا allow نہیں ہے۔ ماسک ہٹانا allow نہیں ہے۔ پائلٹ کے کیبن میں جانا allow نہیں ہے۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں یار یہ لوگ کھانے سے روک رہے ہیں، اور یہ موبائل کے استعمال سے روک رہے ہیں، اور یہ چلنے پھرنے سے روک رہے ہیں، وہاں تو آپ کہتے ہیں رولز ہیں۔ جو گورنمنٹ کے ادارے ہوتے ہیں ان کی جو جگہ ہوتی ہے وہاں کوئی بغیر شناختی کارڈ کے جاسکتا ہے؟ اب بولو کہ یہ کیسا ظلم ہے انسانی حقوق کے لیے ہر آدمی کو وہاں جانا چاہیے تو کہتے ہیں کہ Security risk ہے، ہماری پرائیویسی ہے ہمارے کچھ Rules ہیں لیکن جب اسلام کے Rules کی بات آتی ہے تو

ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے، آپ بات سمجھ رہے ہیں؟ جس نے کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس نے یہ Agreement sain کیا، اس نے یہ Contract کیا، معاہدہ کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے آگے اپنی گردن جھکاؤں گا، Surrender کروں گا، کہ شراب نہیں پیئی، نہیں پیوں گا، زنا نہیں کرنا نہیں کروں گا، رشوت نہیں لینی نہیں لوں گا، سود کا لین دین نہیں کروں گا، نماز نہیں چھوڑنی نہیں چھوڑوں گا، کسی کا مال غضب نہیں کرنا نہیں کروں گا، جھوٹ نہیں بولنا نہیں بولوں گا۔ فلاں سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہیں کروں گا۔ ان سے نکاح ہوسکتا ہے کروں گا اسلام کے Rules کو ہم مانیں گے۔ تمہارے مسلط کیے ہوئے رولز اگر قرآن و حدیث کے مطابق ہیں تو ہمارے سر آنکھوں پر۔ تمہارے مسلط کیسے ہوئے رولز، قانون، آئین، اگر قرآن و حدیث کے خلاف ہوں تو ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے، میں غلط تو نہیں کہہ رہا، میں جذباتی باتیں تو نہیں کر رہا؟ میں آپ کو سمجھا کر بتا رہا ہوں اس لیے سمجھو اپنے دوست اور دشمن کو پہچانو۔ اسمبلیوں میں اگر علماء نہیں ہوں گے تو یہ ہوگا، اگر اسمبلیوں میں دین دار لوگ نہیں ہوں گے تو یہ ہوگا، عوام کا تعلق علماء سے نہیں ہوگا تو یہ ہوگا۔ اللہ اکبر کبیرا۔

گھریلو نظام قرآن کریم سے سیکھیں

قرآن تو یہ کہتا ہے میاں بیوی میں جھگڑا ہوجائے، انسان ہے ہو جاتا ہے اونچ نیچ ہو جاتی ہے تو قرآن کہتا ہے: ''فَعِظُوْهُنَّ'' عورت کو سمجھاؤ وعظ اور نصیحت کرو۔ اگر وہ پھر بھی نہیں مانتی تو ''وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ'' گھر نہیں بستر الگ کرلو۔ کچھ دن کے بعد وہ نہیں سمجھتی۔'' وَاضْرِبُوْهُنَّ'' ہلکی پھلکی مار

کرو۔

فرمایا ایسی مار جس سے نشان نہ پڑے، چہرے پر نہ مارو، بلکہ حدیث میں آیا: ''لَنْ يَّضْرِبَ خِيَارُكُمْ'' جو تم میں بہتر ہوگا وہ نہیں مارے گا، گویا کہ اسلام نے مارنے کو نا پسند کیا ہے، مار پیٹ سے منع کیا، ہے روکے ٹوکے اور فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے اچھا معاملہ کرتا ہوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو مسکراتے چہرے کے ساتھ آتے اور گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے، گھر میں آکر آپ سب کے ساتھ گھل مل جاتے۔ ''اچھا بھئی اس کا کیا ہوا، اس کی بکری کا کیا ہوا، دنیا کی باتیں کرتے ہمارا دل بہلانے اور ہمارا دل لبھانے کے لیے نرم نرم فرمایا جو نرمی سے محروم رہا وہ ساری بھلائیوں سے محروم رہا''۔

تو اسلام یہ کہتا ہے کہ ہم مانتے ہیں تشدد نہیں کرنا چاہیے لیکن جو تم بل لا رہے ہو اور اس کے پیچھے جو تمہارے عزائم ہیں، جو تمہاری سازشیں ہیں، وہ بھی ہمیں نظر آرہی ہیں، ہم اتنے بھولے اور سادے نہیں ہیں۔

اِتَّقُوْا فَرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے پاس فراست ایمانی ہوتی ہے، ایمان کا نور ہوتا ہے، تقوٰی کی روشنی ہوتی ہے، Impiement ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① (سورہ نساء:۱)

اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے پھر بھی اگر میاں بیوی کی نہیں بنتی تو شریعت نے مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے، آپ کہتے ہیں کہ کسی نے اگر طلاق دی تو وہ جیل

جائے گا، اللہ نے اس کو طلاق کا حق دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں جیل جائے گا، بات سمجھ آرہی ہے۔

شریعت نے کہا میاں بیوی کی بات نہ بنے تو'' فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا '' (سورہ نساء:۳۵)

ایک آدمی شوہر کے خاندان کا سنجیدہ، ایک آدمی بیوی کے خاندان کا سنجیدہ دونوں میٹنگ کریں، ثالث بنیں، جج بنیں، منصف بنیں اور مسئلہ حل کریں اور تصفیہ کے لیے اور جھگڑا اور Clash کو ختم کرنے کے لیے میاں کو سمجھائیں، بیوی کو سمجھائیں۔

اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ (سورہ نساء:۳۵)

اگر ان کی نیت جوڑ اور اصلاح کی ہے تو اللہ جوڑ پیدا کرے گا۔

تو لوگوں نے اس بل میں ''Domestic violence'' بل میں ڈائریکٹ عدالت اور حکومت کو اختیار دیا ہے صلح کا Option ہی نہیں ہے، بس بیوی کو اعتراض ہو تو وہ تھانے چلی جائے، عدالت چلی جائے اور فوراً قانون حرکت میں آئے گا۔ ''سات'' روز میں سماعت اور'' نو'' روز میں فیصلہ کیا جائے، یہ اسلام کے خلاف نہیں ہے؟ اللہ اکبر کبیرا۔

دین پر عمل کیسے ہوگا؟

اس لیے میرے دوستو، بھائیو، بزرگو!۔ اسلام اور اسلامی تعلیمات پر ہم نے عمل کرنا ہے۔ عمل کب ہوگا؟ جب ہمیں پتا ہوگا پتا کب ہوگا جب ہم علماء کے قریب آئیں گے۔ 'جمعہ' میں بیان سنیں گے، تعلیم کے حلقوں میں بیٹھیں گے۔ تبلیغ میں جائیں گے، درس میں بیٹھیں گے، دینی مجالس اور دینی مذہبی

پروگراموں میں جائیں گے، دینی کتابیں پڑھیں گے، احادیث کو دیکھیں گے تو ہمیں دین کا پتہ ہوگا ورنہ تو ہم دین سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ قرآن کریم نے اس لیے مسلمانوں کو کہا۔

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

تمہارے وہ حاکم جو دین دار ہیں، جو اہل علم ہیں، ان کی بات مانو اگر ان حکمرانوں کا حاکموں کا ارباب اختیار کا کوئی حکم اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے ٹکرائے تو ان کی وہ بات ہرگز نہیں مانو، بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت، علماء کی ایک بڑی جماعت جس بات پر متفق ہوجائے اس بات کو مانو۔

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿۱۱۵﴾

جو رسول کی مخالفت کرے ہدایت واضح ہوجانے کے بعد اور مومنوں کے راستے سے ہٹ کر چلے۔

علماء نے آقا ﷺ کی حدیث سے استنباط کیا کہ اللہ میری امت کے اکثر علماء کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

نوجوان علماء اور ام مؤمنین کے بھی راستے سے ہٹ کر چلے اللہ کہہ رہا ہے کہ ہم انہیں کافروں کی طرف پھیر کر جہنم میں داخل کریں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔

وَمَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ۟ وَمَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا ۚ

اور وہ جو رسول تمہیں دیں اور وہ جس سے رسول تمہیں روکیں اس سے رُک جاؤ۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے جو آئین ہیں اس میں جو سپریم کونسل سپریم لاء ہے وہ قرآن اور سنت کے مطابق ہو قرآن اور سنت کہ علاوہ کوئی فیصلہ آئین کا حق نہیں بنے گا۔ اس قانون کی شق نمبر 35 میں یہ بات ہے کہ خاندانی نظام کا تحفظ کیا جائے گا یہ اس خاندانی نظام کو مٹانے کے درپے ہیں جیسا کہ یورپ میں ہورہا ہے ہم بھی وہی کررہے ہیں۔

حیرت انگیز معلومات

آپ کو پتا ہے کس طرح غیر مسلم مسلمان بچوں کی ذہن سازی کر رہے ہیں؟ ذہن خراب کر رہے ہیں؟ چھوٹے چھوٹے بچے جب ان کے اسکولوں میں جاتے ہیں جو کرسچین کے اسکول ہیں عیسائی مشینریز ہیں۔ تو وہ پتا ہے کیا کرتے ہیں؟ چھوٹے چھوٹے بچے ڈھائی سال تین سال کے بچوں کو کہتے ہیں اللہ سے ٹافی مانگو، اے اللہ ٹافی دے دو۔ ٹافی نہیں آتی پھر کہتے ہیں۔

چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں تو پکار کر کہتے ہیں اے یسوع مسیح! ٹافی دے دو اوپر سے ٹافی آجاتی ہے۔ بچے کے ذہن میں کیا آرہا ہے کہ اللہ سے ٹافی مانگی نہیں ملی اور چیزز سے مانگی مل گئی۔

پھر بچوں کو ٹافیاں دیتے ہیں ان پر اللہ لکھا ہوتا ہے جب وہ کھاتے ہیں تو وہ میٹھی نہیں ہوتی اور جس ٹافی پر جیزز لکھا ہوتا ہے وہ میٹھی ہوتی ہے بچے کا کیا Concept develop ہورہا ہے کہ اللہ کے نام کی ٹافی میٹھی نہیں تھی اور جیزز کے نام کی ٹافی میٹھی تھی۔ پھر یہ بس میں جارہے ہوتے ہیں۔ بس رُک جائے

خراب ہو جائے تو سارے بچوں کو کہتے ہیں کہ بچوں دعا کرو اللہ سے کہ بس ٹھیک ہوجائے وہ دعا کرتے ہیں وہ بس کو اسٹاٹ نہیں کرتے پھر کہتے ہیں کہ بچوں دعا کرو اے جیز بس کو ٹھیک کریں Ignition میں چابی گھوما کر اسٹارٹ کردیتے ہیں بتائیں یہ کیا Concept بن رہا ہے۔

اسلام مخالفین کا تعاون کیا جارہا ہے

قرآن کریم میں تحریف ہوتی ہے قرآن کریم کے ترجموں میں تحریف ہوتی ہے، نسخے بدل دیے جاتے ہیں، قادیانیوں کو عبادت گاہیں بنا کردی جارہی ہیں غیر مسلموں سے فپلیپمٹ کیا جارہا ہے، اس بجٹ میں ایک سو اڑتیس ارب غالباً یا ایک ارب اڑتیس کروڑ روپے ہندوؤں کی مندر کے لیے، گرجا کے لیے، کلیسہ کے لیے، عبادت خانوں، آتش کدوں کے لیے، اس کی ریپرنگ مرمت اور تعمیر کے لیے، اس میں بجٹ مختص کیے گئے ایک ارب اڑتیس کروڑ اور مسجدوں کے لیے ایک روپیہ بھی نہیں ہے! ایک بھی نہیں بلکہ بعض ملکوں میں مسجد کا بل معاف ہے، گیس کا بل معاف ہے اور اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں معاف ہے؟ یہ کمیٹی والے بیٹھے ہوئے ہیں نہ لاکھوں روپے بل آتا ہے نا اور ٹی وی کا بل بھی آتا ہے ایک ٹی وی لگا لینا چاہیے نہ جب بل آرہا ہے یہ ہماری حالت ہے اللہ ہمیں عقل دے۔ اللہ ہم سب کو فہم دے، اللہ ہمیں علماء سے دینی حمیت دے اللہ ہمیں غیرت ایمانی دے۔

اللہ ہمیں علماء سے محبت دے، عقل و شعور دے اللہ ہمیں فہم و ادراک دے اللہ ہمیں سمجھ دے یہ دعا مانگو اللہ ہمیں ہدایت دے ہدایت کی دعا مانگو یہ کبھی رد نہیں ہوتی ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی، وہ یہ ہے کہ اے

اللہ! ہمیں ہدایت دے، اللہ مجھے ہدایت والے لوگوں کے ساتھ جوڑ دے' یہ دعا کبھی رد نہیں ہوگی' جتنا بھی گناہ گار مانگے گا یہ بھی رد نہیں ہوگی۔

چھوٹے موٹے گناہ اس سے ہو جائیں گے، کوتاہیاں ہو جائیں گی، غلطیاں ہوجائیں گی، خامیاں رہ جائیں گی، لیکن خاتمہ ایمان پر ہوگا تو آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہو، آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا حشر آخرت میں علماء اور انبیا کے ساتھ ہو، اس لیے ہمیشہ علماء کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں' اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اسلام مخالف پروپیگنڈا کیوں؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....تشویشناک دو تازہ واقعات۔
- ..... پاکستان میں ہونے والے واقعات کے دو اہم اسباب۔
- .....شریعت وطریقت کا تلازم۔
- .....جبری اسلامی بل کی حقیقت۔
- .....حجاب ترقی میں رکاوٹ نہیں۔
- ..... یہودی لابی کے تین ایجنڈے۔
- ..... یہودیوں کے پانچ ادارے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

و قال اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ (سورۂ توبہ:۱۱۹)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ○

(سورۂ کہف:۲۸)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ؟؟؟؟؟؟؟

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امرا کے درو دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوز یقیں سے
کنجشک کے فرومایہ کو شاہین سے لڑا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان حمید کی چند آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ کا ایک حصہ پیش کیا۔

دو واقعات گزشتہ دنوں سوشل میڈیا کی زینت بنے' وائرل ہوئے' اس کے ضمن میں قرآن و حدیث کی روشنی میں کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

تشویش ناک دو تازہ واقعات

ایک اہم واقعہ سندھ اسمبلی نے جبری اسلام بل کے عنوان سے ایک بل پیش بھی کیا اور پاس بھی کر وادیا اور قومی اسمبلی میں پورے ملک میں اس کو پاس کرنے کے لیے (Labing) ہو رہی ہے۔

دوسرا واقعہ یہ کہ ایک دانش مند یا تجزیہ نگار پرویز ہود بھائی نے پردے اور حجاب سے متعلق یہ اسٹیٹمنٹ دیا کہ آج کل کالج اور یونیورسٹی میں بغیر حجاب

کے شاذ و نادر نارمل ہی کوئی لڑکی نظر آتی ہے' اس کا مطلب تھا کہ برقعہ پہننے والی' حجاب پہن کر کالج' یونیورسٹی آنے والی نارمل لڑکی نہیں ہے' جب وہ نقاب اور برقعہ میں لپٹی ہوئی کلاس میں بیٹھتی ہے تو وہ کچھ الگ تھلگ نظر آتی ہے یعنی کہ پردہ اور حجاب اس کی تعلیم اور ترقی میں رکاوٹ ہے۔

پاکستان کی خصوصیت

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں، اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک میں، پاکستان کا مطلب کیا' لا الہ الا اللہ اس نظریہ والے ملک میں جس کی اکثریت 97 فیصد جس میں مسلمان ہیں' جس کا مملکتی مذہب آرٹیکل A2 کے مطابق اسلام ہے' جس کے نام میں بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے' وہاں پر ایسی باتیں ہوتی ہیں اور ایسے بل پیش ہوتے ہیں۔

وجہ کیا ہے؟

یہ کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ عناصر کیا ہیں؟ محرکات کیا ہیں؟ اسباب کیا ہیں؟ عوامل کیا ہیں؟ ریزن کیا ہے؟ (Factors) کیا ہے؟ اس کے پیچھے ماسٹر مائنڈ کیا ہے' اس کو (School of thought) کیا ہے؟ اس کے پروردہ کون ہیں؟ ان کے سپورٹر اور ان کا پیٹرن کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شریعت وطریقت کا تلازم

دو چیزیں ایک مسلمان کے لیے ضروری ہیں' ایک شریعت' ایک طریقت۔ شریعت وہ راستہ ہے جس پر آپ چلتے ہیں' اللہ کا بتایا ہوا راستہ' نبی کا بتایا ہوا

راستہ' صحابہ کا بتایا ہوا راستہ' قرآن کا بتایا ہوا راستہ' حدیث کا بتایا ہوا راستہ' یہ شریعت ہے جو آپ جو جنت تک لے جائے گی' اور طریقت اس راستے پر چلانے والی طاقت جو آپ کو الرٹ کر دے، جو آپ میں روح پھونک دے وہ طریقت ہے' اللہ والوں کی صحبت ہے اللہ والوں کی صحبت وہ ایک ٹانک ہے' دوائی ہے کہ جس کی برکت سے شریعت کے راستے پر چلنا آسان ہوجاتا ہے' اندھیرا راستہ ہے' ٹارچ لے کر چلو کہ آسان ہوجائے گا' چراغ لے کر چلو گے آسان ہوجائے گا' لائٹ لے کر چلو گے آسان ہوجائے گا' گویا کہ شریعت راستہ ہے اور طریقت اس پر چلنے کی طاقت ہے جو اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے نصیب ہوتی ہے۔

اللہ والوں کی صحبت کی ضرورت

اسی لیے قرآن میں سورہ توبہ میں اللہ کریم نے ایمان والوں کو خطاب کیا ''اِتَّقُوا اللّٰهَ'' اللہ سے ڈرو! کیسے؟

''كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴿۱۱۹﴾'' سچوں کے ساتھ رہو، نیک لوگوں کے ساتھ رہو' اللہ والوں کے ساتھ رہو' یہ حکم تو مومنوں کو تھا' اس کی ویلیو بنانے کے لیے یہ حکم آمنہ کے لعل' مکہ کے نورِ نظر اور دُرِّ یتیم، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کو بھی دیا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

(سورۂ کہف:۲۸)

اے نبی رہو کے رکھ اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، ہمیں سمجھانے کے لیے اس کی اہمیت بتانے کے لیے نبی کو بھی یہ حکم دیا جارہا ہے۔

گمراہی کی اصل وجہ

قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ جو دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے فرمانے لگے جتنے بھی فتنے پھیلے' جتنے بھی لوگ گمراہ ہوئے' اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کے پاس علم تو تھا' اللہ والوں کی صحبت نہیں تھی' معلومات تو تھیں اس پر عمل نہیں تھا' کتابیں تو پڑھ لیں تھیں' لیکن اپنی اصلاح عمل تصوف سے نہیں کرا سکے' ان کے سامنے صرف قرآن اور حدیث کے الفاظ ہوتے ہیں بصیرت نہیں ہوتی' فراست ایمانی نہیں ہوتی' تقویٰ کا نور نہیں ہوتا' عمل کی قوت نہیں ہوتی' اسی لیے وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

بری صحبت کے بھیانک اثرات

تو یہ جو اللہ والوں کی صحبت کا نہ ملنا' اللہ والوں سے دور رہنا تو ایسے لوگ ایسے بل بھی پیش کرتے ہیں' اور پردے سے متعلق ایسے بیان بھی داغتے ہیں' اصل وجہ یہ ہے کہ یہ اچانک نہیں ہوتا' (Accidently) ایسے لوگ نہیں آتے اس کے پیچھے ایک پوری محنت ہوتی ہے' ان لوگوں کا نیٹ ورک ہوتا ہے' ان کو ان اسکول' کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھایا جہاں پر (Gradually) ان کی ٹریننگ ہوتی ہے' ذہن سازی ہوتی ہے۔

ہر بچہ کے بنیادی اہم ترین سال

اطباء نے لکھا ہے اور سائنس سے اس کو ثابت کیا اور حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ ایک انسان شروع کے تیرہ سال تک اس کا ذہن ہر چیز کو پک بھی کرتا ہے اور محفوظ بھی کرتا ہے' ہم تو کہتے ہیں کہ بچہ ہے بڑا ہو کر ٹھیک ہو

جائے گا لیکن اسی دوران وہ کون سے اسکولوں میں پڑھ رہا ہے' کون سی گیدرنگ میں بیٹھ رہا ہے' کون سے ڈرامے دیکھ رہا ہے' کون سی فلمیں دیکھ رہا ہے' فیس بک پر کیا کر رہا ہے' یوٹیوب پر کیا کر رہا ہے' یہ ساری چیزیں اس کے ذہن میں پختہ ہوجاتی ہیں' یہودیوں میں تیرہ سال تک ان کے بچوں کو جدید ٹیکنالوجی سے دور رکھا جاتا ہے' لیپ ٹاپ سے، ٹی وی سے، موبائل سے ان کے اندر یہودیت کی تعلیم ڈالی جاتی ہے' اس لیے بہت کم آپ کو سننے میں آئے گا کہ کوئی یہودی' عیسائی ہوگیا ہے' کوئی یہودی ہندو ہوگیا ہے' کوئی یہودی مسلمان ہوگیا ہے' ان کی بیسک اور بنیاد میں یہودیت کو بھر دیا جاتا ہے' ان کے رنگ کو بھر دیا جاتا ہے' تو ہم نے ان نے ان چیزوں کو سمجھنا ہے' کہ وہ گم راہ ہوئے یا تو صحبت یافتہ نہیں تھے یا دور اندیش نہیں تھے' مستقبل پر ان کی نظر نہیں تھی۔

جبری اسلامی بل کیا ہے؟

یہ جو جبری اسلامی بل ہے اس پر میں نے پہلے بھی گزارشات کیں' اس بل کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی اٹھارہ سال سے کم عمر کا لڑکا یا لڑکی مسلمان نہیں ہو سکتے' اور اٹھارہ سال سے زائد بھی ڈائریکٹ مسلمان نہیں ہوسکتا' مسلمان ہونے کے لیے وہ جج کے پاس تبدیلی مذہب کے سرٹیفکیٹ کے لیے (Apply) کرے گا، پھر جج سات دن کے اندر اس کو انٹرویو کے لیے بلائے گا' پھر اس کو انٹرویو کے بعد کچھ اس کے مذہب کا لٹریچر دیا جائے گا' اس کے مذہب کے اسکالر سے اس کی ملاقات کرائی جائے گی اور 90 دن یعنی تین مہینے بعد اس کو دوبارہ پیش ہونے کے لیے کہا جائے گا اور کسی بچہ کو اکیس روز تک

سیف ہاؤس میں رکھا جائے' یہودیت' عیسائیت' اور ہندو مذہب جس میں وہ پہلے تھا اس کا لٹریچر دیا جائے گا' اگر کسی نے کسی کو ڈائریکٹ مسلمان کیا تو اس کو پانچ سال یا دس سال تک بامشقت سزا دی جائے گی' کسی نے اگر ایسی لڑکی یا لڑکے کا نکاح پڑھایا تو نکاح پڑھانے والے کو بھی تین سال کی سزا سنائی جائے گی، آپ مجھے بتلائیں اس بل کی شقوں کا یہ مطلب نہیں کہ یا تو کوئی مسلمان نہ ہو اگر ہوتا ہے تو آسانی سے مسلمان نہ ہو۔

اللہ اور رسول کی چاہت

بھائی اللہ کی منشاء ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ کفر کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آئیں'

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ (سورہ بقرۃ:۲۵۷)

اور یہ راستہ بند کر رہے ہیں۔ نبی کی چاہت ہے

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ (سورہ ابراہیم:۱)

کہ لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام میں داخل کرو اور یہ راستہ روک رہے ہیں۔

قرآن کا مقصد

قرآن کریم کا مقصد کہ اس کی حقانیت دل میں روشنی پیدا کرے اور آدمی کلمہ پڑھ لے اور یہ لوگ راستہ روک رہے ہیں، اسلام کا مقصد "لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" (سورہ فتح:۲۸) یہ سارے ادیان پر غالب آجائے اور یہ راستہ روک رہے ہیں

نبی علیہ السلام کی چاہت کے خلاف بل

نبی کا قصد کہ تیرے باپ کا لایا ہوا دین (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہا) ہر کچے پکے مکان تک پہنچ کر رہے گا' اور یہ راستہ روک رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا' اور یہ نبی کی امت میں کثرت سے روک رہے ہیں' کوئی پندرہ سال کی عمر میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے' یہ کہتے ہیں اٹھارہ سال سے پہلے نہیں پڑھ سکتا' تین سال تمہیں انتظار کرنا پڑے گا' ان کے پاس گارنٹی ہے کہ یہ تین سال زندہ رہے گا' ان کے پاس گارنٹی ہے کہ تین سال میں اس کو کوئی دوبارہ گمراہ نہ کر دے' اگر اس دوران وہ دنیا سے چلا گیا، ایک آدمی بغیر کلمہ کے دنیا سے چلا جائے' نبی کو اتنا غم کہ وہ اس غم میں اپنے نفس کو ٹنے والے ہیں' اللہ نے تسلی دی

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

(سورہ کہف:۶)

اور یہ کہتے ہیں اٹھارہ سال میں لڑکا بالغ ہوتا ہے' لڑکی بالغ ہوتی ہے' یہ ملک کا قانون ہے' اسلامی قانون میں لڑکی 9 سال میں بھی بالغ ہوسکتی ہے' بارہ سال میں بھی ہوسکتی ہے' آخری عمر اس کی تیرہ، چودہ سال ہے' اور لڑکے کے بالغ ہونے کی آخری عمر پندرہ سال ہے تو (According to sharia)۔

جو خود دینی تعلیم سے ناواقف

تمہارا یہ قانون بالکل غلط ہے اور پھر اس کو یہودیت کا لٹریچر دیں گے ان بے حیا لوگوں کو یہ توفیق تو نہیں ہے کہ کسی کو قرآن کی تعلیم دے دیں' قرآنی

لٹریچر دے دیں' نبی کی تعلیمات کو پیش کر دے دیں' وہ تو ان کو خود نہیں آتی' مندروں میں جا کر یہ گھنٹی نہیں بجاتے ؟ اور ہندوؤں کی دیوالی میں جا کر یہ چڑھاوے نہیں چڑھاتے ہیں؟ اور یہ ماتھے پر ہندوؤں کا نشان نہیں لگاتے ہیں؟ اور یہ سکھوں کو (Facilitate) نہیں کرتے ہیں' ایسے لگتا ہے جیسے یہ ہندوؤں کے ترجمان ہیں۔

عالمی منشور برائے انسانی حقوق

تو بہرحال میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ یہ جو عالمی منشور برائے انسانی حقوق ہے (Universal declaration of human rights) اس میں یہ بات بھی لکھی ہوئی ہے کہ ہر آدمی کو آزادی فکر، ضمیر اور آزادی مذہب حاصل ہے' کوئی اپنی مرضی سے مسلمان ہونا چاہے پابندی نہیں' کوئی اپنی مرضی سے یہودی عیسائی ہونا چاہے' عیسائی یہودی ہونا چاہے' یہودی ہندو ہونا چاہے' پوری دنیا میں اس وقت پابندی نہیں ہے' ہندوستان میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں' یہ قانون ہندوؤں نے نہیں بنایا کہ ان کو روکو، امریکہ میں انگریز مسلمان ہو رہے ہیں انہوں نے یہ قانون نہیں بنایا کہ ان کو روکو' فرانس میں تیزی اور کثرت کے ساتھ لوگ مسلمان ہو رہے ہیں انہوں نے یہ قانون نہیں بنایا کہ' ان کو روکو اور ان بدبختوں کو فکر ہے کہ ان کو روکو۔

ایک سوال اور اس کا جواب

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ جی وہاں پر لوگ مرضی سے مسلمان ہوتے ہیں اور پاکستان میں ان پر زبردستی ہوتی ہے اس لیے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں تو انڈیا میں ہندوؤں پر کون زبردستی کر رہا ہے؟ امریکا میں انگریزوں پر کون زبردستی کر

رہا ہے؟' فرانس میں ان پر کون زبردستی کر رہا ہے؟' کچھ لوگ اسرائیل جا کر یہودی بن گئے' مسلمان گھرانوں میں پیدا ہونے والے پچیس فیصد بچے امریکا میں عیسائی اور کرسچن بن رہے ہیں وہاں تو کوئی قانون نہیں ہے' قادیانی بن رہے ہیں کوئی قانون نہیں ہے' مسلمان بنتے ہیں تو ان کو تکلیف ہوتی ہے کیوں؟ کہ یہ اس نظام تعلیم سے گزر کر آئے ہیں، جن کا ایجنڈا اسلام اور پاکستان کے خلاف ہے میں آگے آپ کو بتاؤں گا، ثابت کروں گا وہ کیسے؟

کم عمری میں اسلام لانے والے

تو بہرحال جو قانون ہے کہ جی بچہ مسلمان نہیں ہوسکتا' سندھ باب السلام میں اسلام کا دروازہ' یہاں اسلام کا ذریعہ کون بنا؟'' محمد بن قاسم'' جس کی عمر سترہ سال تھی' یہ اپنے آپ کو سادات کہتے ہیں' سادات کے سرخیل علی رضی اللہ عنہ وہ مسلمان ہوئے دس سال کی عمر میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے چودہ سال کی عمر میں' حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما بچپن میں مسلمان بھی ہوئے اور بچپن میں ابوجہل کا گلا بھی کاٹا' اس کو واصل جہنم بھی کیا' عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بچپن میں مسلمان ہوئے' میرے نبی نے بچوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہے اور تم کہتے ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔

اس بل کی خامی

اس بل کی خامی یہ ہے کہ اگر کوئی ہندو میاں بیوی بالفرض مسلمان بھی ہو گئے تو ان کا جو چھوٹا بچہ ہے ان کے قانون سے وہ پھر بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اس کو بالغ ہونے تک انتظار کرنا پڑے گا، اسی لیے اس جبری اسلام بل کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں' جو بھی قرآن کے' حدیث کے' شریعت کے خلاف

ہوگا اس کو ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے اور ان شاء اللہ یہ بل پاس نہیں ہوگا' علماء ابھی اتنے بھی پکی نیند نہیں سوئے کہ تم جو چاہو یہاں پر اپنی من مانی کرتے پھرو' ان شاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔

ایک تو بنیادی بات تھی' جبری اسلام بل جو انہوں نے سندھ اسمبلی میں پیش بھی کیا' پاس بھی کروایا' اب قومی اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے کہ اس کو کیسے پاس کروایا جائے۔

سب سے زیادہ غیرت

دوسری بات پرویز ہود ایک اسکالر ہے' اس نے کہا جی کالجوں میں آج کل بغیر برقعہ والی کم نظر آتی ہیں' ان برقعہ والیوں کا (Ratiorate) بڑھ رہا ہے اور برقعہ والی لڑکی وہ نارمل نہیں ہوتی یعنی اسلام میں سب سے زیادہ جس کو پسند کیا گیا وہ غیرت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا:

''اَنَا اَغْیَرُ مِنْكَ'' بلکہ نبی ﷺ نے کہا: ''اَنَا اَغْیَرُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاللّٰهُ غَیْرُ مِنِّیْ'' انسانوں میں سب سے زیادہ غیرت مجھ میں ہے نبی کہا اور فرمایا اور مجھ سے زیادہ غیرت والا اللہ ہے' اسی غیرت والے اللہ نے، غیرت والے نبی کی زبان سے، غیرت والے مسلمان کو کہا: ''اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ'' حیاء ایمان کا حصہ ہے ''اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَا جَمِیْعًا'' حیاء اور ایمان لازم و ملزوم ہیں، حیاء گئی تو ایمان گیا، حیاء ایمان کا شعبہ ہے' حیاء مومن کا زیور ہے۔

پردے کا حکم

اسی لیے پردے کے حکم سے پہلے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرا جی چاہتا

ہے کہ کافروں کی گندی نظریں پاکیزہ مسلمان عورتوں پر نہ پڑیں' اسی لیے اللہ نے سورہ احزاب میں کہا:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ط (سورہ احزاب: ۵۹)

اے نبی کہہ دو، امر ہے اپنی بیویوں کو، بیٹیوں کو، مسلمان عورتوں کو اپنے اوپر پردہ گرائیں۔

پردے کا حکم ہے' پردے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شرم و حیا کے پیکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے باغی جب دیوار پھلانگ کر ان کے گھر میں آ گھسے تو آپ کی بیوی حضرت نائلہ کے سر سے دوپٹہ گر گیا اور ان کو دہائی دینے لگی کہ انہیں قتل نہ کرو' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں اپنی بیوی کو کہا اپنا دوپٹہ اپنے سر پر لے' ان کے نیزے مجھے اتنے زخمی نہیں کرتے جتنا تیرا کھلا ہوا سر مجھے زخمی کر رہا ہے' یہ جملہ وہ کہے گا جس میں غیرت ہوگی۔

مبنی بر حقیقت جملہ

میرا یہ جملہ سخت ہے پھر بھی کہہ رہا ہوں جو بے غیرت ہوگا وہ پردہ کے خلاف بات کرے گا' ساری زندگی ان کے جوتے چاٹے ہیں، ان کے تلوے چاٹے ہیں، ان کی غلامی کی ہے' ان کا گندا نمک کھایا ہے' ان کے بوٹ پالش کیے ہیں' تو باتیں بھی تو ان کی کریں گے' سوچ بھی تو وہی ہوگی' ایجنڈا بھی تو پھر وہی لے کر آئیں گے، زبان بھی وہی گندہ زہر اگلے گی' سوچ بھی وہی منفی اور (Negative) ہوگی۔

حجاب ترقی میں رکاوٹ نہیں

لیکن مسلمان وہ کبھی بھی قرآن اور سنت کے خلاف کسی بات کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے تو بہرحال پردہ رکاوٹ نہیں ہے' ایک خاتون پائلٹ وہ حجاب میں جہاز اڑاتی ہے' گزشتہ دنوں ایک باحجاب، پردہ والی لڑکی نے اٹھارہ گولڈ میڈیکل حاصل کیے' تم کہتے ہو بے پردگی سے کچھ نہیں ہوتا، بھائی! پاکستان کے وزیراعظم نے گزشتہ دنوں بہت اچھا بیان دیا کہ عورتیں کم کپڑے پہنیں گی تو مردوں پر اثر ہوگا' یعنی بے حیائی ہوگی' فحاشی ہوگی' عریانیت ہوگی' جسم نظر آئے گا تو مرد کی سوچ خراب ہوگی' کلاس میں لڑکا بیٹھا ہوا ہے' لڑکی (Jeans) میں ہے' (Skirt) میں ہے' (Shorts) پہنے ہوئی ہے' (Halfsleeve) ہے' سینہ نظر آرہا ہے' بال نظر آرہے ہیں' تو سوچ تو منتشر ہوگی' تعلیم میں فرق آئے گا' یہ بات سو فیصد انہوں نے درست کہی۔

دو متضاد باتیں

کچھ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں' آنٹیاں میدان میں آگئیں' سول سوسائٹی والے (Protest) کرنے لگے' یہ کیسی بات ہے' ہر آدمی کو آزادی ہے' میرا جسم میری مرضی' وہاں تم کہتے ہو ہم جو بھی کریں میری مرضی' یہاں عورت اپنی مرضی سے برقعہ پہنے تو پھر تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ اس کا جسم اس کی مرضی' یہاں تو تمہیں تکلیف ہوتی ہے' اس لیے کہ تمہارے باپ دادا نے تمہیں جو ایجنڈا حوالے کیا ہے تم نے وہ لے کر چلنا ہے' تمہیں تنخواہ ملتی ہے، تمہیں بلیک میل کیا جاتا ہے' تمہیں (Subsidies) اور (Facilities) ملتی ہے اسی لیے پردہ رکاوٹ ہے۔

غیر مسلم خاتون کی حمایت

گزشتہ دنوں غالباً جرمنی میں ایک اسمبلی کی رکن نے حجاب پہن کر حالانکہ غیر مسلم تھی' اس نے حجاب کی حمایت میں بات کہی کہ میں نے برقعہ پہنا ہے نہ میرے قد میں فرق آیا، نہ آواز میں فرق آیا' نہ سوچ میں فرق آیا' نہ میری تعلیم گھٹی' تو پردہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

اکبر الٰہ آبادی کی حق گوئی

اسی لیے اکبر الہ آبادی نے بے پردہ عورتوں کو دیکھ کر کہا تھا

کل بے پردہ آئی جو نظر چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑھ گیا

پوچھا جو ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

جو پردہ عورت کے چہرے پر ہوتا ہے' وہ مرد کی عقل پر پڑ گیا

ایک غلط سوچ اور اس کا ہولناک انجام

اس لیے کہتے ہیں دل صاف ہونا چاہیے' پردہ کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوچ نے انسانیت کو ننگا کر دیا' انسان جب جاہل تھا تو ننگا گھومتا تھا' اسلام نے اس کو لباس دیا' حسن دیا، آج یہ دوبارہ اسی جاہلیت کی طرف انسانوں کو لے کر جارہا ہے' کپڑے کم کرتے کرتے بعض جگہوں پر کپڑے بالکل ختم ہو گئے ہیں' ایسی جگہ بھی انہوں نے بنائی ہے جہاں لباس میں انٹری بھی (Allow) نہیں ہے۔شیطان کا کام ان لوگوں نے آسان کر دیا ہے' اس کی ڈیوٹیاں سنبھال لی

ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔

مغربی تہذیب کے دو مقصد

تو بہرحال یہ باتیں کیوں ہوتی ہیں کہ مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب اس کے دو مقصد ہیں:

ایک برباد کرنا' ایک آباد کرنا' برباد کرنے کا مطلب ہے کہ مسلمان نوجوان نسل کو برباد کرنا' اسلامی تعلیمات سے دور کرکے، نبی کی تعلیمات سے دور کرکے، قرآن کی حقانیت سے دور کرکے، علماء کی صحبت سے دور کرکے، مدرسہ کے مستند علماء سے دور کرکے، درس حدیث سے دور کرکے، خانقاہ میں اللہ والوں کی صحبت سے دور کرکے، صحابہ کے بارے میں شکوک وشبہات کو پیدا کرکے، صحابہ کے قصے نصاب سے ہٹا کر سوشل ورکر کے قصے ڈالنا' مسلمان نوجوان کو تبدیل کرنا اور برباد کرنا ہے۔

دوسرا مقصد

اور دوسرا مقصد آباد کرنا ہے ایسے نوجوانوں کو اپنی تعلیم اور تہذیب سکھلا کر عیسائی بنانا' شادیاں کرانا' نوکریاں دینا' باہر ملک بھیجنا' یہ ان کا مقصد ہے۔

یہودی لابی کے تین کام

1838ء میں لارڈ میکالے نے ایک نصاب اور نظامِ تعلیم مرتب کیا جو آج تک ہمارے ملک میں بھی چل رہا ہے' یہ نظام ان کا ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا 1885ء میں یہودی جمع ہوئے' سر جوڑ کر بیٹھے' مسلمانوں پر غلبہ کیسے ہو' مسلمانوں کا نام ونشان کیسے مٹے گا۔ کہا تین کام کرنے ہیں۔

ایک پوری دنیا کی معیشت (Economy) کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے آج

ورلڈ بینک (I.M.F European) سرغنہ کون ہے؟ یہودی ہے؟

دوسرا ایجنڈا

دوسرا کام مذہب کو سیاست سے الگ کرنا ''مُلّا کی دوڑ مسجد تک'' یہ نعرہ انہوں نے لگایا تھا' کہتے ہیں منبر پر صرف قرآن اور حدیث کی بات ہو' نماز کی' روزہ کی' زکوٰۃ کی بات ہو۔ مولوی سیاست کی بات کیوں کرتا ہے' مولوی نہیں کرے گا تو تمہارا باپ کرے گا' مولوی کو قرآن کا پتا ہے' مولوی کو حدیث کا پتا ہے' مولوی کو تبلیغ کا پتا ہے' مولوی کو جہاد کا پتا ہے' مولوی کو نبی نے اپنا وارث قرار دیا' مولوی کو مصلی پر اللہ نے کھڑا کروایا' یہ بھی امامت ہے' یہ بھی منبر کا، محراب کا وارث ہے' اسی لیے قرآن میں نماز بھی ہے' روزہ بھی ہے' زکوٰۃ بھی ہے' حج بھی ہے' تبلیغ بھی ہے' جہاد بھی ہے' اخلاق بھی ہے' نکاح بھی ہے' طلاق بھی ہے' میراث بھی ہے' حکومت بھی ہے' فوج کا نظام بھی ہے' جنگوں کا نظام بھی ہے' اسلحہ کا حکم بھی ہے (Good engineering) بھی ہے' مکینکل انجینئرنگ بھی ہے' سائنس بھی ہے' (Physics) بھی ہے' طبیعات بھی ہے' ریاضیات بھی ہے' عمرانیات بھی ہے' (Civics) بھی ہے' (History) بھی ہے' (Artificial intelligence) بھی ہے ٹیکنالوجی بھی ہے' ساری چیزیں قرآن میں ہیں۔

میرا چیلنج

ہمارے اکابر ہمارے سروں کے تاج ہیں' میں ان کا بچہ اور شاگرد چیلنج کرتا ہوں' آپ کو قرآن سے ثابت کرتا ہوں' میرے نبی نے مسجد نبوی کے منبر پر بیٹھ کر تبلیغ کی بات کی ہے' جہاد کی بات کی ہے' سیاست کی بات کی ہے' تلوار کی

بات کی ہے' خطوط کی بات کی ہے' یہودیت کی بات کی ہے' عیسائیت کی بات کی ہے' شرک کی بات کی ہے' رسومات کی بات کی ہے' خرافات کی بات کی ہے' ہم اسی سنت کو اس منبر پر زندہ کرنے کے لیے بیٹھے ہیں تو بہرحال میں جو آپ کو بتانا چاہ رہا تھا کہ ان کا دوسرا مقصد یہ ہے مذہب کو سیاست سے الگ کرو۔

تیسرا ایجنڈا

اور تیسرا کام انہوں نے یہ کیا تھا کہ بے حیائی کو پھیلاؤ' کتنی چیزیں؟ تین چیزیں

۱).....معیشت کو اپنے ہاتھ میں لینا آج ان کے ہاتھ میں ہے۔

۲).....مذہب کو سیاست سے الگ کرنا ہے' یہ پروپیگنڈا بھی زور و شور سے ہے۔

۳)..... اور بے حیائی کو پھیلانا ہے۔

اسی لیے تو پرویز ہود نے یہ بیان دیا ہے کہ پردہ ظلم ہے' عورتوں کی آزادی کو سلب کیا جارہا ہے (Human right) کے چیمپئن میدان میں آگئے۔ اب طالبان نے افغانستان پر قبضہ کیا کچھ بدبخت عورتوں کو (Black Art) دے کر مظاہرہ کے لیے نکالا گیا کہ جی ہمارے اوپر ظلم ہو رہا ہے' بعد میں کچھ کے برقعے ہٹائے گئے تو بے غیرت مرد تھے ،مرد برقعہ پہن کر اسلام کے خلاف میدان میں آئے تھے' ہمارے افغانستان کے لوگ اور خصوصاً پٹھان ان میں غیرت سب سے زیادہ ہے' پردہ سب سے زیادہ ہے' حیا سب سے زیادہ ہے' دین داری سب سے زیادہ ہے لیکن ان کو بدنام کرنے کے لیے بھی ان کا ایجنڈا ہے اور سازش ہے۔

حق بات ہضم کریں اگرچہ کڑوی ہو

کچھ سمجھ میں آرہا ہے یا نہیں؟ یا میں کوئی سائنسی باتیں تو نہیں کر رہا ہوں' ان باتوں کی اُمت کو ضرورت ہے، اُمت نے میٹھی میٹھی باتیں سن کر تو ساٹھ سال گزار دیے' اب ذرا کھلی باتیں سنو' کڑوا حق سنو' حق کہو اگرچہ کڑوا ہو' دوائی کڑوی ہوتی ہے لیکن نگل لو تو نظام ٹھیک ہوجاتا ہے' باتیں سخت لگتی ہیں لیکن اگر اتار لو تو اصلاح ہوگی۔ (Refund) ہوگی' تربیت ہوگی' تعلیم ہوگی' جذبہ پروان چڑھے گا' اسی لیے ان تین کاموں کے لیے کہا کہ استعمال میڈیا کو کریں گے، کس کو کریں گے؟ میڈیا کو، آج میڈیا کس کے ہاتھ میں ہے؟ یہودی کے ہاتھ میں ہے یا نہیں؟

یہودی میڈیا کے پانچ ادارے

میں آپ کو چند مثالیں بتاتا ہوں' اس وقت جو سب سے بڑے میڈیا کے ادارے ہیں وہ پانچ ہیں۔ نمبر ایک (Oldbikini) یہ یہودیوں کا ادارہ ہے۔ (Time warner) یہ یہودیوں کا ادارہ ہے (Tera mind) یہ یہودیوں کا ادارہ ہے (News Corporation) یہ یہودیوں کا ادارہ ہے اور سونی جاپان کا ادارہ ہے اس کو بھی یہودی خریدنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں یہ آپ کے جتنے سیٹلائٹ پر چلتے ہیں اس کی (Basic) پانچ بڑے ادار ہیں (Oldbikini)' (Time warner)' (Tera mind)' (News Corporation) اور سونی یہ سب ان کے ہاتھ میں ہے' انہوں نے جو کہا اس پر (Warc) کہا ہے، آج علماء جب میڈیا میں جاتے ہیں تو لوگوں کو بات سمجھ میں نہیں آتی' میڈیا پر ترجمانی کون کرے گا؟ ایک دشمن چار محاذ سے تم پر حملہ

کر رہا ہے' چار کونوں سے حملہ کر رہا ہے' آگے دو کونوں پر آپ اپنی فوجی بٹھاتے ہیں' دو کونے خالی چھوڑ دیتے ہیں، دو محاذ خالی چھوڑ دیتے ہیں' دو چیک پوسٹیں خالی چھوڑ دیں' فائدہ ہوگا یا نقصان؟ نقصان ہوگا۔

ہر موڑ پر مستند علماء سے رہنمائی لیں

ہر محاذ پر آپ نے علماء کو بھیجنا ہے' سپورٹ کرنا ہے' تب آپ ان کے فتنوں سے بچ گئے' دوسری جنگ عظیم میں جب ہٹلر کو ناکامی ہوئی تو جو اس کا پروپیگنڈا ماسٹر تھا اس نے کہا ہمیں اتحادیوں کی فوج نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا (B.B.C) کی نشریاتی لہروں نے نقصان پہنچایا یعنی میڈیا نے نقصان پہنچایا ہے۔

میرے محترم دوستو!

ہم قرآن اور حدیث پر عمل تو کریں' قرآن اور حدیث کو سمجھیں' درس میں بیٹھیں' تعلیم میں بیٹھیں' علماء کی صحبت میں بیٹھیں' جمعہ کے لیے جلدی آئیں' اپنے آپ کو عرب نہیں بناؤ کہ عربی خطبہ میں آرہے ہیں' اپنے آپ کو اسکالر بھی نہیں بناؤ کہ ہمیں سب کچھ آتا ہے' ہاں کوشش کرو جس مسجد میں جمعہ پڑھو، کسی بھی مسجد میں پڑھو امام سے پہلے آپ بیٹھے ہوئے ہوں' یہ سب سے بڑا ادب ہے۔

اللہ ہم سب کو دین اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کاش کہ مسلم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائے

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....مؤمن اور کافر کی زندگی میں فرق۔
- .....نیت کی حقیقت اور اہمیت۔
- .....موجودہ دور میں ایک علامتِ قیامت۔
- .....قیامت کا منظر قرآن کی زبانی۔
- .....غیروں کی نکالی کا انجام۔
- .....سب سے بڑا وفا دار۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ

(سورۃ البقرۃ، ۱۷۷)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
اگر اسی میں ہے کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

واجب احترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی دو حدیثیں پیش کی۔

مومن اور کافر کی زندگی میں مابہ الفرق

قرآن کریم کی اس آیت اور احادیث مبارکہ میں نیت کے اوپر بات ہورہی ہے کہ ایک مؤمن اور کافر کی زندگی میں جو فرق ہے وہ نیت کا ہے، ایک مسلمان کے لیے جنت میں یا جہنم میں جانے کا جو فیصلہ ہے وہ نیت کی بنیاد پر ہے، ایک مسلمان کے عمل کے قبول اور مردود ہونے کا مدار نیت پر ہے، عبادت یہ نہیں کہ منہ مشرق کی طرف کیا جائے یا مغرب کی طرف، اصل یہ نہیں کہ منہ بیت اللہ کی طرف ہو یا بیت المقدس کی طرف، اصل یہ ہے کہ اللہ کا حکم کیا ہے یہی نماز ہے، اگر آپ وقت پر پڑھیں گے ثواب ملے گا اور آپ مکروہ وقت

میں پڑھیں گے گناہ ملے گا، یہی نماز ہے آپ قبلہ رخ ہوکر پڑھیں گے ثواب ملے گا، قبلہ کی طرف پشت کر کے جان بوجھ کر پڑھیں گے گناہ ملے گا، یہی نماز ہے آپ وضو کر کے پڑھیں گے ثواب ملے گا اور اگر آپ بغیر وضو کے پڑھیں گے تو گناہ ملے گا تو اصل مؤمن کی نیت ہے۔

فرمایا

''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'':اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

''وَاِنَّمَا لِکُلِّ اِمْرِءٍ مَّانَوٰی'' آدمی کو وہی ملے گا جو اس کی نیت ہوگی۔

نیت عمل سے بہتر ہے

اور دوسری حدیث مبارکہ میں رسول ﷺ نے یوں فرمایا:

''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''

کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بھی بہترین ہے۔

جیسی نیت ویسا ثواب

ایک آدمی نیت کرتا ہے کہ میں سو حج کروں گا پکی نیت کرتا ہے لیکن عملاً وہ زیادہ سے زیادہ دس حج کرسکتا ہے، بیس کرسکتا ہے لیکن نیت وہ سو کی، ہزار کی بھی کرسکتا ہے، ایک آدمی نیت کرتا ہے کہ اگر مجھے اللہ نے مال دیا تو میں پہاڑ جتنا مال راہ خدا میں تقسیم کردوں گا، اب پریکٹکلی ایسا کرنا بہت مشکل ہے لیکن اس کی نیت پکی تھی اللہ اجر دے دے گا۔

ایمان کی تکمیل

دوسری حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ'' جس نے اللہ کے لیے محبت کی۔ ''وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ'' اور اللہ کے لیے بغض رکھا ''اَعْطٰی لِلّٰہِ'' اللہ کے لیے دیا ''وَمَنَعَ لِلّٰہِ'' اللہ کے لیے روکا ''فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ'' اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

اس حدیث سے معلوم یہ ہوا کہ کہیں اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا ضروری ہے اور کہیں اللہ کے لیے کسی سے نفرت کرنا ضروری ہے۔

نیت کی خرابی کا وبال

اب ایک آدمی اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ چھوٹا عمل کرتا ہے، ایک کھجور کا دانہ یا اس کے بقدر کوئی چیز صدقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُحد پہاڑ جتنا ثواب عطا فرماتے ہیں اور دوسرا آدمی اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرتا ہے نیت ٹھیک نہیں۔ ثواب تو درکنار گناہ ملے گا، اس کی پکڑ ہوگی، اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

ایک آدمی غریبوں میں راشن تقسیم کرتا ہے اور کاٹن پہن کر غریبوں کے علاقہ میں جاتا ہے، وہاں اس کو دھول مٹی لگتی ہے، اپنی ایئر کنڈیشن گاڑی سے اترتا ہے اور غریبوں کے بچے جن کے میلے کچیلے کپڑے ہیں انہیں گود میں لیتا ہے اور ان کے ساتھ تصویر بناتا ہے، کتنی مشقت کر رہا ہے، اپنے علاقے سے چل کر آیا، اپنے بستر کو چھوڑ کر آیا، اپنی A.C والی گاڑی میں پیٹرول ڈلوا کر آیا، اپنی A.C والی گاڑی سے اتر کر گرمی میں آیا اور پھر اس کے کپڑوں کا کاٹن کا کلف خراب ہوا اور پھر اس غریب کے اس میلے کچیلے بچہ کو گود میں اُٹھایا اس کے کپڑے بھی خراب ہوئے، اس بچہ سے بو بھی آرہی ہوگی اور یہ اُلٹا ان کو راشن بھی دے رہا ہے، اپنا پیسہ بھی لگا رہا ہے۔

اتنا کچھ کرنے کے باوجود اس کے دل میں یہ ہے کہ میں الیکشن میں کھڑا

ہوں گا۔ تو لوگ مجھے ووٹ دیں گے، اخبار میں میری تصویر چھپے گی Facebook پر میرے likes بڑھیں گے، انسٹا گرام پر، ٹوئیٹ پر میرے فالورز بڑھیں گے صرف یہ نیت دل میں آئی۔

دل کی چھوٹی سی سوئی اور اس کی اہمیت

ایک طرف کتنے بڑے کام دوسری طرف ایک چھوٹی سی دل کی سوئی وہ چینج ہوگئی، اس کی ڈائیریکشن چینج ہوگئی سب کچھ بلکہ اس کو قیامت کے دن اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور یہ جو دل کی سوئی ہے اس کی ڈائریکشن کو ٹھیک رکھنا یہ بہت مشکل کام ہے، ہمیں پتا بھی نہیں ہوتا ہے اور دل کی سوئی جو ہے وہ چینج ہوجاتی ہے، اسی لیے فرمایا: اعمال کا دارومدار وہ نیت کے اوپر ہے، اعمال کا جو انحصار ہے وہ نیت کے اوپر ہے، اگر یہ نیت تمہاری ٹھیک نہیں ہوئی تو یہ ساری چیزیں ضائع ہوجائیں گی۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

اسی کو یوں بھی کہا:

''كَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ'' جیسا کروگے ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ ''كَمَا تَزْرَعُ'' جیسے تم بیج بوؤ گے اسی طرح کاٹو گے۔

درخت سیب کا لگاؤ اور اس سے آم آئے اللہ کی قدرت ہے اللہ کرسکتے ہیں اللہ کی سنت نہیں ہے۔ ''كَمَا تَفْعَلُ يُفْعَلُ مِنْكَ''

جیسا کروگے ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ ''جیسی کرنی ویسی بھرنی''

اب راستہ تو ایک تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پار نکل گئے فرعون اپنے لاؤ لشکر

سمیت ڈوب گیا، راستہ تو ایک ہی تھا اسی راستہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والے پار ہو رہے ہیں اور اسی راستہ پر فرعون اور اس کی فوج ڈوب رہی ہے، غرق ہو رہی ہے راستہ تو ایک تھا، لاٹھی تو ایک تھی موسیٰ علیہ السلام پکڑتے ہیں، نبی کے ہاتھ میں آتی ہے تو لاٹھی بن جاتی ہے، نبی کے ہاتھ سے جاتی ہے، تو اژدھا بن جاتی ہے، ہاتھ تو ایک تھے کسی کے لیے اٹھتے ہیں تو دعا نکلتی ہے اور کسی کے لیے اٹھتے ہیں تو بدعاء نکلتی ہے۔

نیت کو ٹٹولتے رہیں

اسی لیے مؤمن کو ہر عمل سے پہلے اپنی نیت کو چیک کرنا ہے اس میں کوئی فرق تو نہیں آ گیا۔ سوئی اِدھر اُدھر تو نہیں ہوئی اور عمل کے بعد اپنے دل پر توجہ ڈالنی ہے کہ اب بھی کوئی شہرت نام و نمود کا جذبہ تو نہیں آیا۔

اخلاص کہاں سے سیکھا؟

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا حضرت! آپ نے اخلاص کہاں سے سیکھا؟ فرمایا ایک چرواہے سے جو بکریاں چراتا ہے، وہ اپنے ریوڑ کے بیچ میں ہے، نماز کا وقت ہوتا ہے وہ کھڑے ہو کر آذان دیتا ہے، پھر مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھتا ہے، پھر وہ خوب آہ و زاری سے دعا مانگتا ہے، اب اس کے دل میں یہ نہیں آتا کہ یہ جو میرے آس پاس بکریاں ہیں، ریوڑ ہے یہ مجھے تسلیم کرے، یہ مجھے اچھا سمجھے، یہ مجھے ایوارڈ اور کارڈ دے، یہ مجھے انعام اور صلہ دے گا، یہ کہے گا ہمارا مالک تو بہت اچھا ہے، اس کے دل میں یہ خیال نہیں آتا فرمایا جیسے بکریوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر دل میں یہ خیال نہیں آتا،

دل کی سوئی صرف اللہ کے ساتھ لگی ہوئی ہے، ہم انسانوں کے بیچ ہوں، ہم ہزاروں کے بیچ ہوں، ہم مزاروں کے بیچ ہوں، ہم بازاروں کے بیچ ہوں، ہم برگزارو کے بیچ ہوں ہمارے دل کی سوئی اللہ کے ساتھ جڑی ہوئی ہو۔

بیٹھا جو تیری یاد میں گوشہ نشین ہوکر
تو اپنا بوریا بھی تخت سلیماں تھا

لاجواب مثال

کسان جب اپنی زمین میں بیج پھینکتا ہے تو پوری بوری خالی کردیتا ہے بظاہر بوری خالی ہو رہی ہے حقیقت میں بھر رہی ہے پھر کونپل اور پھر گندم اور پھر جو اور پھر چاول اور یہ چیزیں آئی، حقیقت میں وہ بوری بھر رہا ہے ظاہر میں وہ بوری خالی کر رہا ہے، مومن اللہ کے راستے میں دیتا ہے بظاہر مال کم ہو رہا ہے حقیقت میں مال بڑھ رہا ہے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط (سورۃ النحل:۹۶)

جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا

ناقابل تردید حقیقت

رسول اللہ ﷺ گھر میں آئے اور ایک بکری کو ذبح کیا صدقہ کی نیت سے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا اس کو تقسیم کردو، پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا کتنی بچی؟ کہا جی بس ایک دستی اور ایک بازو بچا ہے باقی سب ختم ہوگئی، تقسیم کردی ہے، آپ نے فرمایا نہیں جو بچی ہے یہ ختم ہوجائے گی جو راہ خدا میں دے چکے وہ باقی ہے، فوراً توجہ کو اس طرف یعنی آخرت کی طرف لوٹایا

2020 کا سال ختم ہوگیا ابھی کچھ ہی یعنی بظاہر تو گیارہ مہینے ہوگئے لیکن پتا نہیں چلا جیسے کچھ دن پہلے ہم نے بیان کیا تھا 2019 ہو رہا ہے 2020 شروع ہو رہا ہے، آج ہم کہہ رہے ہیں 2020 ختم ہو رہا ہے 2021 شروع ہو رہا ہے کس کی زندگی میں 2021 کا سورج طلوع ہوگا اور کوئی اس سے پہلے دنیا سے چلا جائے گا۔

سالگرہ کی حقیقت

ہم سال پورا ہونے پر سالگرہ مناتے ہیں سالگرہ کا معنی سال گرا، سال گرگیا، زندگی کا ایک سال کم ہوگیا وہ بھی اللہ کی نافرمانی میں، وہ بھی اللہ کو راضی کیے بغیر، وہ بھی اللہ کا قرب حاصل کیے بغیر، وہ بھی اعمال صالحہ کے بغیر اس پر تو رونا چاہیے بھائی! کسی کے پاس سو روپے ہو اور ایک ایک روپیہ اس سے کم ہوتا رہے مزید بڑھتا نہیں رہے سو روپیہ ہے زیادہ نہیں ہوئے ایک ایک اس سے کم ہو رہا ہے تو جتنے کم ہو جائیں گے تو ہم پریشان ہوں گے یا خوش ہوں گے پریشان ہوں گے بھائی! یہ تو ایک اور کم ہوگیا۔

شیطان کا دھوکہ

لیکن دنیا کے معاملے میں عمر کے معاملے میں، شیطان نے ایسا ورغلایا ہے ایسا بہکایا ہے، ایسا گمراہ کیا ہے، ایسا مس گائڈ کیا ہے، ایسا دنیا کی رنگینیوں میں دھکیلا ہے کہ ہم اپنا سال کم ہونے پر خوشیاں منا رہے ہیں، جب سالگرہ ہوئی تو عقدہ یہ کھلا یہاں گرہ سے سال ایک اور جاتا رہا، گھڑی کی ٹک ٹک کو معمولی نہ سمجھو، زندگی کے درخت پر کلہاڑی کے وار ہیں، ہمارا سرمایہ کم ہو رہا

ہے، ہماری زندگی کم ہورہی ہے، ہم اپنی موت سے قریب ہورہے ہیں، ہم اپنی آخرت سے قریب ہورہے ہیں اور زیادہ ٹینشن کی بات تو یہ ہے کہ بغیر تیاری کے۔

موجوہ دور میں علامت قیامت

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ایک جگہ فرمانے لگے دوران سبق کہ یہ دو چار مہینوں میں پوری دنیا میں سو جید اور چیدہ علماء چلے گئے ہم تو صرف پاکستان والوں کو جانتے ہیں، عرب کے بڑے بڑے شیوخ چلے گئے، افغانستان کے کتنے عالم چلے گئے اور یہ قیامت کی علامات ہیں۔

إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ

اللہ علم کو ایسے نہیں اٹھائیں گے کہ کتاب اٹھ کر جارہی ہوگی، حدیثیں اٹھ کر جارہی ہوں گی، فقہ اٹھ کر جارہی ہوگی، نہیں نہیں! اللہ ایسے علماء کو اٹھائیں گے جو کہ علم کے مینار ہوں گے، علم کا اٹھ جانا اس کا مطلب یہ کہ علماء کا اٹھ جانا ہے۔

ہماری ناقدری

اور ہم اپنی رنگینوں میں کھوئے ہوئے ہیں ہر عالم کے جانے کے بعد یہ کہتے ہے اتنا بڑا عالم تھا، امت کا بڑا نقصان ہوگیا، یہ تو پوری امت کا سرمایہ تھا، اور یہ تو اللہ کا ولی تھا، اور یہ تو ولی کامل تھا، اور یہ تو شیخ القرآن تھا، اور یہ تو شیخ التفسیر تھا، اور یہ تو شیخ الحدیث تھا، اور یہ تو فقہ کا پہاڑ تھا، اور یہ تو علم کا سمندر تھا، اور یہ تو تقویٰ کا مینار تھا، اور یہ تو جنت کی طرف لے جانے والا تھا، اور یہ تو امت کا محسن اور مربی تھا، یہ تو بہت بڑا مبلغ تھا، دنیا اس کے ہاتھوں پر

مسلمان ہوئی بعد میں کہتے ہیں، لیکن جب تک وہ زندہ ہوتے ہیں کوئی قدر نہیں ہوتی، بڑے بڑے عالم آرہے ہیں ہمارے پاس ان کی بات سننے کے لیے وقت نہیں، بڑے بڑے عالم آس پاس موجود ہیں اپنی دکان چھوڑ کر ان کے قدموں میں جاکر، ان کی صحبت اختیار کرنے کا ہمارے پاس وقت نہیں۔

موت کے بعد پھولوں کی چادر

ایک قبر پر لوگ پھول چڑھاتے ہیں تو اس پر ایک جملہ لکھا ہوا تھا کسی انگریز نے کہا: ''Why do we wait till a person die'' کہ ہم اس کے پھول پہنانے کے لیے اس کے موت کا انتظار کیوں کرتے ہیں؟ جب تک زندہ ہوتا ہے تو ہم غیبت کرتے ہیں، ہم حسد رکھتے ہیں، ہم بغض رکھتے ہیں ہم اس کو برا کہتے ہیں، ہم اس پر تنقید کرتے ہیں، ہم اس پر اعتراض کرتے ہیں، ہم اس کی خامیاں ڈھونڈتے ہیں اور جب دنیا سے چلا گیا، تو کہتے ہیں کہ یہ تو بہت اچھا آدمی تھا بس وہ ہم سے چلا گیا تو بھائی یہ کہانیوں والی باتیں نہیں ہیں؟ زندگی میں قدر کی جائے، علماء کا احترام کیا جائے۔

ہماری بیوقوفی

کسی نے کہا

نُرَقِّیْ دُنْیَانَا بِتَمْزِیْقِ دِیْنِنَا فَلَا مَا نُرَقِّیْ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ اَتْرَاللّٰہَ رَبَّہٗ وَجَادَبِدُنْیَاہُ لِمَا یَتَوَقّٰی۔

ہم اپنی دنیا کو بنا رہے ہیں، پیوند لگا رہے ہیں، Repair کر رہے ہے، مرمت کر رہے ہیں، آراستہ اور پیراستہ کر رہے ہیں، مزین کر رہے ہیں لیکن

دین کو بیکار کر رہے ہیں، دکان کو ترقی دی لیکن نمازیں چھوڑ کر، فیکٹری کو دو سے تین بنایا لیکن تلاوت سے غافل ہوکر، ہم نے بڑی بڑی کوٹھیاں بنائی لیکن اللہ کو ناراض کر کے، رشوت اور سود کا نظام لے کر، تو فرمایا ہم اپنی دنیا کو بنا رہے ہیں اپنے دین کو بگاڑ کر نتیجہ کیا ہوا؟۔

فَلَا دِيْنَنَا يَبْقٰى وَلَا مَا نُرَقِّيْ

نہ دین ہمارے ہاتھ میں رہا نہ دنیا ہمارے پاس آئی

دنیا تو وہی ملے گی جو ہمارے مقدر میں ہے، مقدر سے زیادہ نہیں ملے گی پس مبارکباد کے قابل ہے وہ بندہ جس نے اللہ کو ترجیح دی، جس نے اللہ کو راضی کیا اور اپنی دنیا کو بیچ ڈالا، اپنی دنیا کو قربان کر دیا اللہ کی رضا کے لیے۔

سال کا آخر اور دو گمراہیاں

عزیزان گرامی! یہ سال جارہا ہے اور اس سال کے آخر میں دو عیدیں ہوتی ہیں، جس پر ہم ہر سال گفتگو کرتے ہیں، ایک پچیس دسمبر جو ''کرسمس ڈے'' ہوتا ہے اور ایک (31) اکتیس دسمبر جو ''ہیپی نیو ایئر'' کا ڈے ہوتا ہے یہ دونوں رسومات اور خرافات اور بدعات ہیں اغیار کے طریقے ہیں، مسلمانوں کے نہیں ہیں کچھ لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ 25 دسمبر کو کرسمس ڈے میں غیر مسلموں کو کرسمس کی مبارکباد دینا، میری کرسمس کہنا یہ جائز ہے یا نہیں؟ تو یہ جائز نہیں ہے، کافر اور غیر مسلم کو کھانا کھلانا جائز ہے، اس کو کپڑے پہنانا جائز ہے، اس کا علاج کرانا جائز ہے، اس کے ساتھ تعاون کرنا جائز ہے لیکن اس کے مذہبی تہوار میں اس کو مبارکباد دینا، اس کے ساتھ تعاون کرنا ناجائز اور حرام ہے، غیروں کے ساتھ مشابہت ہے، کفار کی نقالی ہے، کافروں کو خوش کرنا ہے،

اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرنا ہے۔

حدیث میں ممانعت

آپ ﷺ مدینہ منورہ آئے ہجرت کر کے یہودی اپنا تہوار Celebrate کر رہے تھے صحابہ نے پوچھا! آقا ان کا تہوار ہے ''نیروز'' ہے ''مارجان'' ہے ہم ان کے ساتھ Celebrate کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں اللہ تمہیں ان کے دنوں سے بہتر دو دن عطاء کیے ہیں، ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید الاضحیٰ کا دن۔

ہماری زبوں حالی

تو یہ ان کا تہوار اس میں مذہبی اعتقاد ہے کرسمس ڈے اور میری کرسمس، ان کا عقیدہ ہے کہ 25 دسمبر کو عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور نعوذ باللہ! یہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں، مسلمانوں کے حکمران ہندوؤں کے ساتھ جا کر مندر میں پوجا بھی کر رہے ہیں، وہاں جو گھنٹی ہے وہ بھی بجا رہے ہیں اور جو ان کی رسمیں ہیں وہ بھی منا رہے ہیں، کرسمس ڈے مین ان کے ساتھ جا کر Celebrate کرتے ہیں اور پھر ہم کہتے ہیں۔۔۔ اللہ اکبر کبیرا ۔۔۔ ریاست مدینہ آجائے، الیکشن آتا ہے تو ہم پھر ووٹ ان کو ہی دیتے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

لَا تَدْخُلُوْا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيْدِهِمْ

ان کی عید کے جو دن ہیں، ان کے جو رواج اور جشن کے دن ہوتے ہیں، ان دنوں میں ان کے ساتھ ان کی عبادت گاہوں میں داخل نہ ہو ان کے

ساتھ۔

غیروں کی نقالی کا انجام

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو نو روز اور مرجان ان دنوں میں ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں ان کا حشر بھی ان کے ساتھ ہوگا۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا انہیں میں سے اٹھایا جائے گا، انہیں میں سے شمار کیا جائے گا، اس لیے ان باتوں سے خوب بچیں اور اہتمام کریں۔

احکام خداوندی کی پابندی اور بے مثال انعامات

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اِحْفَظِ اللّٰهَ'' اللہ کی حفاظت کرو، کیا مطلب! اللہ کے حکم کی حفاظت کرو اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، اللہ کے حدود کی حفاظت کرو، اللہ کے قرآن کی حفاظت کرو، اس پر عمل کرو، کیا ہوگا؟ ''يَحْفَظْكَ'' وہ تمہاری حفاظت کرے گا ''تَجِدْهُ تُجَاهَكَ'' تم اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے، ہر مشکل گھڑی میں مددگار پاؤ گے، دستگیر پاؤ گے، معاون پاؤ گے، محسن پاؤ گے، مربی پاؤ گے اور جب تم سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ سے مدد طلب کرو، اگر ہماری آنکھ دیکھے تو اللہ کی مرضی سے، ہمارے کان سنے تو اللہ کی مرضی سے، ہماری زبان بولے تو اللہ کی مرضی سے، ہماری زبان کھلے تو اللہ کی مرضی سے، ہمارے دانت چبائیں تو اللہ کی مرضی سے، ہماری ناک سونگھے تو اللہ کی مرضی سے، ہم اپنے ہاتھ اٹھائیں تو اللہ کی مرضی سے، ہم اپنے دامن کو پھیلائیں تو

اللہ کی مرضی سے، ہم کسی کو دیں تو اللہ کی مرضی سے، ہم کس سے لیں تو اللہ کی مرضی سے۔

فرمایا: ہر چیز مانگنے میں اللہ سے رابطہ رکھنا ہے، اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

جو اللہ کا ہوجا تا ہے پھر اللہ اس کے ہوجاتے ہیں اور جس کے اللہ ہوجاتے ہیں

ہوا بن کر جس کی حفاظت خدا کرے
وہ شمع کیا بُجھے جسے روشن خدا کرے

تو اپنی زندگی کو قیمتی بنانا ہے کسی نے کیا خوب کہا کہ

سنا ہے حشر میں کوئی کسی کا نہ ہوگا
مگر یہ سلسلہ ابھی سے عروج پر ہے

قیامت کا منظر قرآن کی زبانی

قرآن کریم میں تیسویں پارے میں سورۃ عبس میں اللہ نے قیامت کے منظر کو بیان کیا ہے، اس سے پہلے سورۃ ناذعات میں بیان کیا:

''فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى'' (سورۃ النزعت: ۳۴)

پھر سورۃ عبس میں ''فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ'' جب وہ چیخ لگے گی، جب سورج بے نور ہوجائے گا، جب تارے بکھر جائیں گے، جب پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اڑاتے ہوئے نظر آئیں گے، جب سمندروں میں آگ بھڑکائی جائے گی، جب آسمان پھٹ پڑے گا، جب زمین اندر کے راز اگل

دے گی، جب سورج سوا نیزے کے فاصلہ پر آکر آگ برسائے گا، جب اللہ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، جب پل صراط پر لوگ گر کر، کٹ کر جہنم میں گر رہے ہوں گے، جب ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہوگا، جب اللہ کا جلال ہوگا، جب فرشتے جہنم کو زنجیروں سے پکڑے ہوئے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے لیکن جہنم قابو میں نہیں آرہی ہوگی اس موقع پر

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾

بھائی بھائی سے بھاگ رہا ہوگا، ماں باپ سے بھاگ رہا ہوگا اور بیوی بچوں سے بھاگ رہی ہوگی۔

جن کی خاطر سب کچھ کیا۔

آج جو گناہ ہوتے ہیں وہ بیوی بچوں کی وجہ سے ہوتے ہیں، بھائی رشوت نہ لو، یار رشوت نہیں لیں گے تو جو بیوی ہے وہ ہر وقت لڑتی رہتی ہے، بھائی رشوت نہیں لیں گے تو بچوں کی اسکول کی فیسوں کا کیا ہوگا؟ بینک سے سودی قرضہ کیوں لیا؟ یار بچوں کا سر ڈھانپنے کے لیے چھت کی ضرورت ہے، بھائی گاڑی سود پر کیوں لی؟ بس جی بچوں کا بھی تو کوئی حق ہوتا ہے ان کو بھی تو کوئی سہولت دینی ہے یعنی ساری زندگی لگی جس بیوی اور جن بچوں کی خاطر، اللہ کو، اللہ کے رسول کو ناراض کرتا رہا یہی بیوی بچے وہاں بھاگے بھاگے کہیں گے بھائی ہمارے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی جب آدمی مرجاتا ہے صرف اس کی روح نکلی پانچ منٹ پہلے بیوی بچے سب قریب تھے، روح نکلنے کے پانچ منٹ بعد آپ کہہ دو بھائی یہ آپ کا شوہر اس کمرے میں رہے گا صبح جنازہ ہے، آپ اس کے ساتھ کمرے میں ایک رات گزاریں،

چالیس سال ساتھ رات گزارنے والی آج ایک رات گزارے کے لیے تیار نہیں، آپ کسی بچے کو کہہ دیں کہ آج آپ اپنے ابو جی کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ جائیں چالیس سال تک جس باپ نے انگلی پکڑ کر چلایا تھا آج یہ بیٹا اپنے باپ کی انگلی پکڑنے کے لیے تیار نہیں کیوں؟ روح نکل گئی ''اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝'' (سورۃ الزمر: ۳۰)

کس کا جنازہ ہے؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے سامنے جنازہ گزرا' کسی نے پوچھا کس کا جنازہ ہے؟

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ تیرا جنازہ ہے' اس کو بُرا لگا' کہا تجھے برا لگتا ہے تو میرا جنازہ ہے' میری میت ہے، کل کی میت آج کی میت کے جنازے میں شریک ہے' ایک آدمی کو دفن کیا جارہا ہے قبر کے سرہانے ایک دوسرا رشتہ دار کھڑا ہے' اس سے سوال کیا اگر یہ قبر والا ابھی زندہ ہو کر دنیا میں آجائے تو کیا کرے گا' جی نماز پڑھے گا' تلاوت کرے گا' روزہ رکھے گا' زکوٰۃ دے گا' حج پر جائے گا' عمرے کرے گا' بستر لے کر تبلیغ میں نکلے گا' تلوار اور کلاشن لے کر جہاد کے میدان میں نکلے گا' سنت ڈاڑھی چھوڑے گا' سنت عمامہ پہنے گا' مونچھیں سنت کے مطابق رکھے گا' اور جبہ پہن کر جائے گا' لاٹھی ہاتھ میں پکڑی ہوگی اور مسواک جیب میں ہوگی' اور تسبیح اس کے ہاتھ میں ہوگی' اور نظریں اس کی جھکی ہوئی ہوں گی' اور کانوں سے بالکل غیبت' گانے نہیں سنے گا اور زبان سے بالکل جھوٹ نہیں بولے گا اور گالی نہیں دے گا' حرام کو نہ جیب میں رکھے گا نہ پیٹ میں رکھے گا' ہر ایک سے معافی مانگتا پھرے گا' بیوی کو حق دے گا'

بیٹوں کو حق دے گا' بھائی کو حق دے گا' ماں باپ کے پاؤں دبائے گا' اساتذہ کی خدمت کرے گا' علماء کی صحبت میں بیٹھے گا' مسجد مدرسہ سے باہر نہیں جائے گا' خانقاہوں میں اللہ اللہ کی ضربیں لگائے گا' کوئی گناہ نہیں کرے گا' نہ تہجد چھوٹے گی' نہ فجر چھوٹے گی' ٹھنڈی رات میں بھی اور یخ بستہ ہواؤں میں بھی، نرم گرم بستر، گرم کمبل کو چھوڑ کر، ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں اپنے چہرے پر مار کر، مصلیٰ پر کھڑا ہو کر آنسوؤں کی بارش سے دل کی زمین کو سیراب کرے گا اب تو یہ ایسا بن جائے گا۔

آؤ کمر باندھ لیں

اس نے کہا یہ تو اٹھ کر زندہ ہو کر نہیں آسکتا، یہ کام نہیں کر سکتا، تو اور میں تو کر سکتے ہیں آؤ کمر باندھ لیں لیکن یہ ہوتے تیار' ہر آدمی گارنٹی سرٹیفکیٹ اور ایگریمنٹ لے کر آیا ہوا ہے کہ میں نے تو ابھی نہیں جانا ہے' میں نے تو ابھی شادی کرنی ہے۔

عبادت کے لیے سب سے بہترین دن

میرے محترم دوستو!

عزم کر لو ابھی سے جیسے آج ہماری موت کا دن ہے۔ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا عبادت کے لیے بہترین دن، آئیڈیل دن کہتے ہیں' آئیڈیل سچویشن (Situation) بتاؤ'..... پوچھا آئیڈیل دن عبادت کے لیے کون سا ہے؟ بھائی ہم سے کوئی پوچھے تو ہم کہیں گے جمعہ کا دن' ہم کہیں گے جمعہ کی رات' ہم کہیں گے ستائیسویں شب' ہم کہیں گے رمضان کا دن' ہم کہیں گے آخری عشرہ' ہم کہیں گے ستائیسویں شب' ہم کہیں گے اعتکاف کا دن' ہم کہیں

گے تبلیغ میں اللہ کے راستے میں نکل کر جو عبادت کی جائے' ہم کہیں گے میدان جہاد میں سرحد پر دشمن کے سامنے لڑتے ہوئے جو عبادت کی جائے' ہم کہیں گے فلاں بزرگ کی خانقاہ میں' ہم کہیں گے ریاض الجنۃ میں' ہم کہیں گے بیت اللہ میں' ہم کہیں گے مقام ابراہیم پر' ہم کہیں گے اس مزار میں ،لیکن اس بزرگ نے کہا عبادت کے لیے آئیڈیل دن موت سے ایک دن پہلے کا دن ہے' موت سے ایک دن پہلے کا دن، اس نے کہا حضرت ہمیں کیسے پتہ چلے گا' ہماری موت کا دن کون سا ہے' فرمایا ہر دن کو آخری دن سمجھ کر عبادت کرو مزا آجائے گا۔

سب سے بڑا وفادار

تو ہم یہ نیت کر لیں اور ابھی یہ جو باتیں میں نے کی ہیں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک' سنتوں کو اپنائیں' چھوڑیں دنیا کو' چھوڑیں دنیا والوں کو' چھوڑیں رشتے داروں کو' خدا کی قسم کوئی کام نہیں آئے گا' ہمارے لیے سب سے بڑا وفادار ہمارا باپ نہیں' ہماری ماں نہیں' ہماری بیوی نہیں' بیوی کا شوہر نہیں' ہمارے بچے نہیں' بچوں کے ماں باپ نہیں' بھانجے کے لیے ماموں نہیں' پڑوسی کے لیے پڑوسی نہیں، دوست کے لیے دوست نہیں' ہمارے لیے سب سے بڑا وفادار آمنہ کا لعل' عبداللہ کا نور نظر' مکہ کا در یتیم' سرور کائنات' شافع محشر' وجہ کائنات' افضل الرسل' سیّد الانبیاء' سیّد الاتقیاء' امام المجاہدین' امام المبلغین' علی آل، کمالہٗ جمالہٗ نوالہٗ عطاءٗ ثناءٗ و بیانہٗ شانہ قرآن محمد، منور، مطہر، معزز، اعلیٰ، ارفع اکمل، کامل نبی جس کے چہرے کو رب نے ''وَالضُّحٰى ۝١'' (سورۃ الضحیٰ: ۱) کہا، جس کی زلفوں کو رب نے ''وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢'' (سورۃ الضحیٰ:

۲)جس کی عمر کی رب نے قسم اٹھائی، جس کے شہر کی رب نے قسم اٹھائی' ہمارے لیے سب سے زیادہ اگر وفادار ہے تو وہ آمنہ کا لعل ہے،آج نیت کریں اس کی سنتوں کو اپنائیں گے' اس کی سنتوں پر عمل کریں گے' اس کی رضا کی خاطر کام کریں گے' اللہ دنیا بھی بنائے گا' آخرت بھی بنائے گا۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

دینِ محمدی بے مثال نعمت ہے

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... انسانیت کی ہدایت کے لیے دو انتظام۔
- ..... حضور ﷺ کے اخلاق عظیمانہ۔
- ..... معاشرے میں پھیلائی جانے والی چار خطرناک غلط فہمیاں اور ان کے مدلل جوابات۔
- ..... سیکولر اور لبرل طبقے کا منصوبہ۔
- ..... ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ
- ..... علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث کیوں بنایا گیا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

دین محمدی
بے مثال نعمت ہے

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... انسانیت کی ہدایت کے لیے دو انتظام۔
- ..... حضور ﷺ کے اخلاق عظیمانہ۔
- ..... معاشرے میں پھیلائی جانے والی چار خطرناک غلط فہمیاں اور ان کے مدلل جوابات۔
- ..... سیکولر اور لبرل طبقے کا منصوبہ۔
- ..... ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ
- ..... علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث کیوں بنایا گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۔

(سورۃ الممتحنہ:۶)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قران مجید، فرقان حمید کی سورۃ الممتحنہ کی ایک آیتِ کریمہ تلاوت کی اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی زندگی کو ایک بہترین اُسوہ قرار دیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے لیے نمونہ اور مشعلِ راہ بتایا جا رہا ہے۔ تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔

حدیث پاک میں بھی سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمان ہی: کہ تم میں سے کوئی کامل مؤمن نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس دین کو میں لے کر آیا ہوں۔

انسانیت کی ہدایت کے لیے دو انتظام

عزیزان گرامی! ایک موقعہ پر صحابہ اکرام + نے آقا ﷺ سے سوال کیا: آپ کے پردہ کر جانے کے بعد ہماری ھدایت اور رہنمائی کا کیا ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا

ہرگز تم گمراہ نہیں ہوگے جب تک تم دو چیزوں کو تھامے رہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔

آسان الفاظ میں آپ یوں سمجھئے کہ انسانیت کی ہدایت کے لیے اللہ نے دو انتظام کیے ایک کتاب اللہ اور دوسرا رسول اللہ، کتاب اللہ علمِ کامل ہے اور

رسول اللہ عملِ کامل ہے، ایک کتاب جو جامد ہے حرکت نہیں کرتی اور دوسری چلتی پھرتی کتاب محمد الرسول اللہ ﷺ کی صورت میں، ایک خاموش قرآن اور دوسرا بولتا ہوا قرآن۔

حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟

یہ ہی وجہ ہے کہ عفیفہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آقا ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو فرمانے لگیں کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا قرآن ہی بعینہٖ سرکارِ دو عالم ﷺ کے اخلاق ہیں تو اب آقا ﷺ کی سیرت کو چھوڑ کر، آقا ﷺ کے طریقوں کو چھوڑ کر، آقا ﷺ کے نقشِ قدم کو چھوڑ کر اگر ہم کسی دوسری طرف جائیں گے تو ہماری مثال اس بادشاہ کی طرح ہوگی جو اپنی خوبصورت ملکہ کو چھوڑ کر کسی بھنگن کو دل دے بیٹھے۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ

(سورہ یٰس:۶۰)

اللہ کریم فرماتے ہیں کہ کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہیں کرو گے۔ تمہارے لیے نمونہ، مشعلِ راہ، اسوۂ حسنہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لیجیے کہ جتنے بھی انبیاء آئے ایک خاص علاقے کے لیے، ایک خاص قوم کے لیے، ایک خاص زمانے کے لیے آئے ہیں۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ خاتم النّبیین بن کر آئے ہیں۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

ختم مہر کو کہتے ہیں، جب کسی چیز پر مہر لگا دی جائے تو پھر نہ اندر سے کوئی

چیز باہر آسکتی ہے اور نہ باہر سے اندر آسکتی ہے، رسولوں کا نبیوں کا سلسلہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات اطہر ختم کر دیا گیا، اسی لیے آقا ﷺ کسی خاص قوم کے لیے نہیں، کسی خاص علاقہ کے لیے نبی بن کر نہیں آئے۔

''اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا'' میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔ ''کَآفَّةً لِّلنَّاسِ'' سارے انسانوں کے لیے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ سارے عالموں کے لیے رحمت بن کر آیا ہوں۔

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً

اسی لیے تم سب اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ۔

اب اگر اس زمانے میں کوئی یہ کہے کہ میں اہلِ کتاب ہوں، تورات پر عمل پیرا ہوں، میں اہلِ کتاب ہوں، انجیل پر عمل پیرا ہوں، تو وہ حق پر نہیں ہو سکتا؟ اس لیے کہ قرآن ناسخ بن کر آیا ہے، تورات منسوخ، انجیل منسوخ، زبور منسوخ۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات دیکھ رہے ہیں، مطالعہ کر رہے ہیں، آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کتاب کو بند کر کے کہنے لگے: حضور میں تو صرف مطالعہ کر رہا تھا، آقا ﷺ فرمانے لگے اگر خود حضرتِ موسیٰ علیہ السلام بھی ابھی آجائیں تو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

دینِ حق

اسی لیے اس زمانے میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی بعثت کے بعد دین حق صرف دین اسلام ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

اللہ کہ یہاں دین وہ دین اسلام ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

(سورہ ال عمران:۸۵)

جو اسلام سے ہٹ کر کسی دوسرے دین کو تلاش کرے گا، دین یہودیت کو ،دین عسائیت کو فرمایا کہ وہ کوشش اور کاوش قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (سورہ ال عمران:۸۵)

وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے شمار ہوگا۔قطع نظر اس بات سے کہ آج تورات اصلی حالت میں موجود ہی نہیں، انجیل اپنی اصلی حالت میں موجود ہی نہیں، اسکے سینکڑوں نسخے آچکے ہیں ،کوئی نسخہ دوسرے نسخے سے میل نہیں کھاتا، اس میں تبدیلی ہوچکی ہے، اس میں تحریف ہو چکی ہے، لفظی تحریف بھی، معنوی تحریف بھی، پوری دنیا میں آپ کو تورات اور انجیل کا کوئی حافظ نہیں ملے گا ، وہ جس زبان میں نازل ہوئیں سریانی اور عبرانی ان زبانوں میں موجود ہی نہیں، منتقل ہو کر انگریزی میں آچکی ہیں، قرآن واحد کتاب ہے جو اپنی نازل شدہ زبان عربی میں ہے محفوظ ہے، ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں اس کے حافظ ملیں گے، ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، کروڑوں نسخے قرآنِ کریم کے اطراف عالم سے جمع کرو پھر ان کا آپس میں موازنہ کرو ،ملاؤ، ایک زبر، زیر کا فرق آپ کو نظر نہیں آئے گا، تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو قیامت تک کے آنے والے آخری انسان تک کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، قرآنِ کریم قیامت تک کے آنے والے انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

معاشرے میں جان کر پھیلائی جانے والی غلط فہمیاں

معاشرے میں پھیلائی جانے والی چند غلط فہمیاں اس پر بات کرتے ہیں، تازہ واقعہ کہ حکمران جماعت کے ایک ممبر نے اسرائیل کو قبول کرنے کے حوالے سے کچھ دلائل دیئے ہیں چار بنیادی باتیں ہیں جن کو توڑ موڑ کر، غلط تاویلات کر کے پیش کیا گیا ہے انہی چار باتوں کا جواب دیا جائے گا۔

چار باتیں

①:... پہلی بات اس نے یہ کہی کہ بیت اللہ مسلمانو ں کا قبلہ ہے اور بیت المقدس یہود کا قبلہ ہے۔

②:... دوسری بات: کہ یہود کو اپنا دوست بناؤ اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: دشمن کو دوست بناؤ۔

③:... تیسری بات: کہ ہم نماز میں درود پڑھتے ہیں اور ہم یہودیوں کو بھی دعا دیتے ہیں۔

④:... چوتھی بات: کہ سرکارِ دو عالم ﷺ بھی بنو اسحٰق یعنی بنی اسرائیل میں سے تھے۔

یہ چار باتیں اس نے اپنے مختصر بیانیہ میں اسمبلی میں کی ہیں، ان چاروں باتوں کا مدلّل جواب ترتیب وار قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا جائے گا۔

پہلی بات کا جواب

پہلی بات اس نے یہ کہی کہ بیت اللہ مسلمانو ں کا قبلہ ہے اور بیت المقدس یہود کا قبلہ ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی۔

ایک بات یہ سمجھ لیں کہ جب آقا ﷺ مکہ میں تھے تو مکہ میں نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ بیت اللہ بھی آپ ﷺ کے سامنے ہو اور بیت المقدس بھی آپ کے سامنے ہو، ایسا کرنا بیت اللہ میں تو ممکن ہے کیوں کہ بیت اللہ میں آپ کسی بھی طرف کھڑے ہو جائیں آپ کا منہ بیت اللہ کی طرف ہوگا تو وہاں ایسا ممکن تھا کہ آقا ﷺ اس طرح نماز پڑھتے کہ آپ کا رخ بیت اللہ کی طرف بھی ہوتا اور آپ کا رُخ مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی طرف بھی ہوتا لیکن جب آقا ﷺ مدینہ ہجرت کر کے آئے تو مدینے میں ایسا ممکن نا رہا، مدینہ منورہ میں جن حضرات نے مسجدِ قبلتین دیکھی ہے تو بیت اللہ اور بیت المقدس بالکل مخالف سمت میں ہے تو مدینہ میں ایسی صورت ممکن نہ تھی کہ بیت اللہ بھی سامنے ہو اور بیت المقدس بھی سامنے ہو، بیت اللہ کی طرف رخ کیا جاتا تو بیت المقدس پیٹھ کی طرف اور بیت المقدس کی طرف رخ کیا جائے تو بیت اللہ پیٹھ کی جانب آئے، تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، اب یہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا آقا ﷺ کا اپنا اجتہاد تھا یا اللہ کا حکم تھا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم تھا آقا ﷺ کا اجتہاد نہ تھا، لیکن آقا ﷺ کی چاہت یہ تھی کہ دوبارہ سے قبلہ رخ بیت اللہ کو کر دیا جائے، اسی لیے آقا ﷺ بار بار آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھاتے تھے کہ کب تحویل قبلہ کا حکم آئے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ (سورۂ بقرۃ: ۱۴۴)

۔ اے نبی! ہم بار بار آپ کے آسمان کی طرف چہرا اٹھانے کو دیکھ رہے ہیں عنقریب ہم آپ کے لیے وہی قبلہ مقرر کریں گے جو آپ کو پسند ہے۔

چنانچہ اللہ نے قبلہ کو بیت اللہ کی طرف پھیر دیا، تو مسلمانوں کا قبلہ بیت اللہ ہو گیا اور قیامت تک رہے گا، ایک تو اس نے یہ غلط بیانی کی کہ بیت اللہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اور بیت المقدس یہودیوں کا، دونوں قبلے مسلمانوں کے ہیں دونوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی گئی۔ اللہ کے حکم سے اصل مقصود بیت اللہ یا بیت المقدس کی طرف رخ کرنا نہیں ہے اصل تو اللہ کا حکم ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۚ

(سورۂ بقرۃ: ۱۱۵)

مغرب اور مشرق اللہ کے لیے ہیں مغرب بیت اللہ مشرق بیت المقدس۔ جہاں بھی رخ پھیرو گے اللہ کو پاؤ گے اصل اللہ کا حکم ہے جس پر ہمیں عمل کرنا ہے۔

دوسری بات کا جواب

دوسری بات جو اس نے کہی کہ یہود کو دوست بناؤ اس لیے کہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن کو دوست بناؤ، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی قرآن کی آیت تو ہے نہیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بھی نہیں، اور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی قول ہے تو یہ میری نظروں سے گزرا نہیں اگر ہو بھی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہود و نصاریٰ کو دوست بناؤ بلکہ مسلمانوں میں اگر کسی سے دشمنی ہو جائے تو اس کو اپنے اخلاق سے گرویدہ اور دوست بناؤ، یہود و نصاریٰ کو دوست بنائیں یا نہ بنائیں یہ ہم پوچھتے ہیں اللہ کے قرآن سے تو پہلی آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ

(سورۃ مائدہ: ۵۱)

اے ایمان والوں یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

(سورۃ الممتحنہ:)

اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

تیسری آیت سورۃ المائدہ

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ (سورۃ مائدہ:۸۲)

ایمان والوں تم ایمانی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود کو پاؤ گے۔

چوتھی آیت سورۃ المائدہ

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط (سورۃ مائدہ:۷۸)

حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بنی اسرائیل پر لعنت برسائی۔

پانچوی آیت

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ط

(سورۃ بقرہ:۶۱)

ان پر ذلت اور رسوائی ڈال دی گئی یہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے یہ یہود و نصاریٰ، کیوں بِقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ انبیا کے قتل کرنے کے سبب سے۔

چھٹی آیت:

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ (سورۃ نساء:۴۶)

یہودیوں نے اللہ کی کتاب کی آیات کو تبدیل کر دیا،

اپنی جگہ سے اٹھا کر کہیں اور رکھ دیا، لفظوں میں بھی تحریف کی، معنوں میں بھی تحریف کی۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

(سورۂ نساء:۱۶۰)

ہم نے حرام کر دیں ان پر پاکیزہ چیزیں جو حلال تھیں ان کے ظلم کی وجہ سے، قرآن کریم کی بیسیوں آیات اس پر شاہد ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ اس کی دوسری غلط بات تھی جس کا میں نے جواب دیا۔

تیسری بات کا جواب

تیسری غلط بات اس کی کہ ہم نماز میں جو درود پڑھتے ہیں اس میں یہودیوں کو بھی دعا دیتے ہیں تو نماز میں جو ہم درود پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟ درود ابراہیمی۔ اس میں ہم دعا دیتے ہیں ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

درود سلام محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر پھر حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔

تو یہاں محمد ﷺ کو اور ان کی آل کو اور ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل کو دعائیں دی جا رہی ہیں، ہم کس کی ملت پر قائم ہیں؟ ابرہیم علیہ السلام کی ملت پر

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ

تمہارے باپ ابراہیم کی ملت۔ ابراہیم علیہ السلام کیا تھے؟ یہ بھی قرآن سے پوچھو:

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

مُسْلِمًا ط

(سورۂ آل عمران:۶۷)

ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے پھر وہ تو مسلمان تھے۔

دوسری آیت

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ط وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

سورۂ النحل:۱۲۰

بے شک ابراہیم علیہ السلام اللہ سے ڈرنے والے تھے مشرکین میں سے نا تھے۔

تو تیسری بات بھی اس کی غلط ہے کہ ہم اس درود ابراہیمی میں یہود کو دعا دیتے ہیں۔

نماز میں جو درود پڑھتے ہیں اس درود میں محمد ﷺ اور ان کی آل کو دعا دیتے ہیں جو درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کی آل ہے، یہ بات بھی سمجھ آ گئی۔

چوتھی بات کا جواب

چوتھی غلط بات کہ بھائی سرکارِ دو عالم ﷺ بھی بنو اسحاق یعنی بنو اسرائیل میں سے تھے دیکھیں یہ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام ہے، یہ بات تو مشہور ہے کہ بنو اسحاق میں چار ہزار انبیاء علیہم السلام آئے اور وہ بنی اسرائیل تھے اور بنو اسماعیل میں صرف ایک نبی آئے حضرت محمد ﷺ تو معلوم ہوا کہ محمد ﷺ بنو اسحاق میں سے نہیں بلکہ بنو اسماعیل میں سے نبی بن کر آئے، بنی اسرائیل میں سے نہیں بنو اسماعیل میں سے ہیں، اسی وجہ سے تو یہود آقا ﷺ کے دشمن

ہو گئے کہ نبی ہم میں سے کیوں نہیں آیا۔یہی تو ان کا اعتراض تھا،یہی تو انکا متنازع مسئلہ تھا جس پر جھگڑا ہو رہا تھا کہ نبی ہم میں سے ہونا چاہیے تھا۔

تو یہ چاروں باتیں محترم نے غلط کہیں،قرآن کے بھی خلاف ہیں،حدیث کے بھی خلاف ہیں،صحابہ کے آثار کے بھی خلاف ہیں،اجماع امت کے بھی خلاف ہے، بدقسمتی یہ ہے کہ ان باتوں کا جواب مکمل اور بھرپور انداز سے نہیں دیا جا رہا بلکہ لوگ دین سے ناواقف، دین سے بہرے،دین سے نا آشنا،علماء سے دور، میڈیا کے پروپیگنڈوں سے متاثر،دجالی میڈیا کے زیر اثر،سیکولراور لبرل سے متاثر، اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو رہے ہیں،اسی لیے جب علماء کے ساتھ آپ کا تعلق مضبوط ہوگا آپ کو ان فتنوں کا پتہ چلے گا،یہ نادانستہ،یہ اچانک ایسی باتیں منہ سے نہیں نکالی جاتیں۔

سیکولر اور لبرل کا منصوبہ

یہ ایک پورا منصوبہ ہوتا ہے۔آہستہ آہستہ اس طرح کے لوگ ایسی باتیں اور تاویلات کریں گے،مسلمانوں کے ذہن کو گھمانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمان آہستہ آہستہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کریں۔

کہا جی کہ مسجدِ اقصیٰ اور بیت المقدس اسرائیلیوں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا،کل کو یہ کہیں گے کہ کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کر دیا جائے جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا۔ستّر سال سے قربانیاں دی گئیں،جانوں کے نذرانے پیش کیے گئے ،ماؤں بہنوں کی عصمتیں تار تار ہوئیں،شیر خوار بچوں کو ماؤں کے سامنے دولخت کر دیا گیا،بیت المقدس کو اسرائیلی درندے آئے دن اپنے ناپاک جوتوں سے روندتے ہیں۔بیت المقدس پر اور مسجد اقصیٰ پر

آئے دن بمباری ہوتی ہے،اب لاکھوں شہداء کے خون پر پانی پھیرنے والے لوگ آگئے۔

سنت رسول ﷺ کی اتباع کی زبردست مثال

تو اسی لیے سرکارِدو عالم ﷺ کی کامل اتباع کی جائے،یہ ربیع الاول کا مہینہ ہے اسی مہینے میں آقا ﷺ رحمت بن کر آئے،بہار بن کر تشریف لائے،اور اسی مہینے میں آقا ﷺ پردہ بھی فرما گئےتو اس مہینے میں مسلمان آقا ﷺ کی کامل اتباع کا عزم کریں،میں نے ایک مثال گزشتہ درس میں بھی دی تھی کہ ایک بحری جہاز ہے وہ رات کی تاریکی میں سفر کر رہا ہے،تاریکی بھی ہے،طوفان بھی ہے،موجوں میں طغیانی بھی ہے اور سمندر میں طلاطم بھی ہے اور جہاز ہچکولے کھا رہا ہے، ایک مسافر جو بحری جہاز میں پہلی مرتبہ سفر کر رہا ہے وہ بہت گھبرایا ہوا ہے، موت اسے سامنے نظر آرہی ہے، وہ ہانپتے کانپتے کیپٹن کے کمرے میں جاتا ہے وہ دروازا کھول کے دیکھتا ہے کہ کیپٹن انتہائی اطمینان سے بستر پر لیٹا ہوا اخبار بینی میں مصروف ہے،تو یہ مسافر کہتا ہے کہ تاریکی ہے ،طوفان ہے،طغیانی ہے اور موجوں میں طلاطم ہے،جہاز ڈوبنے کا خطرہ ہے اور آپ اطمینان سے اخبار بینی میں مصروف ہیں تو کیپٹن اس کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے اور کہتا ہے کہ لگتا ہے کہ تم پہلی بار بحری جہاز کا سفر کر رہے ہو،ہمارا تو واسطہ پڑتا رہتا ہے،یہی رات کی تاریکی ہوتی ہے، یہی سمندر کی طغیانی ہوتی ہے، یہی موجوں میں طلاطم ہوتا ہے اور یہی بجلی کی چمک ہوتی ہے اور یوں ہی جہاز ہچکولے کھاتا رہتا ہے،ہمارے جہاز کا Compressor ٹھیک ہے، ہمارے جہاز کاboiler پوری قوت کے ساتھ کام کر رہا ہے ہم صبح اپنی منزل پر

بخیر و عافیت پہنچ جائیں گے۔

میرے محترم بھائیو، دوستو، بزگو! یہی مثال ہماری زندگی کی ہے جس کی سمت درست ہو جس کو اپنی منزل معلوم ہو، جس کشتی کا ناخدا محمد عربی ﷺ کی ذات ہو، جس مؤمن کی نسبت سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ قائم ہو، جس کی زندگی میں آقا ﷺ کا اتباع ہو اس کا جہاز کبھی ڈوب نہیں سکتا۔

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

مؤمن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

مسلمان سرکارِ دو عالم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے زندگی میں کئی طوفان آکر گزر جائیں گے۔ یہ طغیانی چلتی رہے گی، مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے رہیں گے، یہ بھنور میں پھنسی کشتی با حفاظت نکل جائے گی، اگر ہماری نسبت محمد عربی ﷺ کے ساتھ قائم ہوگی۔

قیامت کی علامت

بدقسمتی یہ کہ مسلمان اپنے عقیدے کو، اپنے نظریے کو اپنی زبان کو محفوظ نہیں رکھ سکا، قابو نہیں کر سکا، دوسروں کی غلطی پر ہم فوراً جج بن کر فیصلہ دے دیتے ہیں، اپنی غلطیوں پر وکیل صفائی بن کر وضاحتیں دے دیتے رہتے ہیں کہ

نہیں جی میرا مطلب تو یہ تھا، اس کا مطلب یہ تھا اپنی طرف سے مفتی بنے ہوئے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب ایسا زمانا آئے گا لوگ بغیر علم کے فتوے دیں گے، لوگ جُہلاء کو اپنا سربراہ، اپنا قائد، اپنا رہنما چن لیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے، یہ جو چار باتیں بتائیں یہ فتویٰ ہی تو تھا، اسی لیے بہت سوچ سمجھ کر، اپنے ایمان کو بچانے کی ضرورت ہے۔

ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ

ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ دوستوں سے شرط لگ گئی کہ وہ جو ہل پہاڑ ہے اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا گھر ہے وہاں ٹھنڈ بہت ہوتی ہے۔ منفی ڈگری پر موسم ہوتا ہے تو وہاں پر تم ایک رات گزار دو بغیر Heater کے یا بغیر گرمی پہنچانے والے آلے کے تو ہم تمہیں انعام دیں گے اور اگر تم رات نہ گزار سکے تو تم ہمیں دعوت کھلاؤ گے۔ ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرط مان لی اور رات گزارنے کے لیے چلے گئے، نہ پاس کمبل ہے، نہ گرم سامان ہے، نہ ہیٹر ہے یہ طے ہوا تھا کہ کوئی گرمی پہنچانے کا آلہ ساتھ نہیں ہوگا، اب رات جیسے تیسے گزاری اور صبح واپس آئے تو دوستوں سے کہنے لگے کہ میں شرط جیت گیا ہوں اور اب مجھے انعام دیا جائے، دوستوں نے کہا کہ ہم رات کو یہاں سے دیکھ رہے تھے کہ کمرے میں روشنی تھی لگتا ہے کہ تم نے کمرے میں آگ جلائی تھی، ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ آگ نہیں جلائی تھی بلکہ ایک موم بتی جلائی تھی تا کہ روشنی آئے تو اس موم بتی سے مجھے کیا گرمی پہنچتی، کیا ٹھنڈک سے بچتا، انہوں نے کہا نہیں نہیں جی! موم بتی جلائی اس میں آگ تھی اور اس سے

جو ہے تمہیں تپش پہنچی، حرارت تم نے حاصل کی اور طے یہ ہوا تھا کہ تم اپنے آپ کو گرمی نہیں پہنچاؤ گے لہٰذا تم شرط ہار گئے اور کل تم ہمیں کھانا کھلاؤ گے، ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ضد اور اسرار کو دیکھ کر کہا ٹھیک ہے کل تم میرے یہاں مہمان ہو، اگلے دن دوپہر کو عین وقت پر یہ سارے دوست جمع ہو گئے، بارہ بجے کا وقت ہے ایک گھنٹہ گزرا پوچھا بھائی کھانا کیوں نہیں آیا، کہا کہ پک رہا ہے، دو گھنٹے گزرے پھر پوچھا بھائی کھانا کب آجائے گا؟ کہا پک رہا ہے بس آنے ہی والا ہے، تین چار گھنٹے جب گزرے تو ایک نے کہا میں جا کر دیکھتا ہوں کہ ملا نصیر الدین نے کوئی انتظام بھی کیا ہے یا ویسے ہی ہمیں ٹرخا رہا ہے، جب جا کر دیکھا تو ایک بڑا دیگچہ ہے اور چاولوں سے بھرا ہوا ہے اور وہ چولہے پر رکھا ہوا ہے لیکن نیچے جو ہے وہ ایک چھوٹی سی موم بتی جل رہی ہے آگ نہیں ہے ایک موم بتی ہے، اس نے کہا:

"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

ایک موم بتی سے اتنے لوگوں کا کھانا کیسے پکے گا؟ اتنے سارے چاول کیسے اُبلیں گے؟ تو ملا نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر ایک موم بتی کی آگ سے اتنے لوگوں کا کھانا نہیں بن سکتا تو ایک موم بتی کی گرمی سے میں ساری رات میں گرمی کیسے حاصل کر سکتا تھا؟ تو آپ جب اپنے آپ کو اس حالت میں رکھیں گے جس میں دوسرا تھا تو آپ کو احساس ہوگا۔

علماء کو انبیاء کا وارث کیوں بنایا گیا؟

میرے محترم بھائیو، دوستو اور بزرگو! اللہ کریم نے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں علماء کو جو انبیاء کا وارث بتلایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ

یہ علماء ہر آنے والے فتنے سے آپ کی حفاظت کا سامان کریں گے، آپ کی رہنمائی کریں گے، اگر ان علماء کے ساتھ آپ کا تعلق برقرار رہے گا تو سازشوں سے بچ پائیں گے، ورنہ آپ کی ایمان کی کشتی سازشوں کے طوفان کی نظر ہو جائے گی، موجوں کی نظر ہو جائے گی، آپ ڈوب جائیں گے اور آنے والا وقت پکار پکار کر کہے گا:

دے موجِ حوادث ان کو بھی دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل پر طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

تماشائی نہ بنو، علماء کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرو، مساجد و مدارس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرو، اللہ والوں کے ساتھ اور خانقاہوں کے ساتھ اپنے روابط بڑھاؤ، اپنے عقیدے اور اپنے نظریے کو درست کرنے کے لیے علم والوں کی جوتیاں سیدھی کرو، ان کے قدموں میں بیٹھو، قرآن کے دروس میں، حدیث کے دروس میں، تعلیم کے حلقوں میں، تبلیغ کے حلقوں میں بیٹھو، ورنہ خدا کی قسم! آپ کو پتہ ہی نہیں چلے گا آپ کا ایمان آپ کا ساتھ چھوڑ چکا ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے اور جمے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اللہ کا پسندیدہ دین

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی دارکبیر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... سب سے زیادہ قیمتی دولت اور اس کی حفاظت۔
- ..... ایمان کی قسمیں۔
- ..... ایمان ومحبت میں اخلاص کی ضرورت
- ..... مسلمان کے نام پر گہرائی۔
- ..... اصل کمال دل پر کنٹرول ہے۔
- ..... دونوں جہانوں کی بھلائی دولفظوں میں۔
- ..... ایک ہی جملے نے زندگی کی کایا پلٹ دی۔
- ..... کلام اللہ کی حیران کن فصاحت و بلاغت۔
- ..... صحبتِ اہل اللہ کی ضرورت۔
- ..... ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَ بِخَفْضِ اٰخِرِیْنَ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجو دو عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام، عزیزان گرامی،

ولی کامل، محبوب العلماء والصلحاء اپنے شیخ و مرشد کے سامنے کچھ کہنا بہت بڑا امتحان اور بہت بڑی آزمائش ہے لیکن ''اَلْاَمْرِ فَوْقَ الْاَدَبِ'' حکم پر عمل کرتے ہوئے کچھ گذارشات کرنا چاہوں گا، قرآن کریم کی جو آیت آپ کے سامنے تلاوت کی۔ ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' کہ ''بے شک اللہ کے ہاں جو پسندیدہ دین ہے جو منتخب اور سلیکٹڈ دین ہے وہ دین اسلام ہے''۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (سورۂ آل عمران: ۸۵)

"جو اسلام سے ہٹ کر کوئی دوسرا طریقہ تلاش کرے گا تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہوگا۔"

قیمتی چیزیں

اب دنیا میں بہت سی قیمتی چیزیں ہیں، پسندیدہ چیزیں ہیں، مال پسندیدہ ہے قیمتی ہے، اس کے بعد جان اس سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب انسان بیمار ہوتا ہے، جب یہ صحت کھو دیتا ہے تو اس صحت کو حاصل کرنے کے لیے کمایا ہوا مال خرچ کر دیتا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، ڈاکٹر کو کہتا ہے کہ لاکھوں روپے لے لو مجھے صحت مل جائے یعنی وہ مال جس کو کمانے کے لیے دن رات ایک کیا ہے، محاورہ ہے "خون پسینے کی کمائی" اسی مال کو بے دریغ خرچ کر دیتا ہے، جب اس کی جان پر آتی ہے تو مال بھی قیمتی تھا لیکن جان اس سے زیادہ قیمتی ہے اسی لیے مال کو خرچ کر دیا اور پھر عزت جان سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے، جب بات عزت کی ہوتی ہے، ناموس کی ہوتی تو جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا، خدانخواستہ کسی کی بیوی پر کوئی حملہ کرتا ہے، کوئی attack کرتا ہے، کوئی اس کی عزت کو تار تار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ قیمتی جان کو بھی خطرہ میں ڈال دیتا ہے کہ مرجاؤں گا مگر ایسا نہیں ہونے دوں گا، تو معلوم ہوا کہ عزت جان سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے۔

سب سے زیادہ قیمتی دولت

اور پھر ایمان ان سب سے زیادہ قیمتی ہے، جب بات ایمان کی آتی ہے تو مال بھی قربان، جان بھی قربان، عزت و آبرو کی پرواہ بھی نہیں کرتا، بس ایمان محفوظ رہے، یہ بات آج ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ سب سے قیمتی چیز ایمان

ہے۔

نعمتوں کی گنتی

اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہے، اللہ کریم نے بہت سی نعمتیں ہم پر نازل کیں اس کا تذکرہ کیا۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (سورۃ النحل:۱۸)

''اگر تم نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔''

درخت کے پتوں کو گننا ممکن، بارش کے قطروں کو گننا ممکن، سمندر کے قطروں کو گننا ممکن، ریت کے ذروں کو گننا ممکن، آسمان کے تاروں سیاروں کو گننا ممکن، مخلوقات کو گننا ممکن، سانسوں کو بھی گننا بھی ممکن لیکن اللہ کی نعمتوں کو گننا ناممکن ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ (سورۃ لقمان:۱۸)

سب کچھ ختم ہو جائے گا اللہ کی صفات ختم نہیں ہوگی۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ (سورۃ النحل:۹۶)

''جو تمہارے پاس ہے وہ فنا اور ختم ہو جائے گا جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا۔''

تو نعمتیں تو بے شمار تھیں لیکن اللہ نے بطور احسان کے صرف دو نعمتیں جتلائیں، آپ اندازہ لگائیں جن نعمتوں کو اللہ جتلا رہے ہیں وہ کتنی بڑی ہوں گی، اس میں ایک نعمت تو سرکار دو عالم ﷺ کا مبعوث ہونا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

"تحقیق اللہ نے احسان فرمایا ہے مؤمنوں پر کہ ان میں رسول کریم ﷺ کو بھیجا"

دوسری نعمت

اور دوسری نعمت جسے جتلایا گیا وہ ایمان کی نعمت ہے۔

لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰىكُمْ لِلْإِيْمَانِ

"اللہ تم پر احسان جتلا رہے ہیں کہ تمہیں ایمان کی طرف رہنمائی کی اور تمہیں guidanes ملی"

قربانی کی انتہاء

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب بات ایمان کی آتی ہے تو ساری چیزیں قربان کرنا آسان ہے، صحابہ کرام + نے کر کے دکھلایا، پریکٹیکل دکھلایا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مال قربان کر دیا۔ یہاں تک کہ خندق کے موقع پر جب حکم ہوا کہ جو ہے حاضر کیا جائے، اپنی استطاعت کے مطابق کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں کچھ آسودہ حال تھا بنسبت ماضی کے، تو کہا میں نے اپنے گھر کے سامان کو دو حصوں میں تقسیم کیا، آدھا گھر والوں کے لیے اور آدھا اٹھا کر، گٹھڑی سر پر اٹھائے ہوئے آقا ﷺ کی خدمت میں آنے لگا اور دل میں یہ خیال آگیا کہ اگر صدیق سے آگے بڑھ سکتے ہو تو یہی موقع ہے۔ انہوں نے بھی آکر اپنی گٹھڑی یا سامان پیش کیا، پہلے

سوال یہ ہوتا تھا کہ کتنا لائے ہو؟ کیا کیا لائے ہو؟ آج سوال بدل گیا آج سوال یہ نہیں ہوا کہ کیا لائے ہو؟ کتنا لائے ہو؟ آج آقا ﷺ کا سوال یہ تھا کہ کیا چھوڑ کے آئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آدھا چھوڑ آیا ہوں آدھا لے آیا ہوں، نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا آیا فرمایا: سب لے آیا ہوں گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

جانیں پیش کرنے والے

جان کی باری آئی تو ایک موقع پر سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ جنگ پر جانا ہے، گرمی کا زمانہ ہے، دور کا سفر ہے اور فاقے بھی ہیں اور فصلیں بھی پکی ہوئی ہیں تو تمہارے کیا ارادے اور عزائم ہیں، تو مہاجرین میں سے ایک کھڑے ہوئے، انصار میں سے ایک کھڑے ہوئے اور اس کا لب لباب اور خلاصہ یہ تھا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (سورۃ المائدہ: ۲۴)

آپ اور آپ کا ربّ جا کر لڑے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں

کہا ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے، آپ کے بائیں بھی لڑیں گے، سامنے بھی لڑیں گے، پیچھے بھی لڑیں گے، آپ کے اشارۂ آبرو پر ہم سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے، ہم آگ میں کود پڑیں گے، اپنی اولادوں کو قربان کر دیں گے لیکن ناموس رسالت ﷺ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

قابلِ رشک جذبۂ جہاد

عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے بحر اٹلانٹک اور بحر ظلمات میں اپنے گھوڑے کے پاؤں ڈال کر یہی تو کہا تھا: ”مجھے پتہ چل جائے کہ اس بحر ظلمات کے پار کوئی تیری ربوبیت کو چیلنج کرنے والا، کوئی تیرے نبی کی ناموس پر انگلی اٹھانے والا، کوئی صحابہ کی تقدیس پر کیچڑ اچھالنے والا، کوئی قرآن کی حقانیت کو چیلنج کرنے والا موجود ہے میں گھوڑے کے پاؤں بحر اٹلانٹک میں ڈال کر کہہ رہا ہوں کہ جا کر اس کی گردن کو تن سے جدا کروں گا۔“

تبھی تو اقبال نے تڑپ کر کہا تھا:

دشت تو دشت رہے، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

تو صحابہ نے مال بھی خرچ کیا میں اشارے دے رہا ہوں، جان بھی خرچ کی، اولاد کو بھی قربان کیا اپنی عزت اور اپنی ناموس کا بھی لحاظ نہیں رکھا، جب بات ناموس رسالت کی آئی

سب سے قیمتی چیز

تو قیمتی چیز کیا ہے؟ ایمان، قیمتی چیز کیا ہے؟ ایمان، آج گاڑی کی حفاظت ہو رہی ہے، آٹو لاک system لگا ہوا ہے، کوئی گاڑی کے قریب آتا ہے تو وہ ہارن بجاتا ہے پتہ چلتا ہے کوئی گاڑی کے قریب آ گیا، اس کے لیے کپڑا ہوتا ہے تاکہ اس پر اسکریچز نہ آئیں۔ موبائل کے لیے protector ہوتا ہے، پیچھے اس کا کور ہوتا ہے، پیسوں کے لیے، کارڈ کے لیے پاؤچ ہوتا ہے،

لیدر کا بٹوہ اور پرس ہوتا ہے، گاڑی کھڑی کرنے کے لیے گیرج ہوتا ہے۔ چہرہ کے لیے سن بلاک (Sun Block) ہوتا ہے، ہوتا ہے یا نہیں؟ فیس واش (face wash) ہوتا ہے، منہ کی صفائی کے لیے ٹوتھ پیسٹ اور موتھ فریشنر ہوتا ہے، پتہ نہیں کیا کیا چیزیں ہیں۔ فرنیچر کے لیے اس کا کور ہوتا ہے، آج کل تو Matt finish پر بھی آئل پینٹ آرہا ہے۔ یعنی ہر چیز کی حفاظت کی فکر ہے۔ نہیں ہے تو ایمان کی حفاظت کی فکر نہیں ہے، اور سب سے خطرناک ڈاکو تو وہ ہیں جو ایمان کو چرا کر لے جائیں۔

سبق آموز واقعہ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک واقعہ لکھا ہے کہ میں چھوٹا، بچہ تھا تو میرے پاس سونے کی انگوٹھی تھی، کسی نے دے دی ہوگی تو کہتے ہیں میں راستہ میں جارہا تھا کہ ایک ٹھگ نے دیکھ لیا کہ میرے ہاتھ میں، میری انگلی میں، سونے کی انگوٹھی ہے، تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور گڑ کی ایک ڈلی یعنی گڑ کی ٹکیہ، اس زمانے میں گڑ ہی ہوتا تھا، آج کل بچوں کے لیے ٹافیاں ہیں۔ کہا مجھے وہ گڑ پیش کیا اور پہلے کہا کہ اپنی انگوٹھی کو چوسو، میں نے چوسی، کہا مزہ آیا؟ میں نے کہا نہیں، کہا یہ گڑ کی ڈلی لو اس کو چوسو، میں نے اس کو چوسا تو بڑا مزہ آیا، تو اس نے کہا دیکھ یہ فالتو چیز ہے اور یہ گڑ کی ڈلی قیمتی چیز ہے، اس میں مزا آرہا ہے تو کہا مجھے گڑ کی ڈلی دی اور انگوٹھی مجھ سے لے لی، آج شیطان ہمیں دنیا کی رنگینیاں دکھا کر آخرت لے رہا ہے، دنیا کی فانی چیزیں دکھا کر آخرت کی باقی چیزیں ہم سے چھینے جارہا ہے، بالکل یہی مثال ہے۔

ایمان کی حفاظت

اس لیے ایمان کی حفاظت سب سے زیادہ ضروری ہے، ایمان قیمتی ہے، یہ پتہ کیسے چلے گا؟ جب ایمان والوں کے پاس آئیں گے، جن کے دل میں ایمان کی قدر و قیمت ہے، اس ایمان کو بنانے کے لیے، اس ایمان کے لیول (Level) کو بڑھانے کے لیے، ایمان والے ماحول میں مستقل جڑنا ہو گا، ایک ہے ایمان لانا اور ایک ہے اس ایمان کو بچانا اور ایک ہے اس ایمان کو بڑھانا۔ یہ الگ الگ چیزیں ہیں۔

ایمان کی قسمیں

بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث میں، کتاب الایمان ہوتا ہے اُس میں فرمایا کہ ایک تو جو فرشتوں کا ایمان ہے۔

لَایَزِیْدُوَلَا یَنْقُصُ

''نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے''

ایک ہی لیول ہے اور ایک انبیاء کا ایمان ہے:

یَزِیْدُوَلَا یَنْقُصُ

''وہ بڑھتا ہی ہے گھٹتا نہیں ہے''

اور ایک میرا اور آپ کا ایمان ہے

یَزِیْدُوَیَنْقُصُ

''بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا ہے۔''

دینی محافل میں آئیں گے تو بڑھے گا اور دنیا میں جائیں گے تو گھٹے گا، تو

اس ایمان کو بنانے کے لیے، پھر اس کے لیول کو بڑھانے کے لیے اللہ والوں کے پاس آنا ضروری ہے۔

دیہاتی کا ایمان

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ علم کی دنیا میں جن کا بہت بڑا نام ہے، اللہ کے وجود پر 100 دلائل جمع کیے کہ اللہ کا وجود ہے، یہ مشکل ہے میں اشارۃً بتا رہا ہوں، وجود باری تعالیٰ پر 100 دلائل جمع کیے، سو دلائل اللہ اکبر کبیرا، تو ایک دن شیطان سے مکالمہ ہوگیا، شیطان نے کہا میں اللہ کے وجود کو نہیں مانتا۔ حضرت نے فرمایا: اللہ کا وجود ہے، شیطان نے کہا: دلیل دو، حضرت نے ایک دلیل دی شیطان نے رد کردیا، دوسری دلیل دی اس نے رد کردیا، بہر حال سو دلائل جمع کیے تھے، آخر میں شیطان نے کہا تجھ سے پکا ایمان تو اس دیہاتی کا ہے۔ کہا وہ کیسے؟ کہا میں نے تم سے دلیل مانگی تم دلائل دینے لگ گئے، تم نے 100 دلائل دے دیئے اور اس سے جب میں نے کہا: اللہ کے وجود پر دلیل دو، اس نے جوتا اٹھایا اور کہا صبر کرو میں تمہیں بتاتا ہوں، اللہ کے وجود پر دلیل مانگتے ہو۔

ایمان ومحبت میں اخلاص کی ضرورت

یہ ایمان ایسی چیز ہے، تو یہ جو ایمان اور محبت ہے اس میں اخلاص ہونا چاہیے۔ اخلاص کا مطلب ہے کہ وہ صرف ایک کے لیے ہو۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ (سورۂ فاتحہ:۴)

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

آج کل تو یہ ہر ایک کی زبان پر ہے۔

یہ ''ہی'' کا معنی سمجھیں کہ مفعول جس کو بعد میں آنا تھا مقدم کر دیا۔ یہ حصر کا فائدہ دیتا ہے۔

تَقْدِيْمُ مَاحَقَّهُ التَّاخِيْرُ يُفِيْدُ الْحَصْرَ

تو تیری ہی عبادت کرتے ہیں، خدانخواستہ، خدانخواستہ کسی کی بیوی کسی کو یوں کہہ دے کہ میں آپ کی بیوی بھی ہوں تو آدمی کو اچھا لگے گا؟ اس کو تو غصہ آئے گا کہ تم نے ''بھی'' کیوں کہا۔ ''ہی'' کہنا چاہیے تھا، تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ بھی مشکل کشا، فلاں بھی مشکل کشا، اللہ بھی حاجت روا، فلاں بھی حاجت روا، اسی لیے محبت اور ایمان ان دونوں میں شریک پسند نہیں ہے۔

سبق آموز واقعہ

غالباً بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت آئی کہنے لگی: حضرت! میرا شوہر دوسری شادی کر رہا ہے آپ اسے سمجھائیں کہ وہ ایسا نہ کرے، تو حضرت فرمانے لگے کہ دوسری شادی اس کا حق ہے میں اس کو کیسے روک سکتا ہوں، تو اس عورت نے کہا کہ اصل میں پردہ کا حکم نہ ہوتا تو میں اپنا نقاب اٹھاتی آپ میرا حسن دیکھ کر عش عش کر اٹھتے، آپ بھی کہیں گے کہ اتنی خوبصورت عورت ہو تو دوسری شادی کا حق نہیں ہونا چاہیے، اب اس نے اتنی سی بات کی اور حضرت نے ایک آہ بھری اور اللہ کا نام لیا، آہ اللہ!۔ ایسا نام لیا کہ اس عورت پر ہیبت طاری ہوگئی وہ چلی گئی اور مجمع جو تھا وہ بھی سارا حیران اور ششدر رہ گیا، تھوڑی دیر کے بعد کہا: حضرت! ہمیں کچھ سمجھ نہیں آیا، حضرت فرمانے لگے: تمہیں سمجھ نہیں آیا میری کئی منزلیں طے ہوگئیں، کہ ایک

عورت جس کا حسن عارضی ہے، فانی ہے، ختم ہوجانے والا ہے، وہ بھی اپنے ساتھ دوسرا شریک برداشت نہیں کرتی تو اللہ اپنے ساتھ دوسرا شریک کیسے برداشت کرسکتا ہے، اسی لیے محبت اور ایمان اس میں شریک پسند نہیں۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
ایک ان سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا سے ہی وحشت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرنا ہے دل
ہوگئی ان سے محبت ہوگئی
پڑگئی تھی ان پہ بھولے سے نظر
بات اتنی تھی اور قیامت ہوگئی

اللہ کی رحمت دل میں آتی ہے تو ساری محبتیں نکل جاتی ہیں۔

اللہ اور رسول ﷺ کی محبت غالب ہو

مخلوق کی محبت منع نہیں ہے، جائز ہے لیکن اس پر غالب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہو۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ (سورۂ توبہ: ۲۴)

آٹھ چیزیں گنوائیں، باپ، بیٹے، شوہر اور بیویاں، بھائی، خاندان، مال تجارت، محلات اگر یہ چیزیں تمہیں زیادہ پسندیدہ ہیں، اگرچہ پسندیدہ ہونا برا نہیں ہے لیکن اللہ، رسول کی محبت پر غالب آجائیں یہ بری بات ہے، تو میں عرض کررہا تھا کہ ایمان اور محبت میں سودے بازی نہیں ہوتی۔

مسلمان کے نام میں گہرائی

اور ہمارا نام بھی مسلمان ہے، ہمارا نام بھی مؤمن ہے، ہم مسلمان، ہمارا مذہب اسلام، اسلام کا مقصد سلامتی، ہماری آخری منزل دار السلام۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ (سورۂ یونس:۲۵)

ہم مسلمان ہیں ہمارا مذہب اسلام، اسلام کا مقصد سلامتی، ہماری منزل دار السلام اور خود اللہ بھی اسلام، اللہ کا نام اَلسَّلٰمُ۔ پھر مومن، اللہ کا ایک نام بھی مُؤْمِنٌ۔ یعنی ہم، اللہ کی نافرمانی سے مغموم ہوجائیں، اللہ ہمیں آگ سے مامون کردیں گے۔

دل پر محنت

اسی لیے اس دل پر محنت کرنا یہ تمام انبیاء، تمام صحابہ کا بہترین کام تھا، اس دل کو انہوں نے فوکس کیا اور یہ دل بھی اک تو قلب ہوتا ہے ایک سوات القلب ہوتا ہے۔ ایک فوات القلب ہوتا ہے جیسے کھجور کی گٹھلی ہے، اس گٹھلی کے اوپر ایک چھلکا ہوتا ہے جس کو قطمیر کہتے ہیں اور اس چھلکے کے اوپر بھی ایک جھلی ہوتی ہے فرمایا اسی طرح اس دل کے اوپر بھی دو پردے ہوتے ہیں، اتنی آسانی سے دل قابو میں نہیں آتا، اتنی آسانی سے اس دل پر کنٹرول حاصل نہیں

ہوتا، اس نفس اور دل کی مثال بچے کی طرح ہے، بد کے ہوئے شریر گھوڑے کی طرح ہے۔ اس کو قابو میں لانے کے لیے بہت سی چیزیں قربان کرنی پڑتی ہیں، اب عید پر سب اپنے جانور قربان کریں گے، خواہش کو بھی قربان کرنا سیکھیں، اصل تو یہ ہے۔

حج کی روح اور حقیقت

ایک شخص حج کر کے آیا، جنید بغداد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا پوچھا: حج کر کے آئے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! کہا: جیسے لباس اتارا تھا خواہشات کو بھی اتار پھینکا؟ جب تم نے قربانی کی تھی تو اپنی خواہشات کی قربانی کا بھی عزم کیا تھا؟ جب شیطان کو کنکر اور پتھر مارے تھے تو اس وقت اپنے برے ہم نشین کو بھی اپنے سے دور پھینکا تھا؟ جب بیت اللہ کا طواف کیا تھا تو تجلیات کا مشاہدہ ہوا یا نہیں؟ تو اس تصور کے ساتھ تو آج عبادت ہو ہی نہیں رہی۔

اصل کمال دل پر کنٹرول ہے

اسی لیے رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے غالباً وہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئیں یا وہ کسی سلسلہ میں ان کے پاس آئے اب دیکھا کہ جی وہ پانی کے اوپر مصلے بچھا کر عبادت ہو رہی ہے اور مصلیٰ ڈوبتا نہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ہوا پر مصلیٰ بچھایا اور عبادت شروع کر دی اور پھر کہا کہ: نہ پانی پر مصلیٰ بچھانا کوئی کمال ہے اور نہ ہوا میں پر مصلیٰ بچھا کر عبادت کرنا کوئی کمال ہے، اگر کمال ہوتا تو مکھی بھی ہوا میں اڑتی ہے اور تنکا بھی پانی کے اوپر تیرتا ہے، اصل دل کو قابو کرنا ہے، اس دل میں اللہ کی عبادت کو، اللہ کی وحدانیت کو لانا ہے۔

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں ایک شخص اکڑ کر جا رہا

ہے اسے کہا: بھائی! تیرا یہ اکڑ کر چلنا، یہ متکبرانہ چال اللہ کو پسند نہیں۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ (بنی اسرائیل:۳۷)

وہ کہنے لگا: مجھے نہیں جانتے؟ میں فلاں آدمی کا غلام ہوں، ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ اکبر کبیرا کہ تو مجھے نہیں جانتا؟ میں اس اللہ کا غلام ہوں یعنی ایک امیر آدمی، ایک بادشاہ کا غلام ہونے پر تو اتنا تکبر کر رہا ہے۔ ہمارا جو خالق و مالک ہے وہ تو سارے بادشاہوں سے بڑا بادشاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بندوں سے محبت

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ يَدْعُو الْمُدْبِرِيْنَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

ہمارا بادشاہ، ہمارا خالق و مالک وہ ہے جو پیٹھ پھیر کر جانے والوں کو بھی بلاتا ہے تو جو خود سے چل کر آئے گا اس کے لیے اس کا انداز کیا ہوگا؟ فرمایا ایک بالشت چل کر آؤ گے اللہ کی رحمت ایک گز متوجہ ہوگی، ایک گز چل کر آؤ گے اللہ کی رحمت دو گز تمہاری طرف متوجہ ہوگی، چل کر آؤ گے اللہ کی رحمت دوڑ کر تمہاری طرف آئے گی، تو یہ جو اللہ کو پہچانتا اور اللہ کی عبادت ہے۔

دونوں جہانوں کی بھلائی

ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ: دنیا اور آخرت کی بھلائی کا نسخہ بتائیں، دنیا و آخرت کی بھلائی کا نتیجہ بتائیں فرمایا:

خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِيْ حَرْفَيْنِ اَنْ تَعْرِفَهٗ وَتَعْبُدَهٗ

دنیا اور آخرت کی ساری خیریں دو حرفوں میں ہیں، دو جملوں میں ہیں کہ ایک

اللہ کو پہچان لو اور ایک اللہ کی عبادت کرلو

ایک اللہ کی معرفت آجائے کہ اللہ ہے کون؟ اور ایک اللہ کی عبادت ہو جائے فرمایا کہ ساری کائنات کا خلاصہ اس میں جمع ہے۔

ایک جملے نے زندگی کی کایا پلٹ دی

ایک شہزادہ اپنے شاہانہ لباس میں، آگے پیچھے نوکر ہیں اور بڑے اتراتے ہوئے چل رہا ہے، تکبر کے ساتھ چل رہا ہے، اسی طرح ایک اللہ والے کی مجلس لگی ہوئی ہے، لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وعظ ونصیحت ہو رہی ہے، اللہ کا ذکر ہو رہا ہے، تزکیہ ہو رہا ہے، اللہ اللہ کی ضربیں دل پر لگائی جارہی ہیں، وہ شہزادہ اپنے نوکروں کے ساتھ V.I.P پروٹوکول کے ساتھ بڑے تکبر کے ساتھ وہاں سے گزرا اور دور چلا گیا، اپنے مکان اور محل پر پہنچا، اپنی مجلس جو اس کی رات کی لگتی تھی وہ attend کی، رات کو سونے کے لیے اپنے کمرے میں گیا تو چلتے چلتے کانوں میں ایک جملہ پڑ گیا تھا وہ جملہ ذہن میں گھومنے لگا، ساری رات بے چینی میں گزری، صبح جیسے ہی اٹھا سب سے پہلے گانے بجانے کے جو آلات تھے، جو میوزکل انسٹومینٹ تھے وہ سب توڑ دیئے، جو گانا گانے والیاں تھیں ان سب کو فارغ کر دیا، جو شراب کی بوتلیں تھیں وہ ساری توڑ دیں، جو برے ہم نشین تھے سب سے لاتعلقی اور کنارہ کشی اختیار کرلی، شاہانہ لباس اتار دیا، سادہ لباس پہنا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور اس اللہ والے کی خدمت میں آکر کہنے لگا۔ کل کے آپ کے ایک جملہ نے جو میں نے بے اختیار سنا تھا، اس ایک جملہ نے میرے دل کی کایا کو پلٹ کر رکھ دیا، گانے اور موسیقی کے آلات توڑ دیئے، شراب کی بوتلیں اور مٹکے توڑ دیئے، گانا گانے والوں کو فارغ

کر دیا۔ بُرے ہم نشینوں سے کنارہ کشی اختیار کرلی، شاہانہ لباس اتار دیا اور اب میرے اندر کوئی تکبر نہیں، عاجزی کی تصویر بن کر آیا ہوں۔ کل کے آپ کے ایک جملے نے اندر کا سارا سسٹم تبدیل کر دیا۔ اور وہ جملہ کیا تھا؟

عَجِبْتُ لِضَعِيْفٍ يَعْصِيْ قَوِيًّا

''تعجب ہے اس کمزور پر جو طاقتور اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔''

یہ کتنا کمزور ہے ایک نطفہ سے پیدا ہوا، کپڑے پر لگے کپڑا ناپاک، بدن پر لگے بدن ناپاک۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① (سورۂ دھر:۱)

جس کا نام ونشاں نہ تھا جو نَسْیًا مَنْسِیًا تھا، جو احاطہ عدم تھا، جس سے بدبو آتی تھی، یہ کمزور انسان پیدا ہوا، منہ میں دانت نہیں، دور تک دیکھ نہیں سکتا، سن نہیں سکتا، سمجھ نہیں سکتا، بول نہیں سکتا، پکڑ نہیں سکتا، چل نہیں سکتا، کروٹ نہیں لے سکتا، ہضم نہیں کرسکتا، اتنا کمزور انسان، اس طاقتور اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے، اس ایک جملہ نے میرے دل کی کایا کو پلٹ دیا۔

اللہ تعالیٰ کی ہم پر رحمت

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

یہ جو جملہ ہے یہ معمولی جملہ نہیں ہے۔ ہم تھوڑا سا اس کو تصور میں لائیں، تھوڑا سا اس کو سوچیں کہ ہم اللہ کی کتنی نافرمانی کرتے ہیں، اس کے باوجود بھی اس اللہ نے ہمیں شل نہیں کیا، ہماری آنکھیں نہیں پھوڑیں، ہمارے چہروں کو مسخ نہیں کیا، آسمان سے پتھر نہیں برسائے، آسمان سے آگ نہیں برسائی،

ہماری جھوٹ کی بدبو کو عام نہیں کیا، رات کو ہم گناہ کرتے ہیں ہمارے دروازوں پر اس نے نہیں لکھوایا، بنی اسرائیل میں کوئی رات کو گناہ کرتا تھا صبح کو اس کے دروازے پہ لکھا ہوتا تھا کہ اس نے فلاں گناہ کیا ہے، ہماری کسی سے ان بن ہوجائے ہم گھر سے نکال دیتے ہیں، لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ کوئی اس کے قریب نہ جائے، کوئی اس کو اپنے گھر میں نہ بلائے جو اس کے ساتھ اچھائی کرے گا وہ میرا دشمن ہوگا۔ ہم نے دن رات گناہوں میں گذارے، ہمارے گناہوں سے زمین کی چھاتی بھر گئی، آسمان کی نیلی چھت پناہ مانگتی ہے، عرش کے ستون ہلتے ہیں اور سمندر اجازت مانگتے ہیں، ربّ اجازت دے میں انہیں ڈبو کو رکھ دوں اور پہاڑ اجازت مانگتے ہیں رب اجازت دے انہیں کچل کر رکھ دوں اور آگ اجازت مانگتی ہے میں انہیں جلا کو بھسم کر دوں اور فرشتے اجازت مانگتے ہیں ربّ! تیری اور نافرمانی برداشت نہیں ہوتی اتنا گناہگار انسان، اتنا خطا کار انسان، اتنا بدکردار انسان، اتنا سیرت کے اعتبار سے داغ دار انسان، یہ دن رات اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے اس نے آنکھیں نہیں پھوڑیں اس نے ہاتھوں سے پاؤں سے شل نہیں کیا، اس نے ہمارے دماغ کو ماؤف نہیں کیا، اس نے ہماری جیب کو خالی نہیں کیا، اس نے ہماری اولادوں کو ہم سے چھینا نہیں، ہوا کے نظام کو بند نہیں کیا، پانی کے نظام کو بند نہیں کیا۔

عَجَبٌ لِضَعِيْفٍ يَعْصِيْ قَوِيًّا

"تعجب ہے اس کمزور انسان پر جو طاقتور کی نافرمانی کر رہا ہے۔"

عبدیت کیا ہے؟

اسی لیے ہم غلام ہیں اور غلام کی اپنی مرضی نہیں چلتی۔ ایک اللہ والے

نے ایک غلام خریدا اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: جس نام سے آپ پکاریں گے وہی میرا نام ہے، کھانے میں کیا پسند ہے؟ کہا جو آپ کھلائیں گے وہی مجھے پسند ہے۔ لباس کیسا پہنتے ہو؟ کہا جو آپ پہنائیں گے وہی میرا لباس ہوگا، کیا کیا کر سکتے ہو؟ کہا: جو آپ کے منہ سے نکلے گا، اشارۃً آبرو ہوگا میں کرنے کے لیے تیار ہوں، غلام کی حیثیت کیا ہوتی ہے، ہم بھی اللہ کے غلام ہیں۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ان دنوں میں یہ جو ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ ان دنوں میں اپنے 100 اونٹوں کو اور سو غلاموں کو لے کر میدان عرفات میں آجاتے ہیں، 100 اونٹ راہ خدا میں قربان کرتے ہیں، 100 غلاموں کو آزاد کرتے ہیں، زارو قطار رونا شروع کر دیتے ہیں رَبا! میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا ہے میں تیرا غلام ہوں تو ہمیں آزاد کر دے۔

دنیا کے قید خانہ ہونے کا مطلب

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ

"یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔"

علماء نے لکھا ہے کہ کیا مطلب؟ ایک قیدی ہوتا ہے تو وہ لباس اپنی مرضی کا نہیں پہنتا، ٹوپی بھی اس کو وہ دیتا ہے، لباس بھی اس کو وہ دیتا ہے، چپل بھی اس کی مرضی کی، کھانا پینا بھی ان کی مرضی کا اور انہی کے ٹائم پر جب وہ چاہیں گے، واش روم بھی اپنی مرضی سے نہیں جا سکتا، نیند بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا، بال بھی اپنی مرضی سے نہیں رکھ سکتا، شیو اور حجامت بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا، ناخن بھی اپنی مرضی سے نہیں کاٹ سکتا، باتیں بھی اپنی مرضی کی

نہیں کرسکتا، مؤمن تو دنیا میں قیدی ہے، کھائے گا جو اللہ کو پسند، پیئے گا جو اللہ کو پسند، پہنے گا جو اللہ کو پسند، سوئے گا جو اللہ کو پسند، جاگے گا جو اللہ کو پسند، شادی ایسی کرے گا جو اللہ کو پسند، کاروبار ایسا کرے گا جو اللہ کو پسند، چہرہ ایسا رکھے گا جو اللہ کو پسند، لباس ایسا پہنے گا جو اللہ کو پسند، عمامہ ایسا پہنے گا جو اللہ کو پسند، اس کی زبان کے بول وہ نکلیں گے جو اللہ کو پسند، یہ مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے، ہم نے تو یہاں بھی من مانی شروع کر رکھی ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں لباس سے کیا ہوتا ہے؟ ڈاڑھی رکھنے سے کیا ہوتا ہے؟ سنت ہی تو ہے ہم سنت کو سنت سمجھ کر چھوڑتے ہیں، صحابہ سنت کو سنت سمجھ کر جان نچھاور کرتے تھے، ہم کہتے ہیں سنت ہی تو ہے۔ اسی لیے ہم نے من مانی شروع کر رکھی ہے اور صحابہ نے قربان دی تھی اسی لیے

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

لباس کی اہمیت

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے ان کے زمانے میں ایک وکیل صاحب تھے یا جج صاحب تھے تو اسی طرح بات ہوئی کہ لباس شریعت کے مطابق زیب تن کیا جائے تو اس جج یا وکیل نے کہا: مفتی صاحب! شریعت میں قرآن و حدیث میں لباس کی کوئی اہمیت نہیں ہے لباس جیسا بھی ہو دل صاف ہونا چاہیے، تو مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انداز سے ان کو سمجھایا کہ جج صاحب کل جب آپ عدالت جائیں گے اپنی اس خاص کرسی پر بیٹھیں گے تو آپ اپنی اہلیہ کا لباس پہن کر چلے جائیں، تو وہ آگ بگولہ ہوگیا کہ آپ نے یہ کیسی بات کردی؟ کہا جب لباس کی کوئی اہمیت نہیں تو آپ کوئی بھی لباس

پہن لیں، آپ کرسی عدالت پر جب جائیں گے آپ جج والا مخصوص لباس نہ پہنیں کوئی دوسرا لباس پہن لیں، کہا: نہیں میری انٹری (entry) نہیں ہوسکتی، میں فیصلہ نہیں کرسکتا کہا: تمہارے لیے تو لباس ضروری ہے اور اسلام میں لباس کی کوئی اہمیت نہیں؟

ہماری غلط فہمی

تو بہر حال عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم غلام ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نہیں ہیں نفس کے غلام ہیں، کوئی تھوڑا ہے کوئی زیادہ ہے بھائی! ایک قیدی کو 100 زنجیریں پہنا دو 100 زنجیروں میں جکڑ دو۔ اب اگر اس کی 20 زنجیرین کھل جائیں تو کیا وہ نعرے لگاتا پھرے گا کہ جی میں تو آزاد ہوں، ایک زنجیر باقی ہو باقی زنجیر کھول دیں۔ ایک زنجیر باقی ہے وہ یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں آزاد ہوں، اگر اپنے آپ کو آزاد کہے گا، آزادی کا جشن منائے گا، نعرے لگائے گا celebrate کرے گا۔ دنیا اس پر کہے گی کہ تو غلام ہے پہلے بھی جکڑا ہوا تھا، اب بھی جکڑا ہوا ہے۔ ہم نفس کے غلام ہیں، ہم غلامی کی 100 نہیں، ہزار نہیں، لاکھوں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، حسد ہے، کینہ ہے، بغض ہے، عداوت ہے، چغلی ہے، بے نمازی ہونا ہے، قرآن کی تلاوت نہیں کرتے، پتہ نہیں کتنے گناہوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں، اسی لیے ان غلامی کی زنجیروں کو توڑنا یہ آسان کام نہیں ہے۔

صحبت اہل اللہ کی ضرورت

اس کے لیے اللہ والوں کی صحبت ضروری ہے، خانقاہوں میں حاضری

ضروری ہے، بابرکت اور روحانی ماحول میں بیٹھنا ضروری ہے۔

کلام اللہ کی حیران کن فصاحت و بلاغت

شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں میں نے ایک جگہ پڑھا کہ ایک دفعہ سعودیہ چلے گئے تو ایک عرب شیخ سے ملاقات ہوگئی، کچھ گفتگو ہوئی اس عرب شیخ نے کہا کہ قرآن کی ایک آیت ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (سورہ نور: ۳۰، ۳۱)

آخر میں ہے کہ" بے شک اللہ باخبر ہے اس سے جو یہ لوگ کرتے ہیں"۔ اب یہ نظر جھکانے کا حکم تھا، نظر جھکانا یہ فعل ہے، نظر جھکانا یہ عمل ہے، مناسب یہ تھا کہ قرآن میں کہا جاتا:

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

وہ ایک عمل کر رہے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ

وہ ایک کام کر رہے ہیں بدنظری کا

اللہ نے یوں نہیں کہا "خَبِيْرٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ" بلکہ فرمایا: يَصْنَعُوْنَ

"يَصْنَعُوْنَ" صنعت سے ہے، صنعت سے آدمی مختلف کام کرتا ہے۔ کہا یہ نظر جھکانے کا حکم صرف ایک کام نہیں ہے۔ بسا اوقات آدمی نظر جھکاتا ہے لیکن کن اکھیوں سے دیکھتا ہے۔ فرمایا:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿۱۹﴾ (سورۂ مومن:۱۹)

تم کن اکھیوں سے دیکھو گے وہ بھی اللہ جانتا ہے۔ آنکھ کی خیانت کو بھی جانتا ہے۔ اور دل کے چھپے راز کو بھی اللہ جانتا ہے اس لیے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ''

یعنی ''اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِاِجَالَةِ النَّظْرِ''

نظر گھماتے ہو اللہ باخبر ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِاِسْتِعْمَالِ سَائِرِ الْحَوَاسّ

تم کیمرہ میں دیکھتے ہو، تم موبائل میں دیکھتے ہو، تم L.C.D میں دیکھتے ہو، تم شیشہ میں دیکھتے ہو، تم دوربین میں دیکھتے ہو، تم کیمرہ میں دیکھتے ہو۔ تم مائیکرو اسکوپ سے دیکھتے ہو۔ جو بھی تم کرتے ہو اس زمانے میں قرآن نے کہا۔ جو بھی تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔

تم کانوں سے سنتے ہو، آنکھوں سے دیکھتے ہو، ناک سے سونگھتے ہو، زبان سے بولتے ہو، دل و دماغ سے سوچتے ہو، ہاتھوں پکڑتے ہو، پاؤں سے چلتے ہو، تم جو بھی کرتے ہو اللہ باخبر ہے، تمہارا ہاتھ ہلتا ہے اللہ باخبر ہے، آنکھ کا اشارہ کرتے ہو اللہ باخبر ہو، انگلی سے اشارہ کرتے ہو اللہ باخبر ہے، پاؤں سے اشارہ کرتے ہو اللہ باخبر ہے، سر ہلاتے ہو اللہ باخبر ہے۔ جو بھی تم کرتے ہو اللہ باخبر ہے، اس اللہ کے سامنے ہے ہم کسی ہائی سیکورٹی زون ایریا سے گزرتے ہیں کیمرے لگے ہوئے خفیہ آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے، لوگ آپ پر نظر رکھے ہوئے ہیں کوئی غلط حرکت نہیں کرتا۔ پاکستان میں تو سگنل توڑتے ہیں اتنی سختی نہیں، باہر ملکوں میں آپ سگنل نہیں توڑ سکتے، فائن ہوتا ہے، جرمانہ ہوتا

ہے، چونکہ ہائی سیکورٹی زون ایریا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ①

ہمارا دیکھنا ناقص، اللہ کا دیکھنا کامل

اس کے خفیہ کیمرے اس کے خفیہ ٹیپ ریکاڈرز پوری کائنات میں لگے ہوئے ہیں، میں سامنے دیکھتا ہوں پیچھے نظر نہیں آتا، دائیں دیکھتا ہوں بائیں نظر نہیں آتا، قریب دیکھتا ہوں دور نظر نہیں آتا، اندر دیکھتا ہوں دیوار کی اوٹ میں نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات

لیکن اس اللہ کے پاس دیکھنے والی ایسی آنکھ ہے جو ہر جگہ، ہر وقت، ہر چیز آسانی کے ساتھ دیکھتی ہے، چونکہ اللہ کے پاس دیکھنے والی آنکھ کی یہ صفت ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

''اونگھے نہیں''

وَّلَا نَوْمٌ ؕ

''سوئے نہیں''

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

''وہ غافل نہیں''

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

''وہ عاجز نہیں''

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

''ایک ذرہ برابر جس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے''

يَرٰى بِنَمْلَةٍ سَوْدَآءَ عَلَى الصَّخْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَآءَ

جو اندھیری رات میں چلنے والی چیونٹی کو دیکھتا ہے، اس کے چلنے کی آہٹ کو سنتا ہے، اس کو رزق دیتا ہے۔

چیونٹی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء

فرمایا:

سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِيْ وَيَرْزُقُنِيْ وَيَعْلَمُ مَكَانِيْ وَلَا يَنْسَانِيْ

وہ مجھے دیکھتا بھی ہے چیونٹی کہتی وہ مجھے کھلاتا بھی ہے، پلاتا بھی ہے ٹھکانہ بھی دیتا ہے، وہ مجھ سے غافل نہیں ہوتا۔ اسی لیے یہ یقین ہمارے دلوں میں آئے گا جب ہم ایسی مجالس میں شریک ہوں گے۔

اللہ ہم سب کو ان تمام باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ بار بار حاضری کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

دین کی عظمت

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک اہم صفت اور ہماری حالت۔
- .....انسانی فضیلت کی اصل وجہ۔
- .....موجودہ دور میں ہماری عملی کیفیت۔
- .....ظاہری اور باطنی تبدیلیوں کی وجہ۔
- .....فضیلت کا حیرت ناک انداز۔
- .....بہت بڑا مغالطہ اور دوغلی پالیسی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَارَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا ربّ
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام! سامعین گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید کی ایک آیت مبارکہ تلاوت کی ہے اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو دنیا کی چیزوں کو تو بہت خوب جانتے ہیں، چھوٹی چھوٹی چیزوں کا انہیں ادارک اور علم ہے، معلومات اور نالج ہے، لیکن دین کی بنیادی باتوں سے، دین کی اساس سے وہ ناواقف اور بے بہرہ ہیں۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہم صفت

صحابہ کرام + کی صفت یہ تھی کہ دین کی باریکیوں کا انہیں علم تھا کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے' یہ مکروہ تحریمی ہے' یہ مکروہ تنزیہی ہے' یہ جائز ہے' یہ ناجائز ہے' یہ پاک ہے' یہ ناپاک ہے' دین کی باریکیوں کا انہیں علم تھا اور دنیا کے بارے میں وہ ذرا سادے تھے۔

بات کیا تھی چند اونٹوں کے چرانے والے
جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکہ
بن گئے دنیا کی تقدیر بدلنے والے

ہماری زبوں حالی

تو ہمارا معاملہ برعکس اور Oposite ہے' ہمیں دنیا کی تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کا پتا ہے' آج کل کے بچے سے پوچھو کہ ''3G'' کیا ہوتا ہے' ''4G'' کیا ہوتا ہے' حالانکہ پہلے زمانے میں تو نہ 3G تھا اور نہ 4G تھا ابو جی تھے' استاد جی تھے' آج ابو جی اور استاد جی کی جگہ 3G اور 4G آ گیا ہے۔

سوال اور اس کا عجیب جواب

ایک پوتے نے اپنے دادا سے سوال کیا: دادا جان! آپ کے زمانے میں T.V نہیں تھا' V.C.R نہیں تھا' ڈش نہیں تھا' Films نہیں تھیں' موبائل نہیں تھا' whod's App نہیں تھا' Twitter نہیں تھا' Facebook نہیں تھی' Insta Gram نہیں تھا' کچھ بھی نہیں تھا' آپ کیسے جیتے تھے' آپ کی لائف کیسی گزرتی تھی۔

تو اس دادا جی نے کہا! بیٹے جیسے تمہاری زندگی میں نمازیں نہیں' روزے نہیں' زکوۃ نہیں' تبلیغ نہیں' تلاوت نہیں' ذکر نہیں' بڑوں کا ادب نہیں' ماں باپ کی خدمت نہیں' آنکھوں میں حیا نہیں' جیسے تمہاری زندگی گزر رہی ہے ہماری زندگی بھی گزر گئی۔

تو قرآن نے ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے کہ دنیا کی تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کو بھی جانتے ہیں لیکن دین کی بنیادی کا انہیں علم نہیں ہے۔

فکر کی بات

بعض اوقات جب کسی عالم سے سوال پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مولانا صاحب آپ کو تو پتا نہیں یہ چیز بھی آ چکی ہے' فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ جیسے ہمیں تو بڑا Knowloge ہے۔

لیکن ''التحیات'' سنو تو نہیں سنا سکتا' دعائے قنوت پوچھو آپ نماز میں پڑھتے ہوں گے لیکن ابھی میں آپ سے کہوں کھڑے ہو کر سناؤ' نہیں سنا پائیں گے یعنی دین کا حال تو یہ ہے۔قرآن نے اس آیت میں یہ کہا کہ دنیا کی تو ایک ایک چیز کا پتا ہے آخرت کے بارے میں بہت سی چیزوں سے ناواقف ہیں۔

انسان کی فضیلت کی اصل وجہ

یہ جو اللہ نے انسان کو فضیلت دی اور فرشتوں سے بھی گویا انسان بڑھ کر ہے' انسان کو اللہ نے اپنا نائب اور خلیفہ بنایا تو انسان کو فضیلت کیوں ملی' علم کی وجہ سے' یہ بات تو سب کو پتا ہے اللہ کریم نے فرشتوں پر کچھ چیزیں پیش کیں۔

اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ (سورۂ بقرہ: ۳۱)

مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

فرشتوں نے کہا:

سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ (سورۂ بقرہ: ۳۲)

ہمیں تو اس کا پتا ہی نہیں ہمیں تو وہ پتا ہے جو آپ نے بتایا

پھر اللہ نے وہ نام اور وہ چیزیں آدم علیہ السلام پہ پیش کیں۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا (سورۂ بقرہ: ۳۱)

آدم علیہ السلام نے ان ساری چیزوں کے نام بتائے۔

نکتہ کی بات

تو اللہ نے انسان کو جو فضیلت دی' فرشتوں پر علم کی وجہ سے تو اس میں نکتہ سمجھیے۔ کہ صرف علم کی وجہ سے نہیں' اللہ نے انسان میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ یہ اپنا علم بڑھا سکتا ہے' یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾

اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر

فرشتوں کا علم محدود ہے' جتنا دیا اتنا ہی ہے' بڑھ نہیں سکتا۔ وہ خود سے بڑھا نہیں سکتے' وہ (Asility) ہی نہیں' وہ (Lapacity) ہی نہیں' وہ استعداد ہی نہیں۔

علم بڑھانے کی استعداد

لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم بھی دیا اور استعداد بھی دی کہ وہ اسے بڑھا بھی سکتا ہے، اب ہم بڑھا بھی رہے ہیں کہ نہیں یہ اس سے بھی زیادہ

خطرے کی بات ہے۔ علم سے میری مراد کا نظام تعلیم نہیں ہے، کہ آپ کہیں گے کہ جی نہیں علم تو بڑھ گیا۔

ظاہری تبدیلیاں

بھائی بیس سال پہلے ایک انسان بچہ تھا بیس سال بعد ایک بچہ لڑکا ہو گیا' پھر بیس سال کے بعد وہ لڑکا جوان ہو گیا' پھر بیس سال کے بعد وہ جوان بوڑھا ہو گیا' پھر بیس سال کے بعد وہ بوڑھا قبر میں چلا گیا۔

بیس سال پہلے ایک آدمی (Non educated) تھا' بیس سال کے بعد اس نے میٹرک کر لیا' پھر بیس سال کے بعد میٹرک والے نے پی ایچ ڈی کر لی، پروفیسر بن گیا' بیس سال کے بعد وہ انجینئر بن گیا' اضافہ ہو رہا ہے کہ نہیں' تبدیلی آ رہی ہے کہ نہیں۔ بیس سال پہلے غریب تھا' بیس سال کے بعد امیر بن گیا' بیس سال پہلے اس کی ڈاڑھی کالی تھی' بیس سال کے بعد اس کی ڈاڑھی سفید ہو گئی' بیس سال پہلے منہ میں دانت تھے' بیس سال کے بعد منہ میں دانت نہیں رہے' بیس سال پہلے بینائی تیز تھی' بیس سال بعد بینائی چلی گئی' بیس سال پہلے شوگر نہیں تھی، بیس سال بعد شوگر ہو گئی' بیس سال پہلے حافظ تھا' بیس سال بعد مفتی بن گیا' بیس سال پہلے غیر شادی شدہ تھا بیس سال بعد شادی ہو گئی' اس کے بیس سال بعد پوتے ہو گئے' کچھ سمجھ میں آ رہا ہے یا نہیں۔

باطنی تبدیلی کیوں نہیں؟

لیکن بیس سال پہلے ہماری جو نماز تھی اس میں تبدیلی آئی؟ آج بھی ہماری نماز وہی ہے۔

یہ پچاس سال کے ہمارے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں، جوان بیٹھے ہوئے ہیں'

کسی کو فخر ہوگا میں ڈاکٹر ہوں' میں نے بڑی محنت کی ہے' میں انجینئر بن گیا' میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بن گیا، میں نے بیس سال پہلے محنت کی' پہلے ہزار پتی ہوا' پھر لاکھ پتی ہوا' پھر کروڑ پتی ہو' پھر ارب پتی بن گیا، بہت سے لوگ اس پر فخر کرتے ہیں لیکن خدا کے بندو بیس سال پہلے بھی ہماری نماز وہی تھی اور اب بھی وہی ہے۔

ہماری نمازوں کی حقیقت

حدیث میں آتا ہے کہ جس نماز کو کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے آج بھی ہم اسی Stage پر کھڑے ہیں، جیسے آٹو گاڑی ہوتی ہے، اب یورپی ممالک میں ایک ایسی گاڑیاں متعارف ہو چکی ہیں کہ گاڑی کے اندر Operating system ہوتا ہے۔

آپ نے اس کو آپریشنل کیا' ایکٹیویٹ کیا' اس گاڑی میں آپ بیٹھ کر سو گئے' وہ گاڑی خود ہی اسٹارٹ ہو گی' خود ہی لوکیشن آپ نے اس میں سیٹ کی ہے' وہاں تک جائے گی' Turn بھی خود لے گی' اسپیڈ بریکر پر خود ہی رکے گی' Signal کے اشارے کو خود ہی فولو کرے گی اور وہ راستہ جس پر ٹریفک کم ہے اس روٹ سے آپ کو آپ کی Location تک کم سے کم وقت پر پہنچائے گی' یہ گاڑیاں آچکی ہیں۔

تو ہماری نمازیں بھی اسی طرح ہیں اذان کا وقت ہوا بس خود بخود مسجد کی طرف آ گئے' جلدی جلدی استنجاء کیا پھر وضو کیا' نماز پڑھی اور دعا مانگی' اور چلے گئے۔ وہ Concentration نہیں ہے کہ اذان ہوئی کس کا بلاوا آیا۔

اذان کے وقت کی کیفیت

جس اذان کو سن کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا رنگ پیلا ہو جاتا' اللہ کا

بلاوا آیا' جس اذان کو سن کر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوتے، گھل مل جاتے' ہمارے کاموں میں ہاتھ بٹاتے' ہم سے حال احوال لیتے' جوں ہی اذان کی آواز اللہ اکبر کی آواز کانوں میں پڑتی' وہ بیگانے ہوجاتے' جیسے وہ ہمیں جانتے ہی نہیں۔

غفلت کی چادر

ہم میں وہ تبدیلی آتی ہے؟ پھر مسجد میں داخل ہوتے ہیں' بہت سے لوگ تو دعا بھی نہیں پڑھتے' موبائل میں لگے ہوتے ہیں' اچھا اچھا آرہا ہوں' بس نماز کے بعد آتا ہوں اور ایسے ہوشیار ہیں کہ جو نسوار ہے وہ بھی مسجد کے اندر آکر استنجا خانے اور وضو خانے میں پھینکتے ہیں' یعنی جس مسجد کو صاف کرنے کا حکم ہے اس مسجد کو گندا کرنے آرہے ہیں' گٹکا بھی وضو خانے میں پھینکتے ہیں۔

غیرت ہے تو کر کے دکھائیں

خدارا بھائی! یہ باتیں معمولی نہیں ہیں' میں تو آپ کی غیرت کو تب مانوں گا کہ آپ کو پرائم منسٹر اپنے آفس میں بلائے' آپ کو کوئی منسٹر اپنے چیمبر میں بلائے، آپ کو کوئی جج اپنے چیمبر میں بلائے اور آپ نسوار منہ میں رکھ کر جاؤ' اور گٹکا منہ میں رکھ کر جاؤ' یہ اسلام کے ساتھ ہماری محبت ہے ہم' اتنے بے ادب ہو چکے ہیں اور جب باتوں پر آجاتے ہیں تو کہتے ہیں مولوی کو کیا پتا ہے؟ ہماری پاس بڑی (Knowleage) ہے۔صرف معلومات کا حاصل ہوجانا کافی نہیں ہے۔

''كَمَثَلِ الْحِمَارِ ''قرآن نے کس کو کہا کہ یہ گدھوں کی طرح ہے یہ کس کو

مسجد کا ادب اور دعا کا راز

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مسجد آتے وقت ہماری یہ کیفیت تبدیل ہو' بہر خال یہ نسوار اور گٹکا' اس سے اپنی جان چھڑاؤ' اندر ادب کے ساتھ آؤ' مسجد کی حدود میں داخل ہو اور یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد کا تو ایک دروازہ ہے' عبادت کا ایک دروازہ ہے' نماز کا تو ایک دروازہ ہے' یہاں جمع کہا دروازے کھول دے' آقا ﷺ نے ہمیں وہ کوڈز بتائے' آقا ﷺ نے ہمیں A.T.M کا وہ پن کوڈ بتایا کہ یہ دعا پڑھو گے تو رب کے خزانے کھل جائیں گے جو تمہیں چاہیے وہ ملے گا۔

میں کس کے گھر آ رہا ہوں، ادھر بھی آ کر بیٹھے گا' دو چار منٹ کونے میں بیٹھ کر گپ شپ لگائے گا' بعض موبائل کو لے کر مسجد مین ایسے زور زور سے لگا ہوتا ہے جیسے کسی پارک میں ہے اس کو پتہ ہی نہیں مجھے موبائل Silent کرنا ہے، مجھے موبائل بند کرنا ہے' جیسے پورے پاکستان کا نظام یہ چلا رہا ہے' اپنے آپ سے اتنا بڑا آدمی بنا ہوا ہے۔

سمجھنے کی بات

میں جو سمجھانا چاہ رہا ہوں 20' 30 سال میں سب کچھ بدل گیا' نماز اور اندر کا ایمان بدلا؟ تقویٰ کی کیفیت بدلی؟ چہرے پر نور آیا؟ آنکھوں میں حیاء آئی؟ زبان میں زینت آئی؟ دعاؤں میں رونا آیا؟ مسجد میں مزا آیا؟ 20 سال پہلے قرآن نہیں آتا تھا آج حافظ بن گئے' یہ کون بتائے گا؟' 20 سال

پہلے ایک حدیث نہیں آتی تھی آج مجھے 100 حدیثیں یاد ہیں یہ کون بتائے گا؟ بس جی ہمارا وقت تو ضائع ہو گیا ہم پر کسی نے توجہ نہیں دی' اس سے نجات نہیں ملے گی' قرآن کو وقت دو' حدیث کو وقت دو۔

مثال سے وضاحت

ایک آدمی دیہات میں رہتا ہے' پنج گور میں رہتا ہے' یا پھر (K.P.K) کے کسی گاؤں میں رہتا ہے یا پنجاب کے کسی چک میں رہتا ہے' اور اس کو آپ نے A.T.M کارڈ دے دیا' دو تین سال کے بعد وہ کسی کو دکھائے کہ میرے دوست نے مجھے یہ دیا تھا' ذرا دیکھو تو سہی کہ یہ کیا ہے؟ اس نے دیکھا بولا یہ تو اے ٹی ایم کارڈ ہے بولا اس میں کیا ہوتا ہے؟

اس میں تو پن کوڈ ہوتا ہے، پھر کیا ہوتا ہے' ایک اے ٹی ایم مشین ہوتی ہے' اس میں یہ ڈالنا پڑتا ہے، پھر کیا ہوتا ہے؟ اس سے پیسے نکلتے ہیں' 25 ہزار' 50 ہزار پر ڈبے اور اس سے بھی زیادہ کے ہوتے ہیں' وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے' کاش میں کسی سے پوچھ لیتا' کاش میں اس کے کوڈز معلوم کر لیتا' کاش کہ اس کے پن کوڈ کا مجھے پتہ چل جاتا' کاش کسی اے ٹی ایم مشین کے پاس میں اسے لے جاتا' اس میں اسے داخل بھی کر لیتا' مجھے اس Procedure کا پتا چلتا تو مجھے فائدہ ہوتا۔

قیمتی خزانے اور ہماری جہالت

اللہ نے قرآن تو دے دیا' نبی نے مسنون دعائیں تو دے دیں' نہ ہم نے دعائیں سیکھی' نہ ہم نے ان کا ترجمہ سیکھا' نہ کسی عالم کے پاس گئے' نہ اس سے فائدہ اٹھایا' یوں کورے کہ کورے رہ گئے' 20 سال پہلے بھی جاہل تھا' 20

سال بعد بھی جاہل کا جاہل ہے۔

بڑھیا کے جملے پر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے

علم جب آتا ہے تو پھر دنیا بھی بدل جاتی ہے اور آخرت بھی بدل جاتی ہے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے اللہ کے ولی تھے' ایک دن بیان کر رہے تھے' کہنے لگے کہ اللہ کا در ہے' دروازہ کھٹکھٹاتے رہو' کھٹکھٹاتے رہو' کھٹکھٹاتے رہو' کبھی تو کھلے گا' یہ باتیں ہم بھی کہتے ہیں' ایک بڑھیا نے کہا: حسن بصری اللہ کا دروازہ کبھی بند بھی ہوتا ہے؟ آپ کہہ رہے ہیں کھٹکھٹاتے رہو' تو کبھی بند بھی ہوتا ہے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے' اے اللہ مجھے معاف کر' بڑھیا بھی تجھے مجھ سے زیادہ جانتی ہے' ہم نے اللہ کے در کو سمجھا کیا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا

جب علم آتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے والے' اپنے کندھے پر راشن کا بورا اٹھا کر لے جا رہے ہیں' غلام کہتا ہے میں اٹھاؤں گا' کہا قیامت کے دن بھی عمر کا بوجھ تو اٹھائے گا' ''وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی'' (سورۂ زمر:۷) 22لاکھ مربع میل پہ اسلام کا پرچم لہرانے والا ''لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ'' میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

جس کے اسلام لانے پر آسمان والے بھی خوش' زمین والے بھی خوش' جس کے دنیا سے چلے جانے پر زمین والے بھی روئے' آسمان بھی رویا' اسلام بھی رویا' جو عمر جس راستے سے جاتا ہے شیطان بھاگ جاتا ہے' جس عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں' جس عمر کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا تھا' میدان حشر میں جب میں کھڑا ہوں گا' دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا' بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ ہوگا۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر راشن کا بورا اٹھا کر اس بڑھیا کو پیش کر کے کہتا ہے خدا کے لیے قیامت کے دن اللہ کو میری شکایت نہ کرنا۔ مجھے معاف کر دینا' علم جب آتا ہے تو حالت یہ ہوجاتی ہے۔

عُجب کا مرض

ہم جس دن پانچ نمازیں جماعت سے پڑھ لیتے ہیں' تو کسی کو سیدھا منہ دیکھتے بھی نہیں ہیں' جو فجر میں ذرا دیر سے آتا ہے وہ نظر جھکا رہا ہوتا ہے اور ہم اسے گھور کر دیکھتے ہیں' کیوں کیا ہوا دیر ہوگئی' اور جس دن ہم تہجد پڑھ لیں' اس دن تو پھر معاملہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔

میرے محترم دوستو!

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسنون دعائیں بتلائیں ہیں۔ ان کو یاد کرنے اور سیکھنے کی کوشش کریں۔

مثال سے وضاحت

بھائی! دو دوست تھے' مثال دے رہا ہوں ایسے دوست دنیا میں ہوں گے نہیں' دونوں میں بڑی (Attachment) ہے وہ ایک دوست صبح اٹھتا ہے تو دوسرے کو میسج کرتا ہے' الحمدللہ اٹھ گیا ہوں' وہ کہتا ہے (Welcome)' جواب دیتا ہے (Welcome)' پھر وہ دوست کہتا ہے ناشتہ کر لیا ہے' وہ دوست جواب دیتا ہے (Welcome)' پھر یہ دوست میسج کرتا ہے' آفس کے لیے نکل گیا ہوں' وہ جواب دیتا ہے (Welcome)' یہ دوست میسج کرتا ہے ریچ سیفلی' آفس پہنچ گیا ہوں خیریت سے' وہ جواب دیتا ہے (Welcome)'

پھر یہ گھر کی طرف جاتا ہے' وہ جواب دیتا ہے (Welcome)' کھانا کھانے لگا ہوں' وہ جواب دیتا ہے (Welcome)' سونے لگتا ہے وہ جواب دیتا ہے (Welcome)' جو کام کرتا ہے واش روم گیا وہ کہتا ہے (Welcome)' چھٹی ہوگئی وہ کہتا ہے (Welcome)' ڈیل (Deal) کر رہا ہے وہ کہتا ہے (Welcome)' ڈیل (Deal) کام یاب ہوگئی' نفع ہوگیا' وہ کہتا ہے (Welcome)' ایسے پکے دوست دیکھیں ہیں کبھی؟

دوستی اور محبت کی انتہا

اللہ اکبر کبیراً..... رسول اللہ ﷺ ہمارے ایسے دوست ہیں ہم سے اتنی محبت کرتے ہیں' کھانا کھاؤ تو یہ دعا پڑھو' کھا چکو تو یہ دعا پڑھو' پانی پیو تو یہ دعا پڑھو' پی چکو تو یہ دعا پڑھو' گھر سے نکلو تو یہ دعا پڑھو' داخل ہو تو یہ پڑھو' اسکول جاؤ تو یہ پڑھو' بازار سے واپس آؤ تو یہ پڑھو' سونے لگو تو یہ پڑھو' اٹھ جاؤ تو یہ پڑھو' کپڑے پہننے لگو تو یہ پڑھو' سورج نکلے تو یہ پڑھو' چاند نکلے تو یہ پڑھو' افطار کرو تو یہ پڑھو' سحری کرو تو یہ پڑھو۔ مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھو' نکلو تو یہ پڑھو' وضو سے پہلے یہ پڑھو' وضو کے درمیان میں یہ پڑھو' وضو کے بعد یہ پڑھو' واش روم جاؤ تو یہ پڑھو' نکلو تو یہ پڑھو' دعائیں بتائیں ہیں کہ نہیں؟ خزانے بتائیں ہیں کہ نہیں؟ اتنی رسول اللہ ﷺ کو اپنی اُمت سے محبت ہے۔

اتباع سنت کے انعامات

اور پھر اس پر ملے گا کیا اللہ فرماتے ہیں' تم میرے رسول کی اتباع کرو گے میں تمہیں دنیا اور آخرت میں کامیاب کر دوں گا' جنت کے دروازے تمہارے لیے کھل جائیں گے' حوریں تمہارا استقبال کریں گی' غلمان تمہیں نعمتیں

صرف کریں گے' اللہ تمہیں اپنا دیدار کرائے گا' نہریں تمہارے لیے بہہ رہی ہوں گی' جو سوچو گے وہ ملے گا' وہ ملے گا۔

''مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ'' جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں۔ ''وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ'' جس کے بارے میں کسی کان نے سنا نہیں۔

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

دل پر جس کا گمان تک نہیں گزرا' وہ نعمتیں اللہ تمہیں دیں گے

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ (سورۂ زخرف:۷۱)

بے نظیر محبت

میرے محترم دوستو!

رسول اللہ ﷺ کو جو محبت ہم سے ہے' نہ باپ کو بیٹے سے ہے' نہ بھائی کو بہن سے ہے' نہ استاد کو اپنے شاگرد سے' نہ (Boss) کو اپنے نوکر سے ہے' نہ امام کو اپنے مقتدی سے ہے' نہ شوہر کو اپنے بیوی سے ہے، خدا کی قسم! کسی کو کسی سے اتنی محبت نہیں جتنی رسول اللہ ﷺ کو ہم سے ہے۔

حضور ﷺ کی ایمان والوں سے محبت

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۂ احزاب:۶)

اس آیت کا مطلب سمجھیے' نبی زیادہ قریب ہیں مومنوں کے ان کی اپنی جانوں سے' بھائی آدمی کو سب سے زیادہ محبت اپنی جان سے ہوتی ہے' پہلے جان ہے پھر جہان ہے' لیکن آیت میں کیا فرمایا' نبی مومنوں سے زیادہ محبت کرتا ہے' ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ' جتنی مجھے میری جان سے محبت ہے' اتنی میرے نبی کو مجھ سے محبت ہے۔اسی لیے تو میدان محشر میں کہے گا' اے

اللہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا۔

وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

جب تک میرا ایک امتی جہنم میں رہے گا۔

آدمی کی جان پر آتی ہے' تو مال بھی خرچ کرتا ہے' کہتا ہے کہ پیسے لے لے مجھے چھوڑ دے' بعض اوقات آدمی کہتا ہے' میری عزت نیلام ہو رہی ہے ہوجائے مجھے چھوڑ دے' ایسا ہوتا ہے، ہمیں اپنی جان پیاری ہے لیکن ہمیں اپنی جان اتنی پیاری نہیں جتنا رسول اللہ ﷺ کو ہم پیارے ہیں۔

ہر عمل کی اہم قرآنی دعا

اس بات کو سمجھیے آدمی کہیں داخل ہو رہا ہوتا ہے یا کہیں سے نکل رہا ہوتا ہے' آپ اپنی زندگی کا موازنہ کریں تو آپ کہیں داخل ہو رہے ہوں گے یا کہیں سے نکل رہے ہوں گے' بھئی گھر میں جارہا ہے یا پھر نکل رہا ہے یا مسجد میں جا رہا ہے یا مسجد سے نکل رہا ہے یا ہاسپٹل میں جارہا ہے یا ہاسپٹل سے باہر آرہا ہے یا بازار میں جارہا ہے یا بازار سے آرہا ہے یا دکان میں جارہا ہے یا دکان سے آرہا ہے یا گراؤنڈ جارہا ہے یا گراؤنڈ سے آرہا ہے' یہی ہوتا ہے ناں تو فرمایا یہ دعا پڑھ لو' یہ آیت پڑھ لو۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۸۰)

اے اللہ مجھے داخل کر اچھے انداز سے اور مجھے نکال اچھے انداز سے اور بیچ کے عرصہ میں بھی میرا مددگار بن جا' ہاسپٹل جارہا ہوں میرا داخل ہونا عافیت کے ساتھ ہو' نکل رہا ہوں صحت کی دولت لے کر نکلوں' اسکول جارہا ہوں' اے

اللہ عافیت کے ساتھ رہوں' نکلوں تعلیم کی دولت لے کر نکلوں' مسجد جا رہا ہوں' اے اللہ عافیت کے ساتھ رہوں' نکلوں اے اللہ قبولیت کی دولت لے کر نکلوں' مغفرت کا پروانہ لے کر نکلوں' بازار جا رہا ہوں' اے اللہ عافیت کے ساتھ جاؤں' نکل رہا ہوں' میری ضروریات آسانی کے ساتھ سستے داموں' عافیت کے ساتھ مجھے مل جائیں' یہ دعائیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھلائیں۔

فضیلت کا حیرت ناک انداز

اور میں نے شروع میں ایک بات کہی تھی' اللہ نے انسان کو فرشتوں پر فضیلت دی' حالانکہ فرشتے کیسی مخلوق ہیں' اللہ نے فرشتوں کے پر بنائے ہیں۔

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ

(سورۂ فاطر:۱)

کسی فرشتے کے دو پر' کسی کے تین پر' کسی کے چار پر' کسی کے 600 پر لگائے، جبرائیل امین کے چھ سو پر' دو پر کھل جائیں تو مشرق و مغرب ڈھک جائیں' میکائیل علیہ السلام اتنے بڑے فرشتے' ساتوں سمندروں کو ان کے سر پر ڈالا جائے، ایک قطرہ بھی زمین تک نہیں پہنچے، قوم لوط کی جو بستی تھی 4 لاکھ افراد پر مشتمل' چھ بستیاں تھیں' صدوم اس کو کہا جاتا تھا' ایک پر کے کنارے پر جو اس کو اٹھایا' آسمان تک لے جا کر جو زمین پر اسے پٹخا' اتنا اوپر اسے لے گئے کہ اس بستی کے کتوں کی آوازیں سنی گئیں' تو اللہ نے کسی فرشتے کو دو پر کسی کو تین پر کسی کو چار پر لگائے' پر کیوں بنائے جاتے ہیں' پر کیوں لگتے ہیں' ہوا میں اڑان کے لیے' اونچی اڑان بھرنے کے لیے' فضاؤں میں سیر کرنے کے لیے' معراج اور بلندی کے لیے' رفعت کے لیے۔

اے اللہ! آپ نے فضیلت انسان کو دی' پر فرشتوں کے بنائے' وہ اونچی

اڑان بھرے گا' انسان کیسے اڑان بھرے گا' اس کے تو پر نہیں' اللہ نے انہیں دو پر دیئے' تین پر دیئے' چار پر دیئے' ان پروں کے بدلے اللہ نے تجھے دو رکعت دیں' تین رکعت دیں' چار رکعت دیں' تو دو رکعت پڑھے گا تو عرش سے بھی اوپر چلا جائے گا۔

کیا عجب جادو ہے اس سجدے میں
جتنا جھکتا ہوں اتنا اوپر کو چلے جاتا ہوں

کھیل کی شرائط

میرے محترم بھائیو! دوستو! بزرگو!

اللہ نے انسان کو بڑا نواز ہے' انسان کو بہت اللہ نے نوازا ہے' لیکن ہمیں پتا نہیں چل رہا' پتا کس چیز کا چل رہا ہے' آج کل کیا چل رہا ہے' P.S.L چل رہا ہے' اس قوم کی اس سے بڑی بدبختی اور کیا ہوگی یعنی کھیل اسلام میں منع نہیں ہے' کھیل اسلام میں ناجائز نہیں ہے' کھیل اسلام میں حرام نہیں ہے' لیکن کچھ شرطیں ہیں' کچھ حدود ہیں' کچھ قیود ہیں' کچھ (Boundaries) ہیں' کچھ (Restriction) ہیں' کچھ (Limitations) ہیں' ایسا نہیں ہے بلکہ ایسا کھیل ہو کہ جس کھیل میں نمازوں سے غفلت نہ ہو' تلاوت سے غفلت نہ ہو' اس میں ڈانس نہ ہو' اس کھیل میں گانے نہ ہوں' اس کھیل میں میوزک نہ ہو' اس کھیل میں جوا نہ ہو' اس کھیل میں کسی کو تکلیف نہ دی جائے' اس کھیل میں شریعت کی دھجیاں نہ بکھیری جائیں۔

آج کا کھیل گناہوں کا مجموعہ

آج کل کرکٹ ہو یا فٹ بال ہو' پی ایس ایل ہو یا (T-20) ہو' ورلڈ

کپ ہو یا ٹیسٹ میچ ہو۔

بولو نمازیں متاثر ہوتی ہیں یا نہیں؟

تلاوت متاثر ہوتی ہے یا نہیں؟

ذکر متاثر ہوتا ہے یا نہیں؟

روڈوں پر ٹریفک جام ہوتا ہے یا نہیں؟

بلیک میں ٹکٹیں بکتی ہیں یا نہیں؟

اور گراؤنڈ میں مرد عورتیں ایک ساتھ بے حیائی کرتے ہیں یا نہیں؟

گانے گاتے ہیں یا نہیں؟

لڑکیاں ڈانس کرتی ہیں یا نہیں؟

میوزک ہوتا ہے یا نہیں؟

سٹہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جوا چلتا ہے یا نہیں؟

بولو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

ایسا کھیل اسلام میں بالکل جائز نہیں۔

منبر کی لاج

میں نے ایک جگہ بیان کیا' کسی نے کہا جی پی ایس ایل پر پاکستان کا اربوں روپے لگا ہوا ہے اس پر بات نہ کی جائے تو اچھا ہے' گورنمنٹ ناراض ہوگی' ارے بھائی! ہم اس منبر کی لاج رکھیں یا گورنمنٹ کی رکھیں؟ یہ کھیل اسلام میں جائز نہیں ہے اسلام میں کھیل جائز ہے' ناچنا جائز نہیں ہے کہ آدمی ڈانس کرتا رہے، ناچتا رہے' جس ناچنے والی کی اجرت کو رسول اللہ ﷺ نے

حرام قرار دیا ہے۔

گناہوں کا وبال

جس قوم میں زنا عام ہوجائے' جس قوم میں گانے عام ہوجائے' جس قوم میں بے حیائی عام ہوجائے' جس قوم میں فحاشی عام ہوجائے' اللہ ایسی بیماریوں میں مبتلا کرے گا جس کا نام باپ دادا نے نہیں سنا ہوگا' کرونا وائرس کا نام کسی نے سنا تھا' ڈینگی کا نام کسی نے سنا تھا' کانگو کا نام کسی نے سنا تھا' کینسر کا نام کسی نے سنا تھا' تھیلیسیما کا نام کسی نے سنا تھا

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

یہ مسلمان، جو 10 روپے والا ماسک 100 روپے میں بیچتا ہے تو بھائی شریعت میں یہ چیز جائز ہی نہیں ہے۔

مسلمانوں پر ظلم کی انتہا اور ہماری بے حسی

انڈیا میں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ عزتیں نیلام کی جارہی ہیں' قتل ہو رہا ہے' مسجدیں جلائی جارہی ہیں' مزارات کو جلایا جارہا ہے' قرآن کو جلایا جارہا ہے' حاملہ عورتوں کے پیٹ کو لاتیں ماری جارہی ہیں' کشمیر میں کرفیو ہے' ہم تقریریں کرکے بیٹھ گئے' ہمارے پاس ہر چیز کے لیے پیسہ ہے' خدا کی قسم! یہ مسلم حکمران غیرت مند ہوتے تو وہ اس حال میں پی ایس ایل نہیں کھیلتے اور نہ کھلواتے۔

اپنوں سے شکوہ

وہ صلاح الدین ایوبیؒ محمد بن قاسم اور جیسے غیرت مند لوگ ہوتے تو آج وہ خاموش نہ رہتے' اور ادھر لال مسجد میں جامعہ حفصہ میں کیا ہو رہا ہے؟ ہندوؤں سے کیا گلہ کرنا ہے' اسرائیلی درندہ سے کیا گلہ کرنا ہے' اپنے مسلمانوں کا حال دیکھو۔

حکمران بھی اور عوام بھی' ہمیں پتا ہی نہیں کیا ہو رہا ہے؟ ہم پی ایس ایل میں لگے ہوئے ہیں' آج کس کا میچ ہے؟ کون جیتا ہے؟ کس نے کتنے رن بنائے؟ خدا کی قسم یہ چیزیں قیامت کے دن وبال بنیں گی۔

قربانیوں کی داستان

یہ رسول اللہ ﷺ کی امت ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قربانیاں دی ہیں' پتھر کھائے ہیں' زخم سہے ہیں' ہاتھ کٹوائے ہیں' پاؤں کٹوائے ہیں' تیروں کی بوچھاڑ کو سینوں پر برداشت کیا ہے' معصوم بچوں کو کٹتے دیکھا ہے' اپنے عورتوں کو گھروں میں چھوڑ کر آئے ہیں' جائیدادوں کو چھوڑ کر آئے ہیں' رسول اللہ ﷺ کے اشارہ ابرو پر وہ آگ کے اندر کود پڑے ہیں۔

اور انہوں (Atlantic Ocean) اور بحر ظلمات میں اپنے گھوڑے دوڑا کے چھوڑے ہیں۔

دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

اور ہم پی ایس ایل میں لگے ہوئے ہیں۔

جہاد بھی امن کا ذریعہ

اسلام امن کا درس دیتا ہے یہ جملہ سب کو یاد ہے' اس کا میں ایک جواب یہ دیتا ہوں' جہاد بھی امن ہے یا نہیں ہے؟ جب ایک بدبخت اور سرکش کو سبق سکھلایا جائے گا اور کوئی جرأت کرے گا ظلم کرنے کی؟ ایک چور کا ہاتھ کاٹو گے دوسرا کوشش کرے گا چوری کرنے کی؟ ایک کو کوڑے لگائے جائیں گے تو دوسرے کے ہوش ٹھکانے آئیں گے یا نہیں؟ اسلام امن کا درس دیتا ہے لیکن امن کی حالت میں۔

بہت بڑا مغالطہ

لوگوں کی عزتیں لوٹتے رہو اور کہو اسلام امن کا درس دیتا ہے' جھوٹ بولتے رہو' اور مسجدیں گراتے رہو اور کہو اسلام امن کا درس دیتا ہے' جھوٹ بولتے رہو' نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے رہو اور کہو کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے' ایک قرآن کو جلاتا ہے نعوذ باللہ' کہو کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے' جھوٹ بولتے ہو' غیرت نہیں ہے تم میں' اسلام ایسے موقع پر جہاد کا درس دیتا ہے' اسلام اس کی گردن اڑانے کا حکم دیتا ہے' اسلام اس بے غیرت کو سبق سکھانے کا درس دیتا ہے۔ یہ جہاد کی آیات ہم کہاں بیان کریں گے؟ اسلام امن کا درس دیتا ہے یہ دھوکہ ہے یہ فراڈ ہے یہ شیطان کی چال ہے۔

دوغلی پالیسی

اور امریکا کا وہ بدبخت جو کشمیر میں ثالثی کی بات کر رہا تھا' تم اپنے کپڑوں میں نہیں سما رہے تھے' نے ثالثی کا کہا ہے۔

تو ٹرمپ نے کہا ہے کہ کشمیر میں جو مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے' ہم اس میں کچھ نہیں کہیں گے' ایک یہودی مردار ہوتا ہے' چیخیں نکل جاتی ہیں' نظر آتی ہیں، شمعیں جلائی جاتی ہیں ہیومن رائٹس کے علمبردار اور (Champions) نظر آتے ہیں۔

مسلمان کا خون اتنا سستا ہے' یہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہوسکتے' اس بات کو سمجھو' ہاں اسلام کی دعوت دو' آپ تبلیغ کرنے کے لیے ان کے پاس جاؤ لیکن جہاد کی مخالفت نہیں کرو۔

ڈوب مرنے کا مقام

میرے محترم بھائیو، دوستو!

ہماری دین سے کتنی محبت ہے' ہمارے حکمرانوں کی دین سے کتنی محبت ہے؟ایک مثال دیتا ہوں' کرکٹ سکھانے والے کوچ کو کتنی تنخواہ ملتی ہے؟ سنا ہے 32 لاکھ روپے ملتے ہیں' کرکٹ سکھانے والے کوچ کو 32 لاکھ اور قرآن سکھانے والے کو کتنی؟

کاش! حکمرانوں کو بھی شرم آجائے اور ہمیں بھی۔

میں حکمرانوں کو بھی کہہ رہا ہوں اور اپنے آپ کو بھی کہہ رہا ہوں اور آپ کو بھی' گانے سکھانے والوں کو' میتھ سکھانے والے کو' یہ بیکن ہاؤس مین انگلش اور میتھ سکھانے والوں کو لاکھوں روپے ملتے ہیں' گانے سکھانے والوں کو لاکھوں روپے ملتے ہیں' کرکٹ سکھانے والوں کو لاکھوں روپے ملتے ہیں' قرآن سکھانے والوں کو کتنے ملتے ہیں' حدیث پڑھانے والوں کو کتنے ملتے ہیں؟ نماز پڑھانے والوں کو کتنے پیسے ملتے ہیں؟ ہم سے نہیں پوچھا جائے گا؟ یہ دین

سے ہماری محبت ہے، نعرے لگاتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں' لیکن معاملہ کیا ہے؟ اندر کی کہانی کیا ہے؟

خدارا! دین کے لیے وقت نکالیے

میرے محترم بھائیو، دوستو! بزرگو!۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مسجد' مدرسہ کے ساتھ تبلیغ' خانقاہ کے ساتھ' جہاد کے ساتھ' اللہ والوں کے ساتھ' علماء کے ساتھ' اٹھو بیٹھو' سنو سمجھو' دن میں ایک گھنٹہ نکالو' میں نے قرآن کی تفسیر پڑھنی ہے، ایک گھنٹہ نکالو میں نے تجوید پڑھنی ہے، ایک گھنٹہ نکالو میں نے مسنون دعائیں سیکھنی ہیں، ایک گھنٹہ نکالو میں نے حدیثیں پڑھنی ہیں، ایک گھنٹہ نکالو میں نے مسائل سیکھنے ہیں، ایک گھنٹہ نکالو میں نے خانقاہ میں جا کر اس زنگ سے بھرے ہوئے دل کو صاف کرنا ہے، ایک گھنٹہ نکالو کہ رات کو سحر گاہی میں ایک تو ہے ایک تیرا اللہ ہے، دل کی تار اس کے ساتھ جوڑو اور اس کے سامنے آہ و زاری کرو، ورنہ ہماری حالت اس سے بھی بدتر ہوتی چلی جائے گی۔

اللہ ہم سب کو عقل بھی دے' سمجھ بھی دے' اخلاص بھی دے' جرأت بھی دے' غیرت بھی دے' صحیح حکمران بھی دے' جس لا الہ الا اللہ کے لیے اس ملک کو حاصل کیا تھا اس کی بہاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اہل شام اور پتھر دل مسلمان

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....ایک اہم ضابطہ۔
- .....دل کے تین حصے۔
- .....دل کی سختی کے نقصانات۔
- .....بیمار دل کی تین علامات۔
- .....غیرت کو بیدار کیجیے۔
- .....حکمرانوں کے لیے لمحۂ فکریہ۔
- ..... مستقبل کی فکر کیجیے۔
- .....میڈیا والوں سے ایک اپیل۔
- ..... بیداری اور خود کو بدلنے کا وقت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

﴿سورۂ قٓ: ۳۷﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ اٰخَرِيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

نماز اچھی ہے حج اچھا زکوٰۃ اچھی ہے صوم اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
ہو اگر اسی میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کے چھبیسویں پارے کی سورۃ قٓ کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، آج کی تقریر کا جو موضوع ہے وہ ''اہل شام اور پتھر دل مسلمان'' قرآن کریم اس آیت کریمہ میں اللہ کریم کا فرمان ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ

کہ اس قرآن میں نصیحت ہے ان کے لیے جن کے پاس دل ہے۔

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۷﴾ ﴿سورۂ ق: ۳۷﴾

اور جو حاضر باش ہو کر، ہمہ تن گوش ہو کر، کان لگا کر، دل کے کانوں سے، توجہ کے ساتھ بات سنے گا۔

ایک حدیث مبارکہ میں آقا کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

ایک اہم ضابطہ

اور وہ فرمان ایک ضابطہ ہے، ایک قانون ہے، ایک کلمہ ہے، ایک اسٹیٹ منٹ اور بیانہ ہے

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْعِزَّۃَ وَالْوَقَارَ لِمَنْ تَابَعَ اَمْرِیْ وَجَعَلَ الذِّلَّۃَ وَالصِّغَارَ عَلٰی مَنْ خَلَفَ اَمْرِیْ

کہ اللہ نے عزت اور وقار ان کے لیے لکھ دیا ہے جو میرے امر کی تابعداری کریں گے

وَجَعَلَ الذِّلَّۃَ وَالصِّغَارَ عَلٰی مَنْ خَلَفَ اَمْرِیْ

ذلت اور رسوائی ان کا مقدر ہے جو میرے حکموں کی خلاف ورزی کریں گے

یہ ایک ضابطہ ہے، ایک قانون ہے، ایک کلیہ ہے، ایک Statement ہے، ایک بیانیہ ہے، ایک واضح پالیسی ہے، ایک دوٹوک موقف ہے، اس میں ردّو بدل نہیں ہوسکتا، اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی، اس میں changing نہیں ہوسکتی، اس میں ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

اللہ کے کلمات میں تبدیلی کا امکان ہی نہیں ہے ماضی، حال، مستقبل، سب اس کے لیے برابر ہیں۔

دل کے تین حصے

تو یہاں فرمایا کہ دل یاد رکھیے! کہ یہ جو دل ہے، اس دل میں تین پارٹیشن ہوتے ہیں ایک کو کہتے ہے فوأد القلب ایک کو کہتے ہے سواد القلب

اور ایک کہتے ہے مطلق قلب یہ جو ہمارا دل ہے اس پر جھلّی چڑھی ہوئی ہے، اس پر خول چڑھا ہوا ہے، اتنی آسانی سے بات اندر نہیں اترتی، آنکھوں سے ہزاروں چیزیں دیکھتا ہے، دل میں کوئی کوئی اترتی ہے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
کہ آنکھوں کا نور دل کا نور نہیں ہے
کانوں سے ہزاروں باتیں سنتا ہے دل میں کوئی کوئی بات اترتی ہے

انداز بیاں گرچہ میرا شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

تو یہ دل ہے، یہ دل اس کے اوپر جھلّی ہے، اس کے اوپر خول ہے، اس کے اوپر شیل ہے، اس کے اوپر چھلکا ہے۔

دل کی بات کا اثر

اس دل پر محنت کرنی ہوگی تب بات اندر جائے گی

دل سے جو بات نکلی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

بات زبان سے نکلتی ہے لیکن اس کو ڈائریکشن دل دے رہا ہوتا ہے، اس کا کمانڈ روم، اس کا Cantrol Room اس کا Operation Room اس کو Signal دینے والا یہ دل ہوتا ہے، دل سے جو بات زبان پر آتی ہے، اس میں وزن بھی ہوگا، اس میں تاثیر بھی ہوگی، وہ بات دل پر لگے گی تیر کی طرح، دل پر لگے گی تو اس کا اثر بھی ہوگا۔

پتھر کی اقسام

اب یہ دل پتھر سے زیادہ سخت ہوجاتا ہے قرآن کریم نے کہا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

﴿سورۂ بقرہ: ۷۴﴾

میں نے اس کی تفسیر بتلائی ہے کہ تمہارے دل پتھر سے زیادہ سخت ہو گئے اس لیے کہ بعض پتھر

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ ﴿سورۂ بقرہ: ۷۴﴾

اس سے نہریں پھوٹ پڑتی ہے

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ ﴿سورۂ بقرہ: ۷۴﴾

اور بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکل آتا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ آپ اپنی لاٹھی کو اس چٹان پر ماریں ''فَانْفَلَقَ'' اس چٹان سے پانی نکل آیا فرمایا:

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

بعض پتھر اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں

دل کی سختی کے نقصانات

لیکن یہ دل جب سخت ہوجائے تو پھر اس سے آنسو کی شکل میں پانی نہیں نکلتا، پھر اس دل پر لرزہ طاری نہیں ہوتا، پھر اس دل پر خوف خدا کا اثر نہیں ہوتا، پھر اس دل میں یاد خدا کو جگہ نہیں ملتی، پھر یہ دل ایمان کی شمع سے خالی،

عاری اور Empty ہوجاتا ہے، پھر اس دل میں گناہ پیدا ہوتے ہیں، وسوسے پیدا ہوتے ہیں، شرک کا داعیہ جنم لیتا ہے اور یہ دل بے کار ہوجاتا ہے، یہ دل مردہ ہوجاتا ہے، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیمار دل کی تین علامات بتلائی ہیں ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ہم ECG کراتے ہیں یا angiography یا Angio plastic یہ مختلف چیزیں ہیں اگر ڈاکٹر چیکپ کے بعد یہ کہہ دے کہ تمہارا دل بالکل ٹھیک ہے، ہم خوش ہوکر آجاتے ہیں کوئی صدقہ بھی دیتا ہے، کوئی شکرانے کے نفل بھی پڑھتا ہے، ایک دوسرے کو بتاتے بھی ہیں کہ دل کا کوئی مسئلہ نہیں ہے Heart کا مسئلہ بڑا خطرناک، سیریس ہوتا ہے۔

دل کی اہمیت

حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دل کا مسئلہ بڑا خطرناک ہے

إِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ

اگر یہ دل صحیح کام کرے گا تو پورا جسم صحیح کام کرے گا

إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ

اگر یہ دل خراب ہوجائے گا تو سارے کام خراب ہوجائیں گے، کبھی کبھی روحانی طبیب کے پاس بھی جاکر دل کا معائنہ کراؤ بھائی، اللہ والوں کے پاس جاکر بھی دل کا چیک ایپ کرواؤ، کبھی رات کی تنہائی میں مراقبہ کرکے اپنے دل پر توجہ ڈالو کہ میرا دل ٹھیک ہے یا بیمار ہے۔

بیمار دل کی تین علامات

بیمار دل کی تین علامات بتلا رہا ہوں پہلی علامت بیمار دل کی یہ ہے کہ

انسان فانی چیزوں کو باقی رہنے والوں پر ترجیح دے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دے، ختم ہونے والی چیزوں کو نہ ختم ہونے والی چیزوں پر ترجیح دے، یہ جو پہلی نشانی ہے بیمار دل کی اس میں تو شاید ہم سبھی پھنسے ہوئے ہیں یہ دنیا جو عارضی ہے، فانی ہے، اس دنیا کو ہم آخرت پر ترجیح دے رہے ہیں۔

اور دوسری علامت بیمار دل کی یہ ہے کہ رونا بند کردے، ہمیں رونا نہ آئے، بہت سے لوگ فخریہ کہتے ہیں میرا دل بڑا سخت ہے، مجھے رونا بالکل نہیں آتا، جتنی بھی سخت حالت ہو، میں اس حالت کو فیس کرتا ہوں، میں مصائب کا مقابلہ کرتا ہوں۔

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پر اشک بہانا نہیں آتا

ہم فخر کرے ہیں کہ ہمارا دل بڑا سخت ہے لیکن فرمایا کہ بیمار دل کی علامت یہ ہے کہ رونا چھوڑ دے، اس کو رونا نہ آئے۔

دلوں کا مردہ پن

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا کہا حضرت ہمارے دل سو چکے ہیں، حضرت فرمانے لگے وہ کیسے؟ جواب ملا قرآن سنتے ہیں دل پر اثر نہیں ہوتا، حدیث سنتے ہیں دل نرم نہیں ہوتا، قبر، آخرت کی بات سنتے ہیں رقت طاری نہیں ہوتی، حضرت! فرمانے لگے اگر بات یوں ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو تمہارے دل سوئے نہیں ہیں تمہارے دل مردہ ہوچکے ہیں سوئے ہوئے کو آواز دو تو وہ جاگ جاتا ہے، جھنجھوڑو تو وہ بیدار ہوجاتا ہے، تمہارے دل تو مردہ ہوچکے ہیں قرآن میں جس کے بارے میں خود ربّ فرماتا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ (سورۂ حشر:۲۱)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتا۔

قرآن کریم کی شان

وہ قرآن جس کے بارے میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے تمہارے دل پاک ہوتے تو

مَا شَبِعْتُمْ مِنْ كَلَامِ رَبِّكُمْ

تو اپنے ربّ کے کلام سے تمہیں کبھی سیری نہیں ہوتی

پھر قرآن پڑھتے ہوئے جی اکتاتا نہیں، قرآن پڑھاتے ہوئے زبان تھکتی نہیں، قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو چکر نہیں آتے، پھر قرآن پڑھتے ہوئے آنکھوں کے سامنے اندھیرا نہیں آتا، پھر قرآن پڑھتے ہوئے دل غافل نہیں ہوتا، پھر تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ

(سورۂ مائدہ:۸۳)

قرآن نازل ہو رہا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے اشکوں کی برسات جاری ہے، ایک آیت سنتے ہیں وہ آیت دل میں گھر کر جاتی ہے، جب تک اس پر عمل نہیں ہوتا، صحابہ کو چین نہیں آتا تو بیمار دل کی دوسری علامت یہ ہے کہ دل رونا چھوڑ دے، آنکھوں میں آنسو خشک ہو جائیں۔

اور تیسری علامت یہ ہے کہ یہ دل مخلوق کی تمنا کرے، مخلوق کے لیے پاگل ہوجائے، کوئی بیوی کی محبت میں سنت رسول کی دھجیاں بکھیر رہا ہے، کوئی اولاد کی محبت میں سود کا لین دین کرکے اللہ سے اعلانِ جنگ کر رہا ہے، کوئی خواہشات کی محبت میں قرآن کو پس پشت ڈال چکا ہے، تو مخلوق کو ترجیح دینے والا دل بھی بیمار دل ہے۔

سبق آموز واقعہ

عزیزان گرامی!

یاد رکھیں! یہ جو دل ہے، یہ دل بیدار ہوجائے، یہ دل زندہ ہوجائے، اس کے لیے کیا کرنا پڑے گا؟ ہم اس دنیا میں کس لیے آئے ہیں؟ ہمارا اس دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ ہارون رشید ایک بادشاہ گزرا ہے اس کے دربار میں ایک کرتب دکھلانے والا آیا اور اس نے کرتب دکھلایا کہ پورا دربار عش عش کر اٹھا، اس نے ایک سوئی کو ہوا میں اچھالا اور دوسری سوئی کو اس کے پیچھے اچھالا وہ دوسری سوئی پہلی سوئی کے ناکہ اور سوراخ سے گزر گئی یہ حیرت انگیز کرتب تھا، ہم تو بہت قریب سے پوری توجہ کے ساتھ دھاگہ ڈالتے ہیں، پھر بھی دو، تین بار Mistake ہوجاتی ہے، غلطی ہوجاتی ہے، اس نے ہوا میں سوئی کو اچھالا اور دوسری سوئی کو اس کے بعد اچھالا تو وہ پہلی سوئی کے ناکہ سے گزر گئی سب نے داد دی۔

انعام بھی سزا بھی

تو ہارون رشید نے داد دی کہا اس کو انعام میں دس دینار بھی دیئے جائیں دس کوڑے بھی لگائے جائیں وہ بڑا حیران ہوا، دس دینار تو سمجھ میں آتے ہیں تو

دس کوڑے کیوں لگوائے جارہے ہیں تو ہارون رشید نے کہا تو دنیا میں کرتب دکھلانے کے لیے آیا ہے؟ مسلمان کو اللہ نے دنیا میں کرتب دکھلانے کے لیے بھیجا ہے؟ اس ایک کرتب کے لیے تو نے کتنی محنت کی ہوگی، کتنی صلاحیتوں کو صرف کیا ہوگا، کتنا وقت ضائع کیا ہوگا؟ اللہ کا بندہ، رسول اللہ کا اُمتی، قرآن کا وارث یہ دنیا میں کرتب دکھلانے کے لیے نہیں آیا۔

افسوس کا مقام

مسلمانو! افسوس کا مقام ہے، ایک طرف شام میں ہم پر بمبارمنٹ ہو رہی ہے، دوسری طرف PSL اور IPL کے میچ دیکھے جارہے ہیں اور وہاں مسلمان بچوں پر آگ برسائی جارہی ہے اور یہاں پر یہ چراغاں کر رہے ہیں آتش بازی کر رہے ہیں، یہ مسلمان ہے جس کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکا ہے، کل ہم آقا کے دربار میں کیا جواب دیں گے، یہ مرنے والے بچے شہید ہونے والے بچے محمد عربی کے اُمتی ہیں، یہ عصمت دری جن کی ہو رہی ہے وہ مائیں بہنیں امت محمدیہ کی بیٹیاں ہیں، اور جن جوانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی ہو رہے ہیں یہ محمد الرّسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، جن مدارس اور مساجد کے تقدّس کو پامال کیا جارہا ہے، وہاں قَالَ اللہُ قَالَ الرَّسُوْلَ کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔

چار سالہ شامی بچے کی دکھ بھری کہانی

ایک چار سال کا شامی بچہ جس کا نام مروان ہے، وہ شام کے صحراؤں اور ریگستانوں سے ہوتا ہوا، جب ترکی کے کسی علاقے میں جاتا ہے، یو این کے ایک نمائندے کو ہاتھ لگتا ہے، چار سال کا شامی بچے کا نام مروان ہے، اس کے

ہاتھ میں ایک شاپر ہے اور شاپر میں ماں کے کپڑے تو ہیں ماں موجود نہیں ہے بہن کا ڈوپٹہ تو ہے لیکن بہن موجود نہیں ہے، چھوٹے بھائیوں کے کھلونے تو ہیں لیکن چھوٹے بھائی موجود نہیں ہیں کوئی سہارا دینے والا نہیں، کوئی دست شفقت رکھنے والا نہیں، کوئی گود میں اٹھانے والا نہیں، کوئی اس کو کھلانے والا نہیں، یہ معصوم بچے کل میدان محشر میں، میرے اور آپ کے گریبان پکڑیں گے کہ تمہارے آقا ﷺ نے تو یہ کہا تھا:

اَلْمُسْلِمُ کَجَسَدٍ وَّاحِد

سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہے

اَنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ

آنکھ میں درد ہو تو پورا جسم بے آرام رہتا ہے، تم منبر پر بیٹھ کر شعر پڑھا کرتے تھے:

اخوت اس کو کہتے ہے چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جوان بیتاب ہوجائے

خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم میر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ہماری غفلت کی انتہا

تم صرف شعر پڑھا کرتے تھے، تمہیں میچ دیکھنے سے فرصت نہیں تھی، تمہیں دکان سے فرصت نہیں ملتی تھی، تمہیں ٹی وی سے فرصت نہیں ملتی تھی، تمہیں موبائل سے فرصت نہیں تھی، تمہیں شادی بیاہ سے فرصت نہیں تھی، آقا ﷺ کی اُمت کو کاٹا جارہا ہے۔

روح تڑپا دینے والا ظلم

یہ معصوم بچے جو باپ کی لاش سے لپٹ کر رو رہے ہیں ہمارا سہارا دینے والا چھن گیا، جو ماں کی ممتا کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں ماں کسی کے حوالے کی جارہی ہو، وہ بچے جو اپنے گھر کی دیوار میں خون سے لکھتے ہے یہ گھر مہمانوں کی مہمان نوازی سے معذرت کرتا ہے، یہاں مہمانوں کی ضیافت کرنے والے بڑے موجود نہیں ہیں، وہ عورتیں، وہ بیٹیاں پکار رہی ہیں کہ کوئی محمد بن قاسم نہیں؟، کوئی صلاح الدین ایوبی نہیں؟ کوئی طارق بن زیاد نہیں؟ کوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح جرأت مند قدم اٹھانے والا نہیں؟ یہ سمندر میں بڑی بڑی لاشیں دیکھو، یہ برہنہ اور تڑپتی ہوئی لاشیں دیکھو، جن کے کان کاٹ دیے گئے، آنکھیں پھوڑ دی گئیں، جن کی زبان گدی سے کھینچ کر نکال لی گئی، جن کے جسم دولخت کر دیئے گئے، اعضاء پکڑ پکڑ کر وہ بچے کہہ رہے ہیں ہائے آقا ﷺ کی امت ہمارا پوچھنے والا کوئی نہیں۔

میرے محترم دوستو! خدائے پاک کی قسم! ہم اس دنیا میں کرتب دکھلانے نہیں آئے، ہم اس دنیا میں میچ کھیلنے نہیں آئے، ہم اس دنیا میں صرف بزنس کرنے کے لیے نہیں آئے، ہم اس دنیا میں بلڈنگیں بنانے نہیں آئے کل یہ آقا ﷺ کی امت وہاں پر کیا جواب دے گی؟

سڑکوں پر خون ہی خون

کبھی برما میں مسلمان کو کاٹا جاتا ہے، کبھی سیریا اور شام میں مسلمان کو گاجر مولی کی طرح پیسا جاتا ہے، ایک پوسٹ کسی نے Social Media پر وائرل کی اس میں روڈ خون سے رنگین ہے، ندی نالے کی طرح خون بہہ رہا

ہے، نیچے کسی نے کمنٹس میں لکھا ہے، یہ عید الاضحیٰ کا موقعہ نہیں، یہ جانوروں کا بہنے والا خون نہیں، یہ مسلمان کا خون ہے، یہ آقا ﷺ کی امت کا خون ہے، یہ معصوم بچوں کا خون ہے، جس سے اللہ اپنے حق کے بارے میں نہیں پوچھتا، یہ پھول جیسی کلیوں کا خون ہے، جو مرجھا گئی ہیں یہ ان سفید ریش مسلمانوں کا خون ہے جن کے ہاتھ اٹھتے ہیں تو عرش اور عرش کا ستون ہل جاتا ہے، جن کے سفید بالوں کو دیکھ کر اللہ کو حیا آتی ہے یہ ان کا خون ہے اور مسلمان خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

غیرت کو بیدار کیجیے

میں میڈیا والوں کو غیرت دلانا چاہتا ہوں، جتنے ہمارے ٹی وی چینل ہیں جتنے ہمارے میڈیا نیٹ ورک ہیں اللہ کرے میری یہ آواز ان تک پہنچ جائے، ایک انڈین اداکارہ کا انتقال ہوا تم نے صبح سے شام تک بریکنگ نیوز چلائی لیکن یہود و نصاریٰ کے غلامو! تمہیں شام میں وہ لٹی ہوئی لاشیں نظر نہیں آئیں، وہ کٹے ہوئے معصوم بچے نظر نہیں آئے، وہ ماؤں بہنوں کی عصمت دری تمہیں نظر نہیں آئی، وہ ایک منٹ میں بیس بیس شیل فائر کرنا تمہیں نظر نہیں آیا، تم کل قیامت کے دن کیا جواب دو گے؟ کوئی کرکٹ میچ دکھا رہا ہے، کوئی انڈین کی اداکارہ کے انتقال کی خبریں بتا رہا ہے۔

قیامت کی ایک نشانی

بعض حکمران عرب سرزمین پر مندر بنا رہے ہیں، ان کو سپورٹ کر رہے ہیں مجھے آقا کریم ﷺ کا وہ فرمان یاد آرہا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی اس وقت تک جب تک عرب کے کچھ قبائل مشرکین سے نہ مل جائیں اور ان بمبار

منٹ کرنے والوں کو سونے کی زنجیریں پہنائی جارہی ہیں۔

حکمرانوں کے لیے لمحہ فکریہ

کل یہ عرب حکمران کیا جواب دیں گے کہ آقا ﷺ کی امت کے ساتھ تو بربریت ہورہی تھی، مصائب اور آلام کے پہاڑ توڑے جارہے تھے اور ہم نے برج دبئی بنایا، ہم نے برج محل بنایا، ہم نے دنیا کی سب سے بڑی عمارت بنائی، ہم نے شیشوں والی بلڈنگیں بنائیں، ہم نے پانچ سوملین ڈالر کا ایک جہاز خریدا، ہم نے ساڑھے چار سوملین ڈالر کا ایک بحری جہاز بنایا، ہم نے دنیا کا سب سے بڑا محل تیار کیا، میرے ورکر سب سے زیادہ تھے، ہمارے ایک ایک سوٹ پر ہزاروں لاکھوں روپے خرچ ہوتے تھے، ہم نے ایک ایک شادی پر لاکھوں کروڑوں خرچ کر ڈالے، ہماری گاڑیوں کی قطاریں کوئی نہیں گن سکتا، ہمارے ATM ہر وقت پیسوں سے بھرے ہوتے ہیں، ہمارے چیک بک وہ مسلسل Conception ہوتی رہتی تھی، ہمیں تو اپنے کاروبار کی فکر تھی ہم آپ کی امت کے لیے کچھ نہیں کرسکے، کل میدان محشر میں ہم کیا جواب دیں گے؟

حقیقی شکوہ کس سے؟

مسلمانوں میں ارباب اقتدار سے گلہ نہیں کرتا، میں اقوام متحدہ سے گلہ نہیں کرتا میں ٹی وی چینل سے گلہ نہیں کرتا، میں اپنے آپ سے گلہ کرتا ہوں کہ ہم نے اپنی دعاؤں میں انہیں کتنا یاد رکھا، کس نے رات کے اندھیرے میں اٹھ کر مصلّٰی پر کھڑے ہوکر ان ماؤں بہنوں کے لیے دعائیں مانگی ہیں؟ کس نے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر ان کے تعاون کے لیے دیا ہے، کس نے تحریر کے ذریعے، تقریر کے ذریعے، سوشل میڈیا کے ذریعے، بیان

کے ذریعے سے ان کی مدد کی ہے، کس نے ارباب اقتدار کے سامنے کھڑے ہو کر اس آواز کو اٹھایا ہے جتنا ہم کر سکتے ہیں وہ ہم ضرور کریں گے۔

تعاون کے طریقے

اگر آج ہمارے پاس موقعہ نہیں، ہم اسلحہ لے کر ان درندوں کو ختم نہیں کر سکتے رکاوٹیں ہیں لیکن جو ٹرسٹ اور جو تنظیمیں ان مسلمانوں کی مدد کر رہی ہیں وہ بیت السلام ویلفیئر ٹرسٹ کی صورت میں ہو، مفتی عبدالستار صاحب اس کے سرپرست ہیں، وہ خبیب فاؤنڈیشن کی صورت میں ہو، مفتی ابولبابہ اس کے سرپرست ہیں اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے ہیں، وہ اُمّہ ویلفیئر ٹرسٹ کی صورت میں ہو، مولانا ادریس صاحب جس کے سرپرست ہیں اس کے علاوہ بھی ٹرسٹ ہیں، اس وقت شام میں ان کی ٹیمیں موجود ہیں برما میں ان کی ٹیمیں موجود ہیں، آپ فیس بک پر دیکھیں، آپ یوٹیوب پر دیکھیں آپ Google پر Search کریں میں ہوائی باتیں نہیں اون دی ریکارڈ (One the Record) باتیں کر رہا ہوں۔

مستقبل کی حفاظت کی فکر

جو ان کے ساتھ کمر بستہ ہو کر کھڑے ہیں، ہم ان کو سپورٹ کریں ہم اپنے اخراجات کو محدود کریں، ہم ان ماؤں بہنوں کے لیے، ان معصوم بچوں کے لیے کچھ کر جائیں ورنہ ایک دن وہ بھی آئے گا خدانخواستہ کل یہ آگ میرے اور آپ پر برسائی جائے کہ میرے اور آپ کے معصوم بچوں کے چیتھڑے ہمارے ہاتھ میں ہوں، ہماری مائیں ہمارے سامنے مار دی جائیں، کل ہماری مسجدوں میں اذان پر پابندی ہو یہ وقت دور نہیں، شام کے بچوں

کے پاس، شام کی عورتوں کے پاس، شام کے مردوں کے پاس اس وقت دو راستے ہیں اپنے ملک میں رہو تو گولا بارود کی نظر ہو جاؤ، چیتھڑے ہوا میں اڑیں گے، اگر ملک سے نکلنے کی کوشش کرو گے تو دریا پار میں تمہاری لاشیں ملیں گی، کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے اس وقت مسلم ممالک سوئے ہوئے ہیں، ساٹھ سے ستر لاکھ پوری دنیا میں مسلمان فوجی ہیں وہ اپنے barrcks میں آرام کر رہے ہیں۔

اتحادیوں سے سوال

انتیس ملکوں کا اسلامی اتحاد آج ان کے کان پر جوں نہیں رینگتی، ارے میں تم سے پوچھتا ہوں تمہارا اتحاد کس مرض کی دوا ہے؟ تم کب کام آؤ گے؟ اتنا بڑا ظلم بربریت تاریخ میں نہ کسی نے دیکھی ہے اور شاید نہ کوئی دیکھے تو اس لیے ہم اعلان کرتے ہیں، ہم اپیل کرتے ہیں مسلمانو! ہوش کے ناخن لو، خدا کی قسم! صرف اتنا تو کر سکتے ہو کہ جہاں ہمارے مسلمان بھائی مشکل میں ہیں وہاں ہم ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھیں، وہاں ہم اپنی دنیاوی لغویات میں اور فضولیات میں لاکھوں روپے خرچ نہ کریں ہم ان کے لیے نوافل پڑھیں ہم ان کے لیے دعائیں مانگیں، ہم ان ظالموں کے لیے بد دعائیں مانگیں۔

سب سے بڑا مظلوم

آج شام میں اسدی اور کمیونسٹ شام کی حکومت مسلمان کو مار رہی ہے، برما کا بدھسٹ مسلمان کو مار رہا ہے، اسرائیلی درندہ فلسطینی مسلمان کو مار رہا ہے، ہندو بنیا کشمیر میں مسلمان کو مار رہا ہے، عیسائی خونخوار کتا اور بھیڑیا افغانستان کی سرزمین پر آگ برسا رہا ہے، ہر جگہ مرنے والا، کٹنے والا، پٹنے والا، لٹنے

والا، ظلم کی چکی میں پسنے والا، مسلمان ہے لیکن پھر بھی مسلمان کو دہشت گرد کہا جاتا ہے۔

ترک جہاد کا وبال

رب کعبہ کی قسم آقا ﷺ کا فرمان ہے:

لَوْ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ فَسَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةَ

اگر تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ ذلت اور رسوائی تم پر مسلط کر دیں گے۔

اللہ سے دعا

اے اللہ! ایک دفعہ پھر سے خوابیدہ جہاد کو بیدار کر، اللہ پھر سے مسلمان کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ والا جذبہ عطا کر، طارق بن زیاد والا جذبہ عطا کر، محمد بن قاسم والا جذبہ عطا کر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ والی غیرت عطا کر، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ والا عظم عطا کر، اے اللہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ والا جذبہ عطا کر۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کربلا میں اعلان اور قربانی کی انتہاء

کربلا میں نواسہ رسول جنّت کے جوانوں کا سردار کٹ گیا ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دی، کوئی Compromise نہیں کرنے دی، تلواروں کی بارش میں، نیزوں کی بوچھاڑ میں سرزمین پر رکھ کر قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے ہوئے اعلان کر گئے ہمارے چچا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں مصلّٰی رسول پر نماز کی حالت میں، امامت کراتے ہوئے، تلاوت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا ہم اس تاریخ کو دہرانے جا رہے ہیں، ہم ان کافروں سے یہ کہنا چاہتے ہیں ان شاء اللہ یہ مسلمان جاگے گا، یہ مسلمان بیدار ہوگا اور ان شاء اللہ اس دھرتی کے

سینے پر تم سے انتقام لیا جائے گا، تمہاری لاشیں بکھریں گی، تمہارے چیتھڑے ہوا میں اڑیں گے۔

میڈیا والوں سے اپیل

اور غیرت سے خالی میڈیا والوں کو، ان بے حیاء سول سوسائٹی کے لوگوں کو، ان Emulate کے بے ضمیر لوگوں کو اور ضمیر فروش انسانوں کو ہم پھر سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اس موقعہ پر آواز اٹھائی جائے، اس موقع پر احتجاج کیا جائے، اس موقعہ پر اپنا پروٹس ریکارڈ کروایا جائے اور ہم سب عزم کریں کہ جب بھی کوئی ایسا موقع آیا علماء کو لگا کہ اس کام کے ہونے سے ان کی مدد ہو سکتی ہے ہم تیار رہیں گے، ہم جان کا نذرانہ بھی پیش کریں گے ورنہ آنے والا وقت پکار پکار کر یہی کہے گا کہ

دے موج حوادث ان کو بھی دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل پر طوفان کا نظارہ کررہے ہیں

مثبت انقلاب کی بھرپور امید

عزیزان گرامی!

میری یہ باتیں صرف جذباتی نہیں، خدا کی قسم! یہ دل کی آواز ہے، ہم لبیک کہیں، ہم مسلمان کے درد کو اپنا درد سمجھیں، ہم مسلمان کے لیے مال جان اور اپنی صلاحیتوں کو لگا دیں علماء منبر اور محراب کے وارث ہیں ان کے ساتھ اپنی نسبت جوڑے رکھیں ان کے ساتھ attachment اور وابستگی ہو کہ اگر یہ علماء ان شاء اللہ یہ اقتدار سنبھالیں گے تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اسمبلی میں آذان کی آواز بھی گونجے گی، پھر اسمبلیوں میں حق کی آواز بھی گونجے گی،

پھر ایسے موقع پر ان شاء اللہ ان سے سفارتی بائیکاٹ بھی ہوگا، معاشرتی بائیکاٹ بھی ہوگا، ان کے سفیر کو بھی احتجاجاً واپس بھیجا جائے گا، اپنے سفیر کو بھی احتجاجاً واپس بلوایا جائے گا، اقوام متحدہ میں بھی قرار داد پاس ہوگی۔ پارلیمنٹ میں بھی بل پاس ہوگا، کفر کے ایوانوں میں بھی ان شاء اللہ طیب اردگان کی طرح کوئی حق کی للکار آئے گی۔

بیداری اور خود کو بدلنے کا وقت

اگر ہم نے اس موقعہ پر اپنے دل کو اس بات پر آمادہ نہ کیا کہ ہم سنت رسول سے محبت کریں غیروں کے طریقے کو چھوڑ دیں یہ آگ میں برما والے ہی ہیں جن کی فلمیں میں اور آپ دیکھ رہے ہیں یہ ہم بمبارمنٹ کرنے والے ہیں جنگی مصنوعات خرید کر ہم انہیں مضبوط کر رہے ہیں، ماؤں بہنوں کی عصمت دری کرنے والے ہیں جن کے لباس کو پہن کر مسلمان فخر کرتا ہے، کہتا ہے شریعت میں لباس کی کوئی پابندی نہیں، یہ وہ بے غیرت ہیں جن کی شکلیں اپنا کر مسلمان شیشہ میں کھڑا ہو کر اپنے آپ کو خوبصورت کو سمجھتا ہے، آقا ﷺ کی سنت کو تو بھی گندی نالی میں بہا رہا ہے تو بھی اپنی آپ کو مسلمان کہتا ہے آقا ﷺ کی سنت سے تجھے بھی نفرت ہے تو آقا ﷺ کے امتی ہونے کا دعویدار بھی ہے۔

بروز قیامت ایک خدشہ

ارے! کل کو یہ کافر ہم پر ہنسیں گا کہ تم تو کلمہ پڑھنے والے تھے، تم تو آقا ﷺ کے امتی تھے، تم تو قرآن کے وارث تھے، تم تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو آئیڈیل ماننے والے تھے، تمہیں تو جنت اور جہنم کا Concept تھا، تم بھی آج ہماری

صفوں میں کھڑے ہو، مسلمان اور کافر میں فرق نظر نہیں آرہا، جو ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ نہیں کر سکے، جو آقا ﷺ کی سنت کو گندی نالی میں بہائے، ان کی شکل اختیار کرے، ان کا لباس پہنے یہ تو بہت افسوس کی بات ہے۔

چھوڑ کے آقا آپ کا دامنِ رحمت گولی
کھوئی ہم نے اپنی قدرت و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی
دیکھ ہماری آنکھ مچولی اپنی سینہ اپنی گولی
بھول کر درس اخوت آقا ہم بھول ہوئی
بن کے سیم و زر کے بندے تن کے اجلے من کے گندے
لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی
اور ہم ساری دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
تیری گلی میں آئے ہوئے ہین
کھول دے اپنا باب رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
تجھ سے فریاد ہے اے گنبد خضراء والے
کعبہ والوں کو ستاتے ہیں کلسیا والے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا

عزیزان گرامی!

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے ایک مجوسی طبیب آتش پرست طبیب، علاج کرنے کے لیئے آیا، معائنہ کیا تو کہنے لگا کہ ان دل میں خوف خدا اتنا ہے، ان کے دل میں درد اتنا ہے کہ ان کا جگر پارا پارا ہو کر خون کی شکل

میں پیشاب کے راستے سے، مثانہ کے راستے سے نکل رہا ہے جس دین کا درد رکھنے والے ایسے لوگ دھرتی پر موجود ہوں گے وہ دین جھوٹا نہیں ہوسکتا، ان کے چہروں کو دیکھ کر دل گواہی دیتا تھا یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

جہاد کا حکم امن کے منافی نہیں

اسلام امن کا مذہب ہے، اسلام اطمینان اور محبت کا درس دیتا ہے لیکن ان ظالموں کے لیے جہاد کے علم کو بلند کرنا بھی میرے آقا ﷺ کی سنت ہے، ان ظالموں کی سرکوبی کے لیے تن، من، دھن، کی بازی لگانا بھی میرے آقا ﷺ کی سنت ہے اللہ ہم سب کو دعوت جہاد، جذبہ جہاد، پُر شوق شہادت نصیب فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مغرب کی اسلام کے خلاف سازشیں

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... زمین پر خلافت اور خلافت کے بعد کے کام۔
- ..... ریاست میں عوام اور حکمران کا کردار۔
- ..... حضور کی اہم پیشنگوئیاں۔
- ..... ایک سنگین مسئلہ اور ہماری بے دینی کا حال۔
- ..... ریاست مدینہ کے بارے میں ایک انگریز تاریخ دان کا تجزیہ۔
- ..... بادشاہوں کی نیتوں کے اثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ ﴿سورۂ نور:۵۵﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَ بِخَفْضِ اٰخَرِيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

زمین پر خلافت صرف ایمان والوں کے لیے ہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورۃ النور کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اور سرکار دوعالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، اس آیت کریمہ میں اسلامی ریاست، ریاست مدینہ کے خدوخال کو بیان کیا جا رہا ہے کہ اللہ نے ایمان والوں سے وعدہ کیا، اعمال صالحہ کرنے والوں سے وعدہ کیا، کہ تمہیں ضرور بضرور زمین میں خلافت عطا کی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہم نے خلافت کی نعمت سے نوازہ تھا اور اللہ تمہارے لیے وہ دین منتخب مقرر کریں گے جو پسندیدہ دین ہے، ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' اور وہ دین دین اسلام ہے اور تمہیں خوف کے بعد امن دیا جائے گا، سکون و اطمینان، خوشحالی اور عافیت والی زندگی تمہیں ملے گی۔

خلافت ملنے کے بعد کیا کام کرنے ہیں؟

قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت نمبر 41 میں اللہ کریم نے وہ دستور بتلایا ہے وہ Character of demand پیش کیا ہے کہ اگر تمہیں سلطنت مل جائے، تمہیں حکومت مل جائے تو سب سے پہلا کام کیا کرنا پڑے گا'' اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ'' وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں سلطنت، قدرت، حکومت، اقتدار، غلبہ حکمرانی عطا کریں ''اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ'' انہوں نے نماز قائم کرنی ہے ''وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ'' زکوٰۃ کا ایک جامع نظام بنانا ہے ''وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ'' اچھائی کا حکم

دینا ''وَ نَهَوْ عَنِ الْمُنْكَرِ'' یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایک شعبہ قائم کرنا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''فِيْنَا نُزِلَتْ'' یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ''اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا''

ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے آبائی وطن سے، ہمارے اصلی وطن سے نکال دیا گیا، ہجرت پر مجبور کر دیا گیا، پھر ہمیں فتح مکہ کی صورت میں اقتدار عطا کیا گیا، جہاں سے ہمیں نکالا گیا تھا وہی پر ہم فاتح بن کر داخل ہو رہے ہیں، فتح مکہ کے بعد یہ جو نظام قائم ہوا، جس کی بنیاد پر ریاست مدینہ کا قیام عمل میں آیا، تو اس کا جو پہلا درجہ تھا۔

''اَقَامُوا الصَّلٰوةَ'' نماز کا نظام قائم کیا گیا ''وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ'' زکوٰۃ کا ایک سسٹم قائم کیا گیا کہ امیروں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے اور غریبوں میں زکوٰۃ تقسیم کی جاتی ہے۔

زکوٰۃ اتنی اہم کیوں؟

جب زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی تو مالداروں میں تکبر آتا ہے، غریبوں میں ظلم اور بغاوت کا جذبہ جنم لیتا ہے، ایک شخص اگر چوری کر رہا ہے، اگر اس کی ڈیمانڈ پوری ہوجائے، اس کی خواہشات اور بنیادی ضروریات میسر ہوجائیں تو وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر، اپنی نیند کو خراب کر کے، سردی کی راتوں میں گرم لحاف اور بستر چھوڑ کر، دروازے کے بجائے دیوار پھلانگ کر، وہ چوری کیوں کرے گا؟ اگر کوئی ڈکیتی کرتا ہے، اگر اس کو جائز نقشے میں، اس کی ضروریات فراہم کر دی جائیں، تو وہ ڈکیتی کیوں کرے گا؟ تو اسی لیے فرمایا کہ

یہ جو زکوٰۃ کا نظام ہے یہ دین کی اصل ہے، اسی لیے اللہ کریم نے نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ ذکر کیا:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ

نماز کے ذریعے سے بندے کا تعلق خالق کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے اور زکوٰۃ کے ذریعہ سے بندے کا تعلق مخلوق کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے، بیاسی مقامات پر اللہ نے خرچ کرنے کا حکم دیا، صرف امیروں کو نہیں بلکہ غریبوں کو بھی حسب استطاعت خرچ کرنے کا حکم دیا

زکوٰۃ کے منکر اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد جب مانعین زکوٰۃ کا مسئلہ آیا، وہ لوگ کہنے لگے ہم نماز تو پڑھیں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اونٹ کی رسی یعنی معمولی مقدار میں بھی زکوٰۃ دیتا تھا، آج اگر وہ نہیں دے گا تو میں اس سے جہاد کروں گا؟ میں اس سے قتال کروں گا۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ

جو زکوٰۃ اور نماز میں فرق کرے گا جس میں اللہ نے فرق نہیں کیا تو میں اس سے جہاد کروں گا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے صحابی نے بھی اور دیگر صحابہ نے بھی جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی، کہ فتنہ کا ڈر ہے، بغاوت کا خدشہ ہے، حکومت ابھی Stoble نہیں ہوئی، نئی نئی حکومت آئی ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے

بچھڑنے کا غم اپنی جگہ تازہ ہے، ایسے موقع پر تھوڑی سی اپنی حکمت عملی کو چینج کیا جائے، تھوڑا سا کمپرومائز کیا جائے، تھوڑا سا اپنے موقف میں لچک اور نرمی پیدا کی جائے، تھوڑا سا زکوٰۃ کے issue کو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کو کہا

عمر تو تو زمانہ جاہلیت میں، اسلام سے پہلے بڑا بہادر تھا اسلام لانے کے بعد تو ڈر گیا

اَیَنْقُصُ الدِّیْنُ وَاَنَا حَیٌّ

آقا کا لایا ہوا دین کم ہو، اور اس میں کمی کی کوشش کی جائے اور صدیق زندہ رہے، یہ نہیں ہوسکتا۔

یہ کون سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں، جن کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَرْحَمُ اُمَّتِیْ'' میری امت کا سب سے رحم دل آدمی، میری امت کا سب سے نرم دل آدمی، میری امت کا سب سے زیادہ شفیق آدمی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لیکن جہاں دین کی اور دینی نظام کی بات آتی ہے تو وہاں پر وہ بھی ایسا اسٹینڈ لیتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اپنے مؤقف پر استقامت سے میرا شرح صدر ہوگیا، میں satisfied ہوگیا، مطمئن ہوگیا کہ بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے، آج تو یہ زکوٰۃ کا انکار کر رہے ہیں کل یہ دین میں کسی اور چیز کا انکار کریں گے، اس طرح دین میں رخنہ پیدا ہوگا، دراڑ پیدا ہوگی، دینی عمارت کو ملیامیٹ اور منہدم کرنے کی کوشش ہوگی۔

ریاست میں حاکم اور عوام کا کردار

تو عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ'' اسلامی سلطنت'' جس کے لیے رول

ماڈل ریاست مدینہ ہے، ریاست مدینہ کے قیام کے لیے پہلا زینہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرنا ہے، اور اتنی بات یہاں ضرور سمجھ لیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے تفسیر ابن کثیر میں بھی یہ بات موجود ہے اس آیت کے ضمن میں ''لَيْسَتْ عَلَى الْوَالِيْ وَحْدَهٗ''

یہ جو ریاست کو اسٹیبل کرنا ہے، یہ جو ریاست کا قیام ہے، یہ صرف والی اور بادشاہ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ جی یہ تو صرف حکمرانوں کا کام ہے، ہم تو جو چاہیں مرضی کرتے پھریں، ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ میری بیوی رابعہ بصری جیسی پاکیزہ ہو، خود میں جو چاہو کرتا پھروں، میں حرام کھاؤ اور پیوں، میں ملاوٹ کروں، میں بدنظری کروں، میں عیب شدہ مال کو عیب چھپا کر بیچوں، میں خیانت کروں، میں نماز میں سستی کروں، میں زکوٰۃ میں ہیر پھیر کروں، میں کرپشن، بدگمانی لوٹ مار کروں، جہاں تک میرا بس ہے، جہاں تک میری رسائی ہے، میں الٹے سیدھے کام کروں، یہ تو حکمران کی ذمہ داری ہے یہ بات غلط ہے، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ یہ والی، بادشاہ کی بھی ذمہ داری ہے، اور عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ ریاست مدینہ قائم ہو، بادشاہ کی ذمہ داری کیا ہے؟ کہ وہ اپنے عوام کو جائز حقوق دلائے اور عوام کی ذمہ داری کیا ہے؟ کہ وہ دینی امور میں اس کی اطاعت کریں وہ خود اپنے آپ سے ابتدا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ ﴿سورۂ رعد:۱۱﴾

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک وہ قوم اپنی حالت خود بدلنے کے لیے تیار نہ ہو

تو جو کام ہمارے کرنے کا ہے وہ ہم کریں، اسی پر فیصلے مرتب ہوں گے۔

اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ

تمہارے اعمال ہی تمہارے حکمران ہیں

تو عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے، نیک عمل والوں سے، وعدہ کیا ہے کہ تمہیں زمین پر خلافت ملے گی، خلافت اور سلطنت کا مطلب کیا ہے؟ جب لوگ ہوں گے تو شہروں میں امن قائم ہوگا، اصلاح معاشرہ ہوگا تو ہمارے سامنے ایک نظام آئے گا۔

لوگ اس کی اطاعت کریں گے، لوگ اس کے سامنے جھک جائیں گے، کافروں پر جزیہ اور ٹیکس لازم کیا جائے گا، فتوحات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے گا۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور تمہیں سلطنت، اقتدار، حکمرانی غلبہ نصیب کردے۔

لیکن اللہ دیکھیں گے کہ اب تم کیا عمل کرتے ہو، اس لیے حکومت ملنے کے بعد اقتدار ملنے کے بعد، اللہ کی طرف سے امتحان ہے، آزمائش ہے کہ اس پر کیا عمل کیا جاتا ہے۔

اور دوسری بات

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

میں نے شروع میں عرض کیا کہ اسلامی سلطنت، ریاست مدینہ کے قیام کے لیے پہلا کام جو قرآن سے ثابت ہے، پہلا کام نماز کا نظام، دوسرا کام

زکوٰۃ کا نظام، تیسرا کام امر بالمعروف اچھائی کا حکم دینا، چوتھا کام نہی عن المنکر برائی سے روکنا یہ ضروری ہے، اور اس پر اللہ تمہارے خوف کو امن سے بدل دے گا، تمہاری بے چینی کو چین سے بدل دے گا، تمہارے معاشی حالات جو ابتر ہو رہے ہیں، اللہ انہیں سنوار دے گا

حضور ﷺ کی پیشین گوئیاں

پہلی پیشین گوئی

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ یہ حاتم طائی کے بیٹے ہیں مسلمان ہو گئے، سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، آقا ﷺ نے فرمایا: عدی! ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے چلے گی، یہ حیرہ کوفہ کے قریب ایک شہر تھا، حیرہ سے چلے گی مکہ تک آئے گی، اکیلی آئے گی، خوبصورت بھی ہے، جوان بھی ہے، زیورات سے لدی ہوئی بھی ہے، وہ حیرہ سے مکہ تک آئے گی، طواف کر کے واپس چلے جائے گی، اسے کوئی خوف نہیں ہوگا، چوری کا کوئی خوف نہیں ہوگا، اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کا خوف نہیں ہوگا، وہ بالکل امن سے رہے گی۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طیٔ ایک علاقہ تھا، وہاں کے چور بڑے مشہور تھے، اور حیرہ سے مکہ کی طرف آتے ہوئے یہ راستے میں پڑھتا تھا، تو میں نے اپنے دل میں یہ کہا کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ایک عورت زیورات سے لدی ہوئی حیرہ سے چلے گی مکہ کی طرف تو کوئی چوری نہیں ہوگی تو پھر وہ چور جائیں گے کہاں؟ میں دل میں یہ سوچ رہا تھا لیکن آپ ﷺ کو اپنی بات

پر یقین تھا۔

دوسری پیشین گوئی

دوسری بات آپ ﷺ نے فرمائی کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہوں گے، اب کسریٰ اس زمانے کا سپر پاور تھا، آج کل ہمارے تجزیہ نگار جو تبصرہ کرنے والے ہیں، ہمارے ٹی وی اینکر، ہمارے social media activist ہیں، ہمارے مطلب جو think.....ہیں اور ہمارے جو سیاستدان ہیں ہمارے جو bureaucrats ہیں سب کی یہ کوشش ہے کہ کسی طرح امریکہ کے سپر پاور ہونے کو ہمارے ذہنوں میں ڈال دیا جائے۔

کمال کی اتنی فراوانی ہوگی، فتوحات کا دائرہ اتنا وسیع ہوگا کہ لوگ زکوٰۃ دیں گے، لیکن لینے والا کوئی نہیں ہوگا، جی میری ضرورت پوری ہے، میرے گھر کا گزارتو ہو رہا ہے، میری economy گزارہ حال ہے تو کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ہوگا۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا ﷺ نے یہ تین باتیں ارشاد فرمائیں لیکن میرے دل میں ایک کھٹک سی ہے، ایک خدشہ ہے لیکن آقا ﷺ کی بات پر یقین بھی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک زمانہ ایسا آیا کہ ایک عورت حیرہ سے چلی، صوفہ سے چلی مکہ تک آئی اور زیورات سے لدی ہوئی اکیلی اور اسے راستے میں کوئی خوف نہیں تھا اور دوسری بات کسریٰ کے خزانے مسجد نبوی کے باہر ڈھیر کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

تیسری پیشین گوئی

تیسری بات فرمایا: کہ میں نے وہ نہیں دیکھی لیکن تم اپنی آنکھوں سے

دیکھ لو گے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا، تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا دور ہے، بیت المال میں فنڈ زیادہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کو تقسیم کرو، تو جواب آتا ہے کہ سارے غرباء کو دے دیا پھر بھی مال بچ گیا، پھر دوسری بار کہا جاتا ہے کہ مسلمان قیدی جو دوسرے ممالک میں قید ہیں، یہ مال دے کر ان کو رہا کرواؤ، جواب آتا ہے کہ قیدی آزاد کرالیے مال پھر بھی باقی ہے، فرمایا کہ جن پر قرض ہیں ان سے اس کا قرض ادا کیا جائے پھر بتایا کہ سب سے پہلے قرض ادا کردیئے گئے مال پھر بھی باقی ہے، پھر فرمایا علماء، صلحاء، جو دین کی خدمت کر رہے ہیں، ان کے وظائف ڈبل کر دیئے جائیں، خط آیا کہ ان کے وظائف ڈبل کر دیے گئے، مال پھر بھی باقی ہے اگلا خط حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: اس گندم کو پہاڑ پر ڈال دو تاکہ عمر بن عبدالعزیز کے دور میں کوئی پرندہ بھی بھوکا نہ سوئے، اب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے وہ منظر تھے جن کو صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب ریاست مدینہ کا عمل قیام میں لایا جائے گا، تو حکمران اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے، حکمران اور عوام کا ایک مشترکہ کردار سامنے آئے گا، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا کہ ریاست مدینہ اور اسلامی ریاست کا قیام صرف حکمران کا کام نہیں، عوام کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا اور اس کے لیے۔

۱).....پہلی چیز نماز۔

۲)..... دوسری چیز زکوٰۃ ہے۔

۳)..... تیسری چیز امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

قربِ قیامت کیا ہوگا؟

حدیث پاک میں آتا ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے ''فَکَیْفَ بِکُمْ'' فرمایا تمہارا کیا بنے گا؟ جب تمہارے نوجوان سرکش ہو جائیں گے، تمہاری عورتیں بے حیائی کی حد پار کر جائیں گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو تجلیات الٰہی کا مشاہدا اپنے آنکھوں سے کیا کرتے تھے، جو چہرہ نبوت کا دیدار صبح و شام اپنی آنکھوں سے کیا کرتے تھے، وہ بڑے حیران ہو گئے اور کہنے لگے:

''اِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ''

کہ ایسا وقت بھی آئے گا کہ مسلمانوں کے جوان سرکش اور عورتیں بے حیا ہو جائیں گی، حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب ایسا زمانہ آئے گا۔

''كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ''

عورتیں کپڑے پہنے ہوئے ننگی ہوں گی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ اَشَدُّ مِنْهُنَّ

اس سے بھی زیادہ سخت زمانہ آئے گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

فَكَيْفَ بِكُمْ

تمہارا کیا بنے گا

اِذْ لَا تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

جب تم اچھائی کا حکم نہیں کروگے برائی سے منع نہیں کرو گے، اب صحابہ کے اندر نیکی رچ بس گئی تھی، گناہ کا خیال اور داعیہ بھی ان کے ذہنوں میں پیدا

نہیں ہوتا تھا حیران ہو کر کہنے لگے

اِنَّ ذَالِكَ لَكَانَ

ایسا بھی ہوگا کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے آقا ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ اَشَدُّ مِنْهُنَّ

اس سے بھی زیادہ برا وقت آئے گا پھر آقا ﷺ فرمانے لگے:

فَكَيْفَ بِكُمْ

تمہارا کیا حال بنے گا

اِذْلَا تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

جب تم برائی کا دوسروں کو حکم کرو گے نیکی سے دوسروں کو روکو گے اب صحابہ حیران ہو گئے

ہماری بے دینی کا حال

آج آپ اگر آپ غور کریں تو نیکی سے روکا جاتا ہے

ارے میاں ڈاڑھی رکھنے کی عمریں کہاں ہیں؟

ڈاڑھی رکھو گے تو رشتہ کون دے گا

پردہ کرو گی تو لوگ تمہیں دقیانوسی سمجھ کر تمہارے رشتہ ریجیکٹ کر دیں گے

رشوت کے بغیر گاڑی کیسے چلے گی؟

سود کے بغیر نظام کیسے چلے گا؟

ملاوٹ کے بغیر پرافٹ کیسے ہوگا؟

بجلی چوری نہیں کرو گے تو گذارہ کیسے ہوگا؟

فرمایا ایسا دور آئے گا برائی کا حکم کریں گے نیکی سے روکیں گے
تبلیغ میں جاؤ گے تو تمہارے بچوں کا کیا ہوگا ؟
جہاد میں جاؤ گے تو تم شہید ہو جاؤ گے۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک سنگین مسئلہ

اور اس سے آگے چل کر صحابہ نے یہاں بھی اپنی حیرت کا اظہار کیا

اِنَّ ذَالِكَ لَكَانَ

ایسا زمانہ بھی آئے گا آپ ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ اَشَدُّ مِنْهُنَّ

اس سے بھی زیادہ سخت زمانہ آئے گا اب آقا ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا بنے گا۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الْمُنْكَرَ الْمَعْرُوْفَ

جب تم گناہ کو اچھا سمجھنے لگ جاؤ گے اور نیکی کو برا سمجھنے لگ جاؤ گے یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے۔

تقریباً چودہ سو ارب فنڈ منظور کیا جا رہا ہے، سنیما ہال قائم کیے جائیں، اس سے معاشرے میں امن آئے گا، اس سے tolerance level میں اضافہ ہوگا، اس سے ہم روشن خیال ہو جائیں گے، اس سے ہم enlighting ہو جائیں گے، تنگ نظری کا لیبل ہم سے ہٹ جائے گا، violence. جو معاشرے میں Create ہو رہا ہیں وہ ختم ہو جائے گا، لوگوں کو اس سے اچھا تاثر ملے گا جب گناہ کو نیکی سمجھ کر پروموٹ کیا جائے گا، سینما ہال جو کہ ختم کر دیے گئے تھے، جس کا دور تقریبا ختم ہو گیا تھا، پھر سے آباد کرنے کی مہم چلائی

جارہی ہے فرمایا کہ یہ وہ زمانہ ہے۔

اِذْرَاَیْتُمُ الْمُنْکَرِ الْمَعْرُوْفِ

گناہ کو تم اچھا سمجھو گے وہ تمہیں اچھا لگے گا۔

اللہ اکبر کبیرا تو عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو روایت میں آپ کو سنا رہا ہوں یہ چودہ سو انتالیس سال پہلے آقا ﷺ نے لسان نبوت سے حدیث جاری فرمائی تھی۔ تمھارا کیا بنے گا جب تم گناہ کو نیکی سمجھ کر اس کا حکم دو گے، جب ہم گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھیں گے تو توبہ کیوں کریں گے؟ ندامت کے آنسو کیسے بہائیں گے؟ جبین نیاز کیوں جھکائیں گے، استغفار کیوں کریں گے، دل میں ندامت کیوں پیدا ہوگی، ہم تو اسے نیکی سمجھ کر کرنے جا رہے ہیں، اسی لیے عزیزانِ گرامی یاد رہے کہ ریاست مدینہ کے قیام کے لیے جو بنیادی شرطیں ہیں

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

﴿سورۂ حج:۴۱﴾

نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا

انگریز تاریخ دان کا تجزیہ ریاست مدینہ کے بارے میں

گبین ایک ہسٹورین گزرا ہے، جو تاریخ لکھتے ہیں انہیں ہسٹورین کہا جاتا ہے اور وہ پکچر کی دونوں سائیڈ دیکھتے ہیں positive بھی اور Negative۔ بھی اسلام کا وہ مثبت چہرہ دیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں، تو یہ غیر مسلم تھا مشہور ہسٹورین تھا اس نے جب ریاست مدینہ کے خدوخال کا

بغور جائزہ لیا، جب اس نے ریاست مدینہ کے نظام کو اسٹڈی کیا، تو اس کے remarks یہ تھے، جو آج تک تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں ، the pen slips out from my fingers when I tried to describe that کہ جب میں ریاست مدینہ کے خدوخال لکھ رہا تھا تو قلم میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا ایسا تاریخی دور، ایسا مثالی دور، ایسا پرامن دور اللہ اکبر کبیرا کہ سرکار دوعالم ﷺ کے دور میں غیر مسلموں کو بھی حقوق حاصل تھے، جانوروں کو بھی تحفظ حاصل تھا، مظلوموں کی دستگیری ہو رہی تھی، ظالموں کا ہاتھ روکا جا رہا تھا، نماز کا نظام قائم تھا، زکوٰۃ کا ایک سسٹم موجود تھا، چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا، زنا کرنے والے کو سنگسار اور کوڑے مارے جا رہے تھے، اس زمانے کے دور کو جب میں یاد کرتا ہوں تو قلم میرا ساتھ نہیں دیتا، قلم میرے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔

اسلام کی ایک امتیازی شان

اور یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ پاکستان کا جو وجود عمل میں آیا، پاکستان جو قائم ہوا تو وہ ریاست مدینہ کی آواز پر قائم ہوا، پاکستان کا مطلب کیا ''لا الہ الا اللہ'' جتنے بھی ممالک ہیں، جتنی بھی ریاستی ہیں، ان کے قانون اور آئین میں یہ بات موجود ہے happiness for nation کہ وہ صرف اپنی قوم پر خوشحالی کو فوکس کرتے ہیں، پاکستان کے آئین میں آرٹیکل 2A میں یہ بات لکھی ہے happiness for all یہاں مسلمان کے علاوہ غیر مسلم کو بھی امن ملے گا، سکون ملے گا، یہ اسلام کا ایک امتیازی وتیرہ ہے، کہ مسلمان اور اسلام یہ کافر کے خیالات ، احساسات، جذبات اور حقوق کا خیال رکھتا ہے۔

ریاست مدینہ کا مطالعہ کرنا پڑے گا

تو عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ معاشرہ مثالی معاشرہ ہو، اس معاشرے میں امن ہو، اس معاشرے میں انصاف ہو، یہ ملک ترقی کی منزلیں طے کرے، اس ملک میں کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو، مظلوم کی داد رسی ہو، ظالم کا ہاتھ روکا جائے، گناہ گار کو سزا دی جائے، تو اس کے لیے ہمیں حقیقی طور پر ریاست مدینہ کا مطالعہ کرنا پڑے گا، ریاست مدینہ کو سمجھنا پڑے گا۔

بادشاہوں کی نیتوں کے اثرات عوام پر

بادشاہوں کے اثرات عوام پر مرتب ہوتے ہیں ایک عربی مقولہ ہے

اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ

کہ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔

حجاج بن یوسف کا زمانہ ہے، وہ قتل و غارت کیا کرتا تھا، ایک لاکھ بیس ہزار افراد کو اس نے ہاتھ بندوا کر بے گناہ قتل کر دیا، اس کے زمانے میں جب لوگ صبح اٹھتے تھے تو پوچھتے تھے، رات کون قتل ہوا؟ کس کو پھانسی ہوئی؟ کس کو کوڑے لگائے گئے؟۔

اس کے بعد ولید بن عبدالملک کا دور آیا تو وہ مکانات اور تعمیرات کا بڑا شوقین اور دلدادہ تھا، اس کے زمانے میں جب لوگ صبح اٹھتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کس نے محل بنایا، کس کا محل اچھا ہے، کس نے باغ بنایا، کس کے باغ میں کتنی نہریں ہیں، تو لوگ یہ تبصرے کرتے تھے۔

اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک کا دور آیا وہ کھانے پینے کا رسیا تھا،

کھانے پینے کا شوقین تھا تو اس کے زمانے میں لوگ یہ باتیں کیا کرتے تھے۔

پھر اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا دور آیا اس کے زمانے میں لوگ صبح اٹھ کے پوچھتے تھے رات کو کس نے دو رکعت میں پورا قرآن پڑھا ہے؟ رات کو کس نے آنسوؤں کی بارش سے دل کے صحرا کو سیراب کیا ہے؟ کس نے روزہ رکھا ہے؟۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک شخص کا حیران کن واقعہ

ایک جگہ ابھی ہمارا جانا ہوا، پنجاب کا سفر تھا تو پتا چلا کہ ایک شخص 26 سال سے لگاتار روزے رکھ رہا ہے، جو پانچ دن روزہ نہ رکھنے کے ہیں، عید اور تکبیرات تشریق کے ایام ان کے علاوہ وہ پورا سال روزہ رکھتا ہے 26 سال سے اس کا یہ معمول ہے۔

ایک بادشاہ کی بری نیت سے بے برکتی

میرے محترم دوستو بزرگو!

اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ

لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں، جو ان کی سوچ ہوتی ہے اس کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں، ایک واقعہ مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہم نے اپنے بیان میں بتایا، کہ ایک بادشاہ سفر کر رہا ہے اور راستے میں ایک باغ آیا، بڑا وسیع باغ، گنجان اور ثمر آور باغ تھا، اس کے اندر چلا گیا تو ایک مالی یا اس باغ کا دربان موجود ہے، اس کو اپنا تعارف نہیں کرایا، ہم تو جاتے ہی پہلے اپنا تعارف کراتے ہیں ناں، اپنا کارڈ دیتے ہیں اور اپنا Introduction

کراتے ہیں کہ میں فلاں فلاں اس نے اپنا تعارف نہیں کرایا اور کہا جی مسافر ہوں، راہ گزر ہوں، تمہارے باغ میں آ گیا ہوں، اگر مجھے تھوڑا سا انار کا جوس پلادو، وہ ایک انار توڑ کر لایا اور اس سے جو جوس نکالا تو پورا جگ بھر گیا اور پیا تو ٹیسٹ بھی بڑا بہترین، اب یہ بڑا حیران ہوا کہ ایک انار سے پورا جگ بھر جائے اور ٹیسٹ بھی بہترین تو دل میں خیال آیا کہ میں تو بادشاہوں اگر اس کے باغ کو ہڑپ کرلوں، قبضہ کرلوں، بادشاہوں کی سوچ یہ ہوتی ہے، اتنے میں جو ہے اس نے کہا کہ میرے لیے ایک اور جوس لے کر آؤ، میں مزید جوس پیوں گا پھر وہ اسی درخت سے اسی طرح کا، اتنا ہی انار لایا اور اس کا سائز ایک جیسا تھا، اسے جب نچوڑا پورا جگ تو کیا آدھا جگ بھی نہیں بھرا اور ٹیسٹ بھی پہلے جیسا نہیں، اس بادشاہ نے اس سے پوچھا پہلے انار سے جگ بھر گیا، ٹیسٹ بھی اچھا، دوسرے انار سے آدھا جگ بھی نھیں بھرا، اور ٹیسٹ بھی اچھا نہیں ہے، وجہ کیا ہے؟ اس عام مالی نے کہا کہ جب بادشاہوں کی نیت ٹھیک ہوتی ہیں تو اللہ پاک پھلوں میں برکت پیدا کرتے ہیں، اللہ پاک امن وامان کی فضا قائم کرتے ہیں، آدمی کا رخ دین کی طرف ہو جاتا ہے اور جب بادشاہوں کے ذہنوں میں فتور آتا ہے تو وہ برکت اٹھ جاتی ہے، آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

ہمیں خود ہی دین پسند نہیں

عزیزان گرامی!

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بادشاہ اپنی نیت میں مخلص ہوں گے تو اللہ کی مدد شامل حال ہوگی اور جب عوام اپنی نیت میں مخلص ہوگی تو پھر جب یہ چاہیں

گے کہ ہم پر اسلامی نظام آئے تو آئے گا، میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں کہ کسی کو ڈاڑھی رکھنے سے حکومت نہیں روکتی، اگر یہ اسلام کا نظام چاہتا ہے تو یہ ڈاڑھی کیوں نہیں رکھتا؟ کس حکومت نے تمہیں مجبور کیا کہ گھر میں ٹی وی رکھو، ڈش اور کیبل کا انتظام کرو، ورنہ تم پر فائن اور جرمانہ ہوگا، لیکن اس کے باوجود کوئی گھر ڈش کیبل اور انٹینا سے خالی نظر نہیں آتا، کس عورت کو حکومت نے آرڈیننس جاری کیا ہے کہ تم اگر پردہ کرو گی تو تمہیں کوڑے لگائے جائیں گے؟ پھر بھی ہم پردہ کرنے کے لیے تیار نہیں، حکومت نے کس کو مجبور کیا تھا کہ رشوت لو، سود کا لین دین کرو، ہر حکومتی اعلان کرتی ہے کہ رشوت نہ لو، سود کا نظام نہ چلاؤ۔

ہم خود ریاست مدینہ کے مخالف ہیں

میرے محترم بھائیو، دوستو، بزرگو!

اس پانچ چھ فٹ کے بدن کے اوپر، میں اور آپ حکمران ہیں، میں اور آپ حاکم ہیں، ہمارا نظام چل سکتا ہے، ہم اپنے rules apply کر سکتے ہیں، اگر ہم نہیں کر رہے تو معلوم ہوا کہ سب سے پہلے ریاست مدینہ کے ہم مخالف ہیں، سب سے پہلے ہم شریعت اور شرعی نظام کے مخالف ہیں، میں نے شروع میں آپ کو ایک بیلنس بات کی تھی، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کیا تھا، ریاست مدینہ کا قیام صرف حکمران کا کام نہیں، ریاست مدینہ کا قیام صرف عوام کا کام نہیں، یہ حکمران اور عوام کا مشترکہ کردار ہے، یہ حکمران اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے، یہ حکمران اور عوام کا کامن ایجنڈا ہے اسی لیے ہم ان باتوں کو سمجھیں۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت غیروں کی زبانی

آج مغرب کی درسگاہوں سے آواز آرہی ہے کہ تمہارے اقبال کے دن گزر گئے، تمہارے علم کے کنویں خشک ہوگئے، تمہاری ترقی کا سورج غروب ہوگیا، تمہارے بازو شل ہو گئے، تمہاری تلواریں زنگ آلود ہوگئیں، تم اپنے نہیں رہے تم اب بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہو، لباس ہمارا ہے، نظام ہمارا ہے، تعلیمی نصاب بھی ہمارا ہے، طور طریقے بھی ہمارے ہیں، عادات و اطوار بھی ہمارے ہیں، تہذیب وتمدن بھی ہمارا ہے، ثقافت وکلچر بھی ہمارا ہے، معاشرت ومعیشت بھی ہماری ہے، سودی نظام اور رشوت کا جال بھی ہمارا ہے تم اپنے نہیں، تمہارا کچھ بھی اپنا نہیں۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

عزیزان گرامی! ان اشعار میں اقبال نے میری اور آپ کی عکاسی کی ہے، اس معاشرے کی ترجمانی کی ہے
حقیقی تجزیہ کیا ہے۔ analyse کیا ہے، کہ آج مسلمان نام کا مسلمان رہ گیا

شور ہے ہوگئے مسلمان دنیا سے نابود
ہم کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

اصلی مسلمان اور سچی مسلمان

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... گمراہی سے حفاظت کے لیے دو اہم چیزیں۔
- ..... ہمارا اسلام صرف مساجد کی حد تک۔
- ..... حقوق العباد میں ہونے والی کوتاہیاں۔
- ..... مسلمانوں اور ہندوؤں کے پروگرام۔
- ..... ریاکاری کی سنگینی۔
- ..... ہم میں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں
  صرف ایک بالشت کا فرق
- ..... ہدایت پانے کا طریقہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ﴿سورۃ ال عمران: ۱۰۳﴾

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ ○

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ

﴿سورۃ الانفال: ۴۶﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْكَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

مؤمن جو فدا نقش کف پائے نبی ہو
ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

واجب الاحترام، عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی چند آیات تلاوت کیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

اللہ کی رسّی

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ کریم حکم دے رہے ہیں کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو، تھام لو یہ رسّی اتنی مضبوط ہے کہ یہ غفلت کی وجہ سے آپ سے چھوٹ تو سکتی ہے لیکن ایک دفعہ پکڑلو تو پھر ٹوٹ نہیں سکتی۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے، جب تم قرآن کو مضبوطی سے تھام لو گے، قرآن کریم کو اپنا مقصد حیات بنالو گے، قرآن کریم سے تعلق استوار کرلو گے، قرآن کریم سے تمہاری وابستگی ہوگی، قرآن کریم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالو گے، اپنی زندگی کو قرآن کے سانچے میں ڈھال دو گے، اللہ کے کلام کے احکامات تمہاری زندگی میں نظر آئیں گے، قرآن کریم کے مطابق اپنی خوشی اور غم کو اختیار کرو گے تو تم کبھی بھی رسوا نہیں ہو گے، کبھی بھی

گمراہ نہیں ہوگے۔

گمراہی سے حفاظت کے لیے دو چیزیں

حدیث پاک میں اسی بات کو بیان کیا گیا کہ ہرگز تم گمراہ نہیں ہوسکتے، بھٹک نہیں سکتے، Misgaide نہیں ہوسکتے، تمہیں کوئی Mislead نہیں کرسکتا، تمہیں کوئی راہ سے ہٹا نہیں سکتا، تمہیں کوئی ورغلا نہیں سکتا، تمہیں کوئی پھنسا نہیں سکتا، تمہیں کوئی پھسلا نہیں سکتا، جب تک دو چیزوں کو مضبوطی سے تھام لو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری نبی کی سنت۔

تو یہ جو مسلمان آج پریشان ہے کہ جی ہم کہاں جائیں؟ ہم کس کے پیچھے چلیں؟ ہم کس کی سنیں؟ ہم کس کو لیڈر بنائیں ہم کس کو Fallow کریں ہم کس کو Roll madel بنائیں؟ یہ ساری باتیں، ان سب کا ایک ہی حل ہے کہ تم قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کرلو۔

عملی زندگی سے قرآن نکل گیا

آپ سوچیں گے کہ قرآن کو سب مانتے ہیں، سینے سے لگاتے ہیں، آنکھوں سے لگاتے ہیں، چومتے ہیں، گھروں میں قرآن ہیں، مسجدوں میں قرآن ہیں، دکانوں میں قرآن ہیں، نمازوں میں قرآن ہے، بھائی قرآن ان ساری جگہوں پر ہے، لیکن دل میں نہیں ہے، ہماری شادیوں میں نظر نہیں آتا، ہمارے غم میں نظر نہیں آتا، ہمارے لباس میں نظر نہیں آتا، ہماری صورت میں نظر نہیں آتا، ہمارے کردار میں نظر نہیں آتا، ہماری معیشت میں نظر نہیں آتا، ہمارے محلّوں میں نظر نہیں آتا۔

ہمارا اسلام صرف مساجد کی حد تک

ہمارا اسلام، ہمارا دین، ہماری مسلمانی مسجد کی دہلیز سے شروع ہوتی ہے اور مسجد کی دہلیز پر ختم ہوجاتی ہے، مسجد کی دہلیز میں قدم رکھا تو مسلمان ہوگئے، اب وضو بھی کر رہے ہیں، اب نماز بھی پڑھ رہے ہیں، اب تلاوت بھی کر رہے ہیں، اب ذکر بھی کر رہے ہیں، اب تبلیغ بھی کر رہے ہیں، اب بیان بھی کر رہے ہیں، اب دعا بھی مانگ رہے ہیں، اب نماز میں ایک ساتھ کھڑے ہو رہے ہیں، اب نظر بھی محفوظ ہے، کان بھی محفوظ ہیں، زبان بھی محفوظ ہے، ہاتھ سے رشوت نہیں لے رہے، چوری نہیں کر رہے، سود کا لین دین نہیں کر رہے، پیٹ میں حرام نہیں جارہا، غیبت نہیں سن رہے، گانے نہیں سن رہے ہم اندر تو بچ گئے باہر نہیں بچے۔

مساجد سے باہر ہم مادر پدر آزاد

لیکن جونہی قدم مسجد سے باہر رکھا، سب سے پہلے شلوار ٹخنوں سے نیچے کرلیں گے، پھر اس کے بعد ٹوپی موڑ کر جیب میں رکھ لیں گے اور اس کے بعد موبائل نکال کر تصویریں اور ویڈیو دیکھنا شروع کر دیں گے، پھر اس کے بعد عورتوں کو دیکھنا شروع کردیں گے، اس کے بعد رشوت شروع ہوجائے گی، سود کا لین دین شروع ہوجائے گا، جھوٹ شروع ہوجائے گا، جھوٹی قسمیں شروع ہوجائے گی یعنی وہ سارے گناہ جو مسجد کے اندر بھی گناہ تھے، مسجد کے باہر بھی گناہ تھے، ہم اندر تو ان سے بچ گئے باہر جا کر نہیں بچے۔

حقوق العباد میں کوتاہیاں

اسی لیے تو بچپن سے لے کر بڑھاپے تک لاکھوں اذانیں سنی ہیں، نمازیں

پڑھی ہیں روزے رکھے ہیں، کروڑوں اور اربوں کے حساب سے زکوٰۃ دے چکے ہیں، تبلیغ میں پھر چکے ہیں، مدرسوں میں جا چکے ہیں، حج کر چکے ہیں، عمرے کر چکے ہیں لیکن آج بھی اس کا پڑوسی اس سے تنگ ہے، اس کا رشتہ دار اس سے پناہ مانگتا ہے، اس نے بیوی کی ناک میں دم کر رکھا ہے، اس کا نوکر اس کو دیکھ کر لرزتا ہے، اس کے ماں باپ اس سے سہمے ہوئے ہیں، تبدیلی نہیں آرہی، وہ مسلمان جو قیمتی تھا، جس کے ہاتھ اٹھتے تھے دنیا کا جغرافیہ تبدیل ہوجاتا تھا۔

اللہ والے کی بد دعا کا خوف

ایک اللہ والے کا قصہ آیا ہے کہ بادشاہ نے کوئی خلاف شریعت کام کیا، تو اس اللہ والے نے اس بادشاہ کے بیٹوں کو یہ کہا تمہارا باپ اگر اس سے باز نہیں آیا؟ اگر اس جگہ ہم اور آپ ہوتے تو ہم کہتے کہ ہم DIG کو فون کریں گے، ہم لوگوں کو جمع کر کے احتجاج کریں گے، گھیراؤ کریں گے اس اللہ والے نے کہا میں مصلیٰ بچھاؤں گا، دو رکعت نفل پڑھوں گا، ہاتھ اٹھیں گے، اور تیرے باپ کا تخت ختم ہو جائے گا، ان کو پتا تھا یہ ایسا اللہ کا ولی ہے، اِدھر اس کے ہاتھ اٹھنے ہیں اور اُدھر باپ کی حکومت اور تخت الٹ جانا ہے، وہ بھاگ کر اپنے باپ کے پاس گئے اور کہا اس اللہ کے داعی نے اگر ہاتھ اٹھادیئے، آنسو بہادے، زبان کھول دی، نگاہ عرش پر ڈال دی، دل کی تار اللہ سے جوڑلی، تو تیری خیر نہیں ہے، بادشاہ کو بھی پتا چل گیا، فوراً آکر اس اللہ والے سے معافی مانگی۔

دل کے مسلمان

تو ایسے لوگ بھی دنیا میں گزرے ہیں، کیا وجہ تھی کہ وہ دل سے مسلمان تھے، زبان سے نہیں تھے، ہم صرف زبانی مسلمان ہیں وہ زبان سے بھی تھے اور دل سے بھی تھے وہ مسجد میں بھی مسلمان تھے، باہر بھی مسلمان تھے، شادی کے موقع پر بھی مسلمان تھے۔

مسلمانوں اور ہندوؤں کے پروگرام

صحیح بتاؤ؟ آج مسلمان کی شادی ہوتی ہے تو پتا نہیں چلتا ہے کہ مسلمانوں کی شادی ہے؟ جو ہم نے ہندوؤں کو دیکھا، یہودیوں کو دیکھا، ڈراموں میں دیکھا، فلموں میں دیکھا، فنکشن میں دیکھا، وہ ساری چیزیں میری اور آپ کی شادیوں میں نظر آرہی ہیں آپ فرق نہیں کرسکتے، پہلے پتا چلتا تھا یار! مسلمانوں کی شادی ہے، اس میں گانا نہیں ہے، اس میں میوزک نہیں ہے، اس میں ڈانس نہیں ہے، اس میں مرد اور عورت ساتھ نہیں ہیں، اس میں آدھی آستین والا لباس نہیں ہے، اس میں باریک لباس نہیں ہے، اس میں کھلے بالوں والی عورتیں نہیں ہیں اس میں فائرنگ نہیں ہے، اس میں جہیز کی اور مائیوں کی اور مہندی کی اور جوتا چھپائی کی الٹی سیدھی رسمیں نہیں ہیں پتا چلتا تھا مسلمان کی شادی ہے، آج آپ کو پتا نہیں چلے گا، تو بھائی ہم شادیوں میں بھی یہی مسلمان ہوتے ہیں ہم خاندان میں بھی یہی مسلمان ہوتے ہیں یہی تو وجہ ہے کہ 50,60 سال سے اللہ کے گھر میں آنا جانا ہے لیکن آداب نہیں ہیں، گھر والے کی مرضی پر نہیں چل رہے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی

یہ تو وہ کریم ہے کہ گھر سے نکالتا نہیں ہے، بھائی! میرے اور آپ کے گھر میں کوئی آئے اور آکر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے، گندے کپڑوں کے ساتھ آتا ہے، صوفے گندے کر دیتا ہے اور ہماری مرضی کے خلاف، ہمارے گھر میں زور زور سے باتیں کرتا ہے، اور باہر جاکر ہماری ناشکری کرتا ہے اور اس کو دو دن گھر میں چھوڑیں گے تیسرے دن اس کو کہیں گے خبر دار! چوکیدار کو کہیں گے اس آدمی کو اندر نہیں آنے دینا، ایسا ہے یا نہیں؟ یہ تو وہ کریم ہے اتنے گناہ کرکے اس کے گھر میں آتے ہیں پھر بھی وہ دروازے بند نہیں کرتا، بلکہ وہ کہتا ہے کہ سو سال گناہ کیے ہیں پھر بھی آؤ، تمہاری گناہوں سے زمین کی چھاتی بھر گئی پھر بھی آؤ، تمہارے گناہوں کو دیکھ آسمان کی نیلی چھت لرزاں و ترساں ہے پھر بھی آؤ، تمہارے گناہوں کو دیکھ کر عرش ہلتا ہے پھر بھی آؤ، تمہارے گناہوں کو دیکھ کر فرشتوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا پھر بھی آؤ، تمہارے گناہوں کو دیکھ کر سمندر بے چین ہے کہ انہیں غرق کر دوں پھر بھی آؤ، تمہارے گناہوں کو دیکھ ہوائیں اجازت مانگتی ہیں، پہاڑ اجازت مانگتے ہیں، زمین اجازت مانگتی ہے، ان گناہ گاروں کو کچل کر رکھ دو، پھر بھی اللہ کہتا ہے آؤ کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم تو دروازے بند کرنے والے ہیں وہ دروازے بند نہیں کرتا، وہ تو منہ پھیر کر جانے والوں کو بھی بلاتا ہے، کہاں جارہے ہو؟

اَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

ادھر آجاؤ واپس آجاؤ

لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ

تمہارے مسئلوں کا حل یہاں ہے، تمہاری پریشانیوں کا حل یہاں ہے، تمہاری زندگی کا سکون یہاں ہے، تمہاری قبر کا چین یہاں ہے، حشر کی رسوائی سے بچنا ہے تو یہاں آجاؤ، حوض کوثر کا پانی پینا ہے تو یہاں آجاؤ، نبی کی شفاعت چاہتے ہے تو یہاں آجاؤ، جنت میں دخول چاہتے ہو تو یہاں آجاؤ، اللہ کا دیدار چاہتے تو یہاں آجاؤ۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

مطمئن مت رہیں

تو میرے دوستو! تھوڑا سا اپنا محاسبہ کریں، خوش نہیں ہونا کہ میں عالم ہوں تو بس میں مطمئن ہوں، مین تبلیغی ہوں تو بس میں مطمئن ہوں، میں ہر سال حج کرتا ہوں میں تو مطمئن ہوں، میں تو تہجد گزار ہوں میں تو مطمئن ہوں، ڈر لگا رہے، خطرہ ہو کسی بھی وقت قدم ڈگمگا سکتے ہیں، متزلزل ہوسکتے ہیں، لغزش آسکتی ہے، بھول چوک ہوسکتی ہے، کوتاہی ہوسکتی ہے، خطا اور نسیان ہوسکتا ہے ہر وقت ڈرتے رہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سارے انسان ہلاک ہوجائیں گے ''اِلَّا الْعَالِمُوْنَ'' سوائے علماء کے، آگے فرمایا علماء بھی ہلاک ہوسکتے ہیں ''اِلَّا الْعَامِلُوْنَ'' سوائے عمل کرنے والوں کے، آگے فرمایا عمل کرنے والے بھی ہلاک ہوسکتے ہیں ''اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ'' سوائے اخلاص والوں کے۔

اخلاص والے بھی خطرے میں

آگے کیا فرمایا:

وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ

اخلاص والے بھی خطرناک پک ڈنڈی پر چل رہے ہیں، تھوڑے سے یہ بھٹکے نیچے جاگریں گے، پل صراط کا پل بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز، جہنم کے اوپر بنا ہوا ہے گناہ گار کٹتے کٹتے جہنم میں جاگریں گے۔

وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا

پل صراط سے زیادہ مشکل راستہ

غالباً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے قیامت کے دن پل صراط پر چلنا اتنا مشکل نہیں جتنا دنیا میں صراط مستقیم پر چلنا مشکل ہے، ادھر سے بھی شیطان ہے، اُدھر سے بھی شیطان ہے، بچپن میں بھی شیطان ہے، جوانی میں بھی شیطان ہے، بڑھاپے میں بھی شیطان ہے، عالم کے ساتھ بھی شیطان ہے، عابد کے ساتھ بھی شیطان ہے، تبلیغی کے ساتھ بھی شیطان ہے، مجاہد کے ساتھ بھی شیطان ہے، سخی کے ساتھ بھی شیطان ہے، بوڑھے بابا جی کے ساتھ بھی شیطان، چلو جی یہ اب بوڑھا ہوگیا اس کا ساتھ چھوڑ دیں ایسا نہیں ہے، ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں ہمارا شیطان جوان رہتا ہے، ہم دو ڈگریاں لیتے ہیں، وہ چار ڈگریاں لیتا ہے، وہ بڑا خطرناک کھلاڑی ہے۔

خطرناک ترین کھلاڑی

اور اس سے زیادہ خطرناک کھلاڑی نفس سے جو اندر بیٹھا ہوا ہے

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

یہ تمہیں گناہ پر ورغلاتا ہے، ابھارتا ہے، Promote کرتا ہے کہ کسی

طرح اس سے گناہ ہوجائے، مسجد میں آکر کھڑے ہوئے بڑی مشکل سے اب ساتھ میں کھڑا ہوگیا، اب اس کے پاؤں میں کوئی تکلیف ہے ہمیں پتا نہیں ہے، وہ سجدہ صحیح نہیں کر رہا ہے اب شیطان ہمیں کہتا ہے اس کو دیکھو یار سجدہ بھی صحیح نہیں کر رہا ہے، حضرت صاحب کی ساری توجہ ادھر چلے گئی، پھر وہ تھوڑا زور سے تلاوت کر رہا ہے، پھر شیطان بولتا ہے یہ ریاکاری کر رہا ہے، پھر کوئی دعا مانگ کر رو رہا ہے تو کہتا ہے کہ یہ بھی ریا کاری کر رہا ہے، باہر کیا کرتا ہے اندر کیا کر رہا ہے، وہ شیطان یہاں بھی پیچھے لگا ہوا ہے۔

ریا کاری کی سنگینی

اللہ کے گھر میں لوگ حج کرنے جاتے ہیں، طواف کرتے ہیں، طواف کے دوران بھی بدنظری کر رہے ہیں، عورتوں سے Touck ہو رہے ہیں اور دل میں یہ نیت ہے کہ آج دس طواف کروں گا، کمرے میں جاکر سب کو بتاؤں گا کہ آج میں نے دس طواف کیے، پھر گھر پر فون کرے گا یار! آج میں نے دس طواف کیے، پھر اس کے بعد Facebook پر ڈالے گا، حضرت صاحب نے آج دس طواف کیے، ریا اور نام ونمود شہرت ساری نیکیاں ضائع ہوگئیں۔

اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ

معمولی ریا بھی شرک ہے

مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ

نماز پڑھی دکھانے کے لیے شرک کیا

مَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ

روزہ رکھا دکھلاوے کے لیے شرک کیا

مَنْ صَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ

صدقہ دیا دکھلاوے کے لیے شرک کیا

بہت خطرناک معاملہ ہے اپنے نفسوں کی اصلاح کرنا صحابہ میں اور ہم میں تو بہت سے فرق ہے نا زمین آسمان کا فرق ہے۔

ہم میں اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک بالشت کا فرق

میں نے ایک واقعہ پہلے بھی سنایا تھا کہ ایک تبلیغی جماعت باہر ملک، بیرون ملک چلی گئی تو وہ عرب ملک تھا، تو ایک دیہاتی عرب روزانہ جماعت والوں کے پاس آکر بیٹھ جاتا تھا، ان کی خدمت کرتا تھا، کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا تھا، تو ایک دن مشورہ ہو رہا ہے، مشورہ میں امیر صاحب نے اس دیہاتی کو کہا آج یہاں تم نے بیان کرنا ہے، اس دیہاتی نے کہا امیر صاحب! مجھے تو بیان نہیں آتا، میں نے آج تک بیان نہیں کیا، امیر صاحب نے کہا بھائی! تم نے کھڑے ہو کر یہ بولنا ہے کہ مجھے بیان نہیں آتا لیکن کرنا تم نے ہے، مشورہ میں طے ہوگیا، اب جو امیر کی مان کر چلتا ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَ اَمِيْرًا فَقَدْ اَطَاعَنِيْ

جس نے امیر کی بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی۔

مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه

اور جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی۔

وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

اور جس نے اللہ کی بات مانی وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

بس تو نے بیان کرنا ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے، اللہ کی شان جس نماز

کے بعد اس کا بیان طے تھا، اس نماز میں مجمع زیادہ آ گیا، کچھ عرب شہزادے بھی آ گئے، اب امیر صاحب پریشان ہوئے، بیرون ملک میں تو بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑتی ہے، یہ تو نیا آدمی ہے، اس نے کوئی ایسا ویسا جملہ کہہ دیا تو مسئلہ ہو جائے گا لیکن اب اس کو منع بھی نہیں کر سکتے، بہر حال وہ بیان کے لیے کھڑا ہوا تو وہ شہزادے بھی بیٹھ گئے، اس علاقے میں جو خاص لوگ تھے وہ بیٹھ گئے، اس نے پہلا جملہ یہ کہا:

مَالْفَرْقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الصَّحَابَةِ

ہم میں اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں ہے

اب جب یہ جملہ کہا تو امیر صاحب پریشان ہو گئے خدایا! خیر یہ کیا بول رہا ہے، صحابہ میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہے سب متوجہ ہو گئے اس نے پھر کہا:

مَالْفَرْقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا شِبْرًا وَّاحِدًا

ہم میں اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں سوائے ایک بالشت کے، صرف ایک بالشت کا فرق ہے۔

اب لوگ اور پریشان ہو گئے کہ یہ آگے کیا بولے گا؟ پھر اس نے کہا:

مَالْفَرْقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا شِبْرًا وَّاحِدًا

ہم میں اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں صرف ایک بالشت کا فرق ہے۔

وہ فرق یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہماری زبانوں پر ہے اور صحابہ کا ایمان ان کے دل میں اتر چکا تھا زبان اور دل میں کتنا فرق ہے؟ ایک بالشت کا۔

اصل ایمان دل میں

اسی لیے میرے آقا ﷺ نے جب دیہاتیوں نے ''اٰمَنَّا'' کہا تو

آقا ﷺ نے فرمایا ''بَلْ تُؤْمِنُوْا'' تم ایمان نہیں لائے ہو۔ ''وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ'' ایمان تمہارے دل کی گہرائی میں رچا بسا نہیں ہے، اترا نہیں ہے پیوست نہیں ہوا آقا ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے کلمہ پڑھ چکے ہو دل میں بھی ایمان لے آؤ۔

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ

دل مومن تو تمام اعضاء مومن

میرے محترم دوستو!

یہ ایمان زبان کے راستے سے دل میں اتر جائے، کان کے راستے سے دل میں اتر جائے، آنکھ کے راستے سے دل میں اتر جائے، جب دل میں اترے گا تو آنکھ صحیح دیکھے گی، پھر کان صحیح سنیں گے پھر زبان صحیح بولے گی، پھر ہاتھ صحیح پکڑیں گے، پھر پاؤں صحیح جگہوں پر چلیں گے، پھر دماغ صحیح سوچے گا، پھر دل میں جو planning ہوگی، جو productivity ہوگی وہ مثبت ہوگی، جب آپ اللہ کے بن جائیں گے اللہ آپ کو اپنا بنالے گا، پھر بیوی آپ کی مان کر چلے گی، پھر بیٹا آپ کی مان کر چلے گا، پھر بھائی آپ کی مان کر چلے گا، پھر آپ کا جانور آپ کی مان کر چلے گا۔

انسان کے عمل کے اثرات

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے کوئی اونچ نیچ ہوجاتی ہے، عمل میں سستی ہوجاتی ہے اس کا اثر میں اپنے جانور میں محسوس کرتا ہوں۔

ہر عمل حرام کیسے ملے آرام؟

ہم نے سارا دن، ساٹھ سال بچوں کو حرام کھلایا ہے، حرام چوری بھی ہے، حرام رشوت بھی ہے، حرام سود بھی ہے، حرام جھوٹ بھی ہے، حرام جھوٹی قسمیں بھی ہیں، حرام عیب چھپا کر مال بیچنا بھی ہے، حرام ملاوٹ بھی ہے، حرام ڈیوٹی میں ڈنڈی مارنا بھی ہے، سب حرام ہے، ساٹھ سال سے حرام کھلایا پھر کہتے ہیں پتا نہیں اللہ نے ہمیں کس گناہ کی پاداش میں پکڑا ہے، نہیں میرے دوستو! اللہ ظلم نہیں کرتا، کسی پر نہیں کرتا، تھوڑی سا بھی نہیں کرتا، ایک بار بھی نہیں کرتا وہ تو اکثر معاف کرتا ہے ''وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيْرٍ''۔

تو صحابہ میں اور ہمارے میں ایک فرق تو یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہماری زبانوں پر ہے اور صحابہ کا ایمان ان کے دل میں اتر چکا تھا۔

دوسرا فرق

دوسرا فرق ہم میں اور صحابہ میں کیا ہے؟ صحابہ کا فوکس اپنی ذات پر تھا اور ہمارا فوکس دوسرے لوگوں پر ہے۔ بھائی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کیا فرمایا؟ کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منافقین کے نام بتائے ہیں، لسٹ بتائی ہے، تو یہ بتاؤ کہ میرا نام اس میں ہے یا نہیں؟ امیر المؤمنین ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ عمر کے اسلام لانے پر آسمان والے خوش ہوئے، عمر کے دنیا سے جانے پر آسمان بھی رویا ہے اسلام بھی رویا ہے، عمر کے جانے پر یتیم بچے روتے ہوئے نکل آئے ہمارا ابا جان

فوت ہوگیا، عمر کے منہ سے بات نکلی ربّ نے قرآن بنا دیا، عمر جس راستہ سے گزرتا ہے شیطان بھاگ جاتا ہے، عمر کی زبان پر اللہ نے حق جاری کیا، وہ عمر جو 22 لاکھ مربع میل اسلام کا پرچم لہرانے والا۔

امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی دیانتداری

کیسا خلیفہ کہ بیمار ہوگئے طبیب کو بلایا، ڈاکٹر کو بلایا، اس نے مرض کی تفتیش کی، کہا: عمر رضی اللہ عنہ کا معدہ خشک ہو چکا ہے، انتڑیاں خشک ہوچکی ہیں، کیوں؟ خشک روٹی کھانے کی وجہ سے، امیر المؤمنین ہیں سالن نہیں ہے، خشک روٹی کھانے کی وجہ سے، باسی روٹی کھانے کی وجہ سے، سخت روٹی کھانے کی وجہ سے، فاقوں کی وجہ سے امیر المؤمنین کا معدہ خشک ہو چکا ہے، انتڑیاں سوکھ چکی ہیں، علاج کیا ہے؟ زیتون کا تیل استعمال کریں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے گھر تو زیتون کا تیل نہیں ہے، کسی نے کہا بیت المال میں ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیت المال میں زیتون کا تیل کتنا ہے؟ اور میری ٹوٹل رعایا کتنی ہے؟ ہر ایک کو برابر اس تیل میں سے دو، اوسطاً میرے حصے میں کتنا آئے گا، Calculation ہوئی، بتایا گیا کہ آپ کے حصے میں اتنا آئے گا، طبیب نے کہا اتنے سے تو علاج نہیں ہوگا، یہ ناکافی ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے نفس کو خطاب کرکے کہا تھا جتنا رونا ہے رولے، جتنی ایڑیاں رگڑنی ہے رگڑ لے، تجھے زیتون کا تیل نہیں پلاؤں گا، یہ ہمارے حکمران گزرے ہیں۔

موجودہ حکمرانوں کا حال

آج کہتے ہیں ہم ریاست مدینہ کا نظام لائیں گے، ہیلی کاپٹر میں سفر ہوتے ہیں جس ملک میں جاتے ہیں سو افراد کو سرکاری خرچے پر ساتھ لے کر

جاتے ہیں، کڑوروں روپے کے ان کے اخراجات ہیں، ان کی عیاشیاں ہیں، ان کی بد معاشیاں ہیں، آپ ان کے پروٹوکول ختم کر دو سارا مسئلہ حل ہوجائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لینا اتنا آسان نہیں ہے۔

اپنی ذات کی فکر

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ سے پوچھا! یہ بتاؤ ان منافقین کی لسٹ میں میرا نام تو نہیں ہے اگر ہم جیسا کوئی ہوتا تو ہم کہتے اس میں کس کس کے نام ہیں ان کا مقصد اپنی ذات کو Focus کرنا تھا۔

اللہ کا کام اور ہمارا کام

اور ہمارا مقصد کیا ہے؟ یہ کیا کر رہا ہے، وہ کدھر جارہا ہے، جو کام اللہ کے تھے وہ ہم کر رہے ہیں، اس نے پیسہ کیسے کمایا، اس کی گھر والی کدھر جا رہی ہے یہ کام اللہ پوچھے گا؟ جو اللہ کے کام ہیں ہم نے شروع کر دیئے ہیں، ہمارا کام ہے یہ کہ ہمارے پڑوس میں کوئی بھوکا تو نہیں ہے، کوئی پیاسا تو نہیں ہے، کسی کے گھر میں راشن کی قلت تو نہیں ہے، کوئی بیمار تو نہیں ہے، کسی کو دوائی تو نہیں چاہیے، کسی کو گھر تو نہیں چاہیے، کسی یتیم بچی کی شادی کا مسئلہ تو نہیں ہے، میں کیا کرسکتا ہوں یہ سوچو، تو صحابہ میں اور ہم میں ایک دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ ہمارا فوکس اوروں کی ذات اور ان کا فوکس اپنی اصلاح۔

اپنی اصلاح کی فکر کیجیے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ ﴿سورۂ مائدہ:۱۰۵﴾

اے ایمان والو! تم پر اپنے نفسوں کی اصلاح لازم ہے

پھر اپنے بعد گھر والوں کی اصلاح، پھر اس کے بعد خاندان والوں کی اصلاح، پھر اس کے بعد پڑوس والوں کی اصلاح، پھر اپنے ماتحت میں کام کرنے والوں کی اصلاح، اپنی انگلیوں کو اپنی غلطیوں کے گننے میں استعمال کروگے تو دوسروں پر انگلیاں نہیں اٹھیں گی، انگلیوں میں دبی ہوئی سگریٹ تو چھوڑ نہیں سکتے نعرہ لگاتے ہیں غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے، سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے، نسوار نہیں چھوڑ سکتے، شراب نہیں چھوڑ سکتے، رشوت نہیں چھوڑ سکتے، سود نہیں چھوڑ سکتے، ملاوٹ نہیں چھوڑ سکتے، اپنی نیند نہیں قربان کرسکتے، خواہشات قربان ہیں یہ نعرہ لگانا چاہیے لیکن اس سے پہلے اپنی زندگی کی اصلاح کرو۔

حقوق العباد کی اہمیت

میرے محترم دوستو!

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کا جو خطبہ ہے، اس کا بنیادی، مرکزی نکتہ کیا ہے؟ تم میں سے ایک کے اوپر دوسرے کی جان حرام ہے، اس کا مال حرام ہے، اس کی عزت و آبرو حرام ہے، جیسے یہ مہینہ حرمت والا ذی الحجہ کا، جیسے اس کا پہلا عشرہ حرمت والا، اس کی قسم اللہ نے قرآن میں کھائی:

وَلَيَالٍ عَشْرٍ اَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ

یہ دن حرمت والا، نو ذی الحجہ عرفہ کا دن، یہ لوگ حرمت والے جیسے آج کے دن یہ دن، یہ عشرہ، یہ مہینہ، یہ مقام، یہ حج کا طریقہ حرمت والا ہے اسی طرح تم پر حرام ہے کسی کو قتل کرنا ناحق طریقہ پر، کسی کا مال لینا ناحق طریقہ

پر، میں اکثر یہ بات کہتا ہوں بیوی کو مہر نہیں دیتے ہو یہ بھی ناحق ہے، بیٹی کو، بہن کو میراث میں حصہ نہیں دیتے ہو یہ بھی ناحق مال کھا رہے ہو، اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتا ہے، مزدور کی مزدوری تمہارے پاس پیسہ ہے اس کو نہیں دے رہے ہو، ٹرخا رہے ہو، آدھی دے رہے ہو، رُلا کر دے رہے ہو، تڑپا کر دے رہے ہو، یہ سب حرام ہے۔

مخلوق کو ناراض کر کے ربّ کو راضی نہیں کیا جاسکتا

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

مسلمان کی تذلیل کر کے اللہ کی تعظیم نہیں ہوسکتی، انسان کی تذلیل کر کے اللہ کو راضی نہیں کیا جاسکتا، آپ میرے بچوں کو تھپڑ مارو اور مجھ سے انعام لو ایسا کبھی نہیں ہوگا، کوئی آپ کے بچوں کو رلائے اور آپ اس کو ہار پہنائیں ایسا نہیں ہوگا، یہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے ''اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ''۔

اللہ کی نظر میں سب سے اچھا

اللہ فرماتے ہیں مجھے سب سے اچھا وہ لگتا ہے جو میرے کنبے کو سپورٹ کرتا ہے، میرے خاندان کو سپورٹ کرتا ہے، انسان کی عزت کرتا ہے، انسان کو تعظیم دیتا ہے انسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس کو کھانا کھلاتا ہے، اس کو پانی پلاتا ہے، اس کو کپڑے پہناتا ہے، اس کو گھر دیتا ہے، اس کا علاج کرتا ہے، اس کی بیٹی کی شادی کراتا ہے، اس کے گھر میں راشن ڈالتا ہے، اس کو خون دیتا ہے، اس کے سامنے جھک کر بات کرتا ہے، فرمایا ان کو خوش کرو میں خوش ہوجاؤں گا۔

ہدایت پانے کا طریقہ

آج ہم اُلٹا چل رہے ہیں ادھر اس کے سامنے ہاتھ اٹھاتے ہیں باہر جا کر انسان پر ہاتھ اٹھاتے ہیں اندر اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے باہر جا کر انسانوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں بات کیسے بنے گی؟ اسی لیے انسان صحیح راستے پر چلنے کے لیے صحیح لوگوں کا انتخاب کرے، بھائی ہم نے کسی رشتہ دار کے گھر جانا ہے اوراس کا گھر ہمیں معلوم نہیں ہے، Location سمجھ میں نہیں آرہی ہے، آدمی کیا کرے گا؟ آدمی بولتا ہے یار! اس کا گھر کس کو معلوم ہے؟ کون اس کے گھر میں جاچکا ہے، اس کو کہتے ہے یار! تمہیں تو راستہ معلوم ہے، تم ایک دفعہ جاچکے ہو تم مجھے لے جاؤ تو آسانی سے پہنچے گا یا نہیں؟ ان اللہ والوں کر اللہ تک جانے کا راستہ معلوم ہے، جنّت تک جانے کا راستہ معلوم ہے ان کے پاس Location ہے، ان کو Diraction کا پتا ہے، ان کو ان کی منزل کا پتا ہے، ان اللہ والوں کے پاس جاؤ یہ تمہیں اللہ تک پہنچنے کا راستہ بتائیں گے۔

بہترین مثال

ایک آدمی نابینا ہے، اس کو نظر نہیں آتا، روڈ کراس کرنا ہے، ماڑی پور کا روڈ، خونی روڈ وہ کیا کرے گا؟ وہ کسی دیکھنے والے بینا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دے گا اور اس کے پیچھے چلتا رہے گا روڈ کراس کرلے گا، اگر نابینا اپنی عقل لڑائے، نہیں نہیں میں خود کراس کروں گا کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دوں گا، صحیح بتاؤ وہ پہنچے گا؟ پہنچے گا؟ لیکن قبر میں پہنچے گا، لیکن ہسپتال میں پہنچے گا، منزل تک نہیں پہنچ سکتا، ہم بھی اللہ والوں کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیں وہ ہمیں راستہ دکھائیں گے، پھر ہم منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

اپنے آپ کو مکمل شیخ کے حوالے کریں

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جیسے مردہ جسم کو تختے پر لٹایا جاتا ہے، وہ حرکت کرسکتا ہے؟ وہ غسل دینے والے کی مرضی ہے اسے سیدھا کرے یا پھر اُلٹا کرے یا ہاتھ ایسے کرے، آنکھ بند کرے، انگوٹھے کو باندھے۔ وہ جو پہلوان تھا، جو بالوں پر Gel لگا کر گھومتا تھا جو کپڑوں پر کلف لگا کر نکلتا تھا جو Rado گھڑی پہن کر نکلتا تھا، جو بیس بیس ہزار کے جوتے پہن کر نکلتا تھا، جو کریم اور لوشن لگا کر نکلتا تھا، جس کی ہر چیز برانڈڈ تھی، جس کا نشہ نہیں اترتا تھا، جس کی ڈگریاں بہت زیادہ تھیں، جس کے آگے پیچھے گارڈ چلتے تھے، جس کو Protocol ملتا تھا، آج ساری چیزیں کہاں ہیں؟ کوئی آپ کو سیدھا کر رہا ہے، کوئی الٹا کر رہا ہے، کوئی پاؤں لمبے کر رہا ہے، کوئی انگوٹھے باندھ رہا ہے ساری بدمعاشیاں ختم ہوگئیں۔

موت سے پہلے موت کی فکر

میرے محترم دوستو!

میں نے اور آپ نے اسی تخت پر لیٹنا ہے، تخت پر بیٹھنا ہر ایک کو نصیب ہوتا، تختہ دار پر، پھانسی ہر ایک کو نہیں ہوتی لیکن غسلِ میت کے تخت پر ہر آدمی لیٹے گا، اس لیے مرنے کے بعد اپنے آپ کو حوالے کرنا ہے آج حوالے کردو جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ کہتے ہے اللہ کو پیارا ہوگیا، ہر آدمی اللہ کو پیارا نہیں ہوتا، جس نے اللہ کو ناراض کیا، اللہ کی نافرمانی کی وہ اللہ کو پیارا نہیں ہوتا، زمین اس سے کہتی ہے جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے سب سے برا مجھے تو لگتا تھا اب تو میرے پاس آیا ہے میں تیرا ایسا حشر کروں گی کہ تو یاد رکھے گا۔

قابل رشک بندہ

تو بھائی مرنے سے پہلے اللہ کو پیارے ہوجائیں، زندگی میں مرنے سے پہلے اللہ کو پیارے ہوجائیں کہ اللہ کو دیکھ کر اچھا لگے کہ دیکھو میرا بندہ رو رہا ہے، مانگ رہا ہے، نماز پڑھ رہا ہے، نظریں اس کی نیچی ہیں، زبان اس کی میٹھی ہے، کان سے قرآن سنتا ہے، ہاتھوں سے یہ کوئی حرام کام نہیں کرتا، پاؤں سے حرام جگہوں پر نہیں جاتا، پیٹ میں اس کے حرام نہیں ہے، جیب میں اس کے حرام نہیں ہے، رشوت نہیں لیتا سود نہیں لیتا، رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے، کسی کو ستاتا نہیں ہے، لوگوں کو معاف کردیتا ہے، حسن سلوک کرتا ہے، ایسے بنو کہ مرنے سے پہلے اللہ کو راضی کرلو۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جلد اول مکمل

آیات و احادیث پر مکمل اعراب اور تخریج و تحقیق کے ساتھ پہلی بار

خطباتِ حکیم الاسلام

۵ جلد مکمل سیٹ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کے ایمان افروز خطبات کا مجموعہ جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق اسلام کی تعلیمات کو حکیمانہ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے جس کا مطالعہ قلب و نظر کو بالیدگی اور فکر و روح کو بصیرت و تازگی بخشتا ہے

ارشادات

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب

مرتب

مولانا محمد ادریس ہوشیارپوری صاحب

تخریج و تحقیق

مولانا محمد اصغر صاحب
فاضل جامعہ دارالسلام کراچی

مولانا ساجد محمود صاحب
متخصص فی الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

مولانا راشد محمود راجہ صاحب
متخصص فی الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

تقدیم و نگرانی

ابن الحسن عباسی

مکتبہ عمر فاروق

ایک عظیم علمی شاہکار

جدید موضوعات پر مشتمل علمی، فکری، اصلاحی خطبات کا نادر مجموعہ

خطباتِ شیخوپوری

10 جلدوں کا سیٹ

افادات

داعیٔ قرآن، مفسرِ قرآن

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ

شیخ الحدیث

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس پاکستان

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

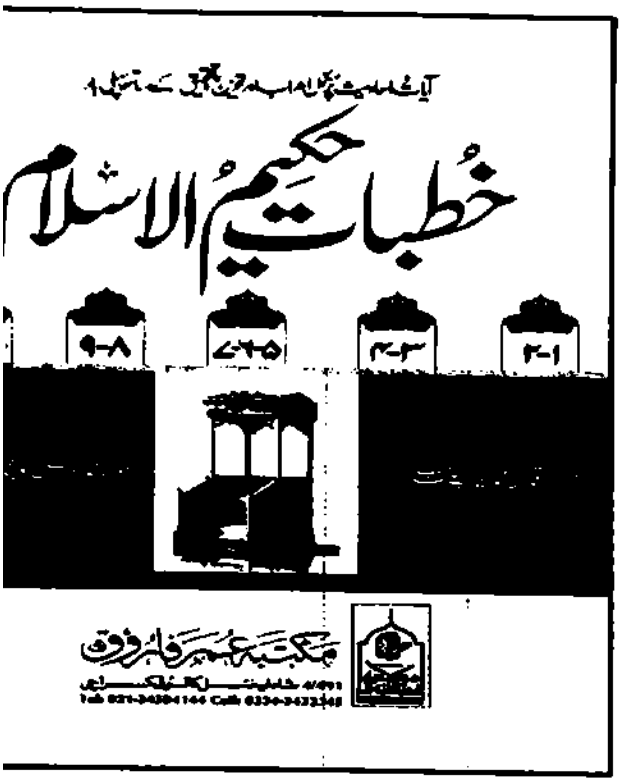

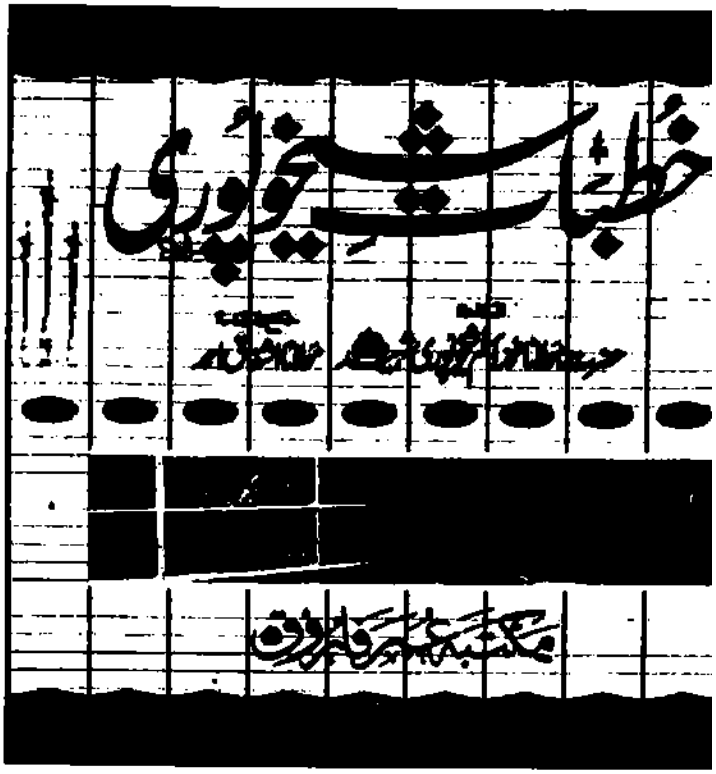

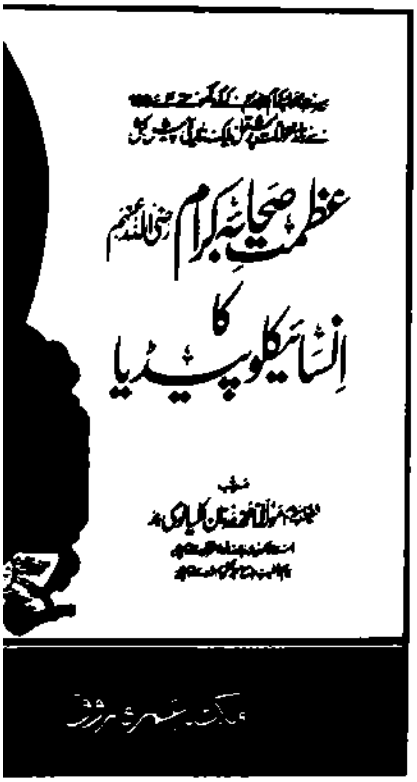

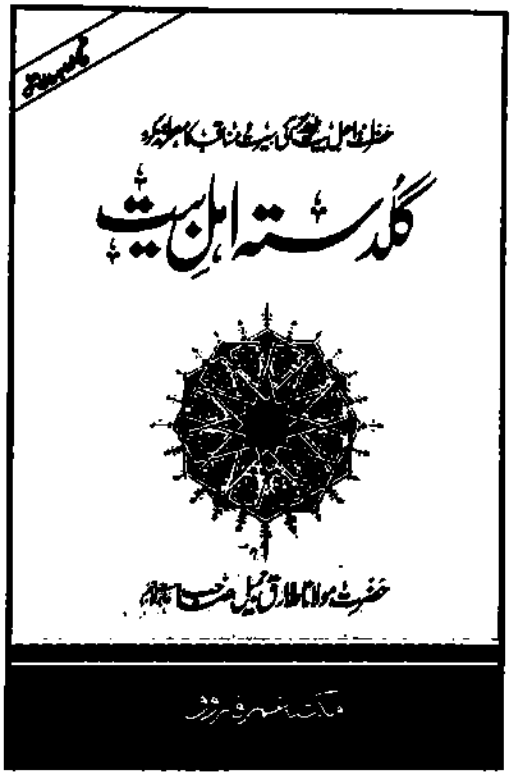

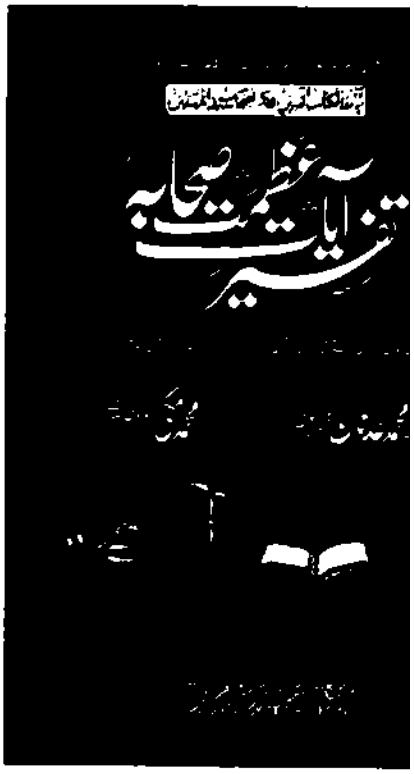

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345